اُردو زَبان میں اِنفارمیشن ٹیکنالوجی کا واحِد مُستند جریدہ

قیمت 65 روپے

پوسٹل رجسٹریشن نمبر
MC- 1264

پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2015

کیا آپ کی آن لائن آزادی سلب ہونے والی ہے؟

ڈیسک ٹاپ بمقابلہ موبائل پروسیسر

کمپیوٹر کے لئے 5 حفاظتی تہیں

روح افزا
اور کیا چاہیئے!
Blitz
Brands of the year Award 2013
Pakistan Standards
Roohafzapk
SHARBAT ROOH AFZA

فہرست

مستقل سلسلے

جلد نمبر 9......شمارہ نمبر 03......مئی 2015ء

سرپرستِ اعلیٰ

گوہر رحمان

مدیر اعلیٰ

امانت علی گوہر

مدیر

علمدار حسین

نائب مدیر

رانا محمد امین اکبر

مجلسِ مشاورت

شبیر حسین قریشی، محبوب الٰہی مخمور

قیمت فی شمارہ

65 روپے

زر سالانہ برائے پاکستان (رجسٹرڈ ڈاک)

800 روپے سالانہ

خط و کتابت کا پتا

پی او باکس نمبر 786، کراچی 74200

ٹیلی فون نمبر

03422507857

دفتری اوقات

صبح 10 بجے تا سہ پہر چار بجے

ای میل ایڈریس

crm@computingpk.com

پوسٹل رجسٹریشن

MC-1264

پبلشر گلزار گوہر نے دھوم پرنٹنگ پریس، آئی آئی چندریگر روڈ، کراچی سے چھپوا کر شائع کیا۔

ایک ایسے سافٹ ویئر سسٹم کی تیاری کا منصوبہ جو 100 سال تک کار آمد رہے گا
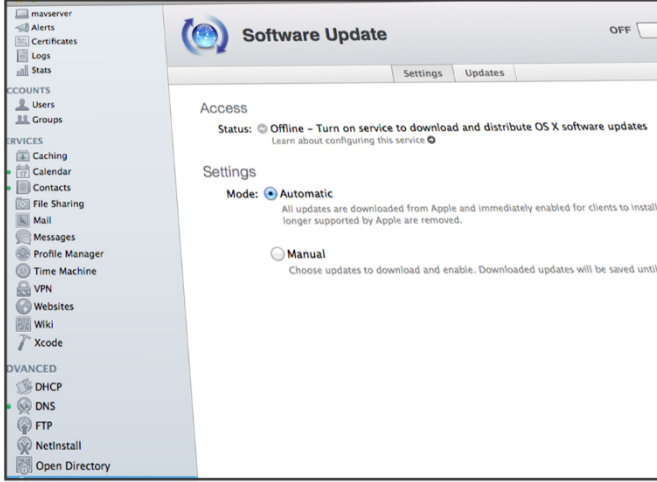
جدید سافٹ ویئر انتہائی پیچیدہ ہو گئے ہیں۔ لیکن اس پیچیدگی کی وجہ سے ان کی صلاحیتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ ہر چند ماہ یا سال بعد سافٹ ویئر کے نئے ورژن جاری ہوتے رہتے ہیں جن میں نت نئی سہولیات اور خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ کسی سافٹ ویئر میں موجود خامیاں دور کرنے کے لئے اپ ڈیٹس اور سیکیوریٹی پیچ تو معمول کی بات ہے۔ کمپیوٹر صارفین کے لئے سافٹ ویئر کے نئے ورژن پر منتقل ہونا اور کسی سافٹ ویئر کے سیکیوریٹی پیچ یا اپ ڈیٹ نصب (انسٹال) کرنا ایک عام بات ہے۔ مگر ملکی سلامتی کے لئے اہم اداروں اور خاص طور پر انتہائی حساس تنصیبات میں چلنے والے سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کرنا یا انہیں نئے ورژن پر منتقل کرنا بچوں کو کھیل نہیں۔ یہ عمل کسی عام سافٹ ویئر کو اپ ڈیٹ یا اپ گریڈ کرنے جیسا نہیں ہوتا اور اس میں نہ صرف یہ کہ بہت وقت لگتا ہے بلکہ اچھے خاصے مالی وسائل بھی خرچ ہو جاتے ہیں۔ ایسی جگہوں پر نصب سافٹ ویئر میں ہر تبدیلی انتہائی چھان پھٹک کرنے کے بعد ہی کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو اس کے انتہائی خطرناک نتائج سامنے آسکتے ہیں۔

اسی پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے امریکی ڈپارٹمنٹ آف ڈیفنس کی ایجنسی DARPA یا ڈیفنس ایڈوانسڈ ریسرچ پروجیکٹس ایجنسی نے ایک نئے تحقیقی منصوبے کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ایسی بنیادی کمپیوٹیشنل (شمارندی) اور الخوارزمی (الگورتھمک) ضروریات کا پتا لگایا جائے گا جو کسی سافٹ ویئر کو ایک صدی سے بھی زیادہ عرصے تک کار آمد رکھنے کے لئے درکار ہیں۔ اس پروجیکٹ کا نام Building Resource Adaptive Software Systems یا BRASS رکھا گیا ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے سافٹ ویئر تیار کرنے کے اصول نئے سرے سے ترتیب دیئے جائیں گے تاکہ سافٹ ویئر ایک لمبے عرصے تک جی سکیں۔

ہمارے زیر استعمال سافٹ ویئر ایک محدود عرصے تک ہی کار آمد رہتے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال ونڈوز ایکس پی ہے جسے 2001ء میں متعارف کروایا گیا تھا اور اب یہ آپریٹنگ سسٹم اپنی عمر پوری کر چکا ہے۔ ونڈوز ایکس پی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ مائیکروسافٹ کا کامیاب ترین آپریٹنگ سسٹم ہے جس نے اتنے لمبے عرصے تک اپنی افادیت قائم رکھی۔ لیکن یہ لمبا عرصہ بھی ایک دہائی اور چند سال تک ہی محدود رہا۔ موجودہ سافٹ ویئر کی سب سے بڑی خامی جوان کی عمر کو کم کرتی ہے، ان کا دوسرے سافٹ ویئر یا ہارڈ ویئر پر انحصار ہے۔ ڈارپا اپنے پروجیکٹ براس کے ذریعے ایسے سافٹ ویئر تیار کرنے کی کوشش کرے گا جو کسی ایک ماحول یا وسائل پر انحصار کرنے کے بجائے خود کو ہر قسم کے ماحول اور دستیاب وسائل کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔

اس پروجیکٹ کا بنیادی مقصد امریکی افواج کے لئے ایسے سافٹ ویئر تیار کرنا ہے جو کہ طویل مدت تک کار آمد رہیں۔ تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ ڈارپا جو ہمیشہ ہی ٹیکنالوجی کے میدان میں ایک قدم آگے کا سوچنے والا ادارہ ہے، نے ماضی میں جو ایجادات اور دریافتیں کیں وہ آج دنیا بھر میں استعمال کی جارہی ہیں۔ کمپیوٹر نیٹ ورکس اور گرافیکل یوزر انٹرفیس کی جدت میں ڈارپا کا بھی ایک بڑا ہاتھ ہے۔ اس لئے براس پروجیکٹ کے ذریعے سافٹ ویئر تیار کرنے کے جو نئے اصول اور طریقہ کار مرتب کئے جائیں گے، وہ ہر قسم کے سافٹ ویئر کی پائیداری میں اضافہ اور اسے لمبے عرصے تک کار آمد رہنے میں مدد کریں گے۔

60 سیکنڈ میں چارج ہونے والی بیٹری

اسمارٹ فون دن بدن جدید سے جدید تر ہوتے جا رہے ہیں۔ نت نئے فیچر متعارف ہو رہے ہیں۔ آج کے اسمارٹ فون اور 10 سال پرانے موبائل میں بس ایک قدر ہی مشترک رہ گئی ہے اور وہ ہے بیٹری۔ پرانے موبائل کے فیچر محدود ہوتے ہیں، اسکرین رنگین بھی نہیں ہوتی۔ اس لیے موبائل کی بیٹری سرپٹ دوڑتی ہی رہتی ہے۔ آج کل کے اسمارٹ فون جتنے جدید ہوتے جا رہے ہیں اتنی ہی اُن کی بیٹری استعمال کرنے کی بھوک بڑھتی جا رہی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ بیٹری کی ترقی کے لیے اتنا کام نہیں ہوا جتنا اسمارٹ فون کے لیے ہو رہا ہے۔ اس مسئلے کا صرف ایک ہی حل ہے کہ نئی ٹیکنالوجی کی حامل بیٹری بنائی جائے۔

اسٹینفورڈ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے موبائل کے لیے ایسی بیٹری بنائی ہے جو صرف 60 سیکنڈ میں چارج ہو جائے گی۔ بیٹریوں کے حوالے سے یہ اس دہائی کی سب سے بڑی خبر ہو سکتی ہے۔ اگرچہ ایسی کئی خبریں گزشتہ چند سالوں سے متواتر آ رہی ہیں۔ یہ نئی بیٹری جسے اسٹینفورڈ کے سائنس دانوں نے بنایا ہے، ایلومینیئم گریفائٹ سے بنی ہے اور اس کے بارے میں دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ تجارتی پیمانے پر اسے تیار کرنے کے لئے زیادہ تگ ودو بھی نہیں کرنی پڑے گی۔

اسٹینفورڈ کے ماہرین کا کہنا ہے کہ ہم نے ایک ایسی ری چارج ایبل ایلومینیئم بیٹری بنائی ہے جو موجودہ الکلائن بیٹریوں کی جگہ استعمال کی جا سکے گی۔ الکلائن بیٹریاں ماحول کے لیے ویسے ہی نقصان دہ ہے۔ جبکہ لیتھیم آئیون بیٹریاں کبھی کبھار پھٹ بھی جاتی ہیں اور ان میں آگ بھی لگ جاتی ہے۔ اسٹینفورڈ کے ماہرین نے کہا ہے کہ ان کی تیار کردہ نئی بیٹری میں کبھی آگ نہیں لگے گی، چاہے کوئی اس میں برمے سوراخ بھی کر دے۔

ایلومینیم آئیون بیٹری میں ایک منفی چارج اینوڈ ہوتا ہے اور ایک مثبت چارج گریفائیٹ کیتھوڈ۔ سائنسدانوں نے ان دونوں کو آئیونک مائع برق پاش (الیکٹرو لائٹ) کے ساتھ پولیمر کی تہہ والی تھیلی میں سمو دیا ہے۔ ایلومینیم کو بیٹری کے لیے بہت اچھا میٹریل تصور کیا جاتا ہے مگر اس پر کام کرنا بہت مشکل ہے۔ اس سے ایسی بٹیریاں بن سکتی ہیں جو سستی ہوں، دیر تک چلیں، ان میں زیادہ بجلی محفوظ کی جا سکے اور اس میں آگ نہ لگے۔ اس طرح کی بیٹری بنانے میں اصل مسئلہ ایک ایسا مادہ بنانا تھا جو بار بار چارج اورڈس چارج کرنے کے باوجود مناسب وولٹیج پیدا کرتا رہے۔

ہمارے زیر استعمال آج کل کے اسمارٹ فون میں لگی لیتھیم آئیون بیٹریاں چارج ہونے میں گھنٹوں لیتی ہیں مگر سام سنگ اور ایچ ٹی سی نے ایسی بیٹریاں بھی بنائی ہیں جو صرف 10 منٹ چارج کرنے پر کئی گھنٹے چل سکتی ہیں۔

ان بیٹریوں میں فاسٹ برسٹ موڈ 15 منٹ کی چارجنگ سے 25 فیصد تک بیٹری چارج کر دیتا ہے۔ ایمرجنسی موڈ سے آخری چند فیصد کی بیٹری لائف سے بھی اچھا خاصا ٹائم مل جاتا ہے۔ مگر یہ نئی ایلومینیم کی بیٹری ایک منٹ میں چارج ہونے کی خاصیت کے باعث باقی سب سے بہتر ہے۔ اس کے علاوہ نئی ایلومینیم کی بیٹری کو 7500 بار چارج اور ڈسچارج کر کے چیک کیا جا چکا مگر اس کی گنجائش میں پھر بھی فرق نہیں پڑا۔ دو لیتھیم آئیون بیٹری 1000 سائیکل کے بعد ہی جواب دینا شروع کر دیتی ہیں۔

محققین کا کہنا ہے کہ اس طرح کی بیٹریاں صرف موبائل ہی نہیں بلکہ ایلومینیم آئیون ڈیزائن کو قابل تجدید توانائی کے ذرائع سے پیدا ہونے والی بجلی کو محفوظ کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نیز، ان نئی بیٹریوں کو 5.1 وولٹ کے ڈسپوزیبل AA اور AAA بیٹریوں کے متبادل کے طور پر بھی دیکھا جا رہا ہے۔

اس قدر اعلیٰ خصوصیات کی بیٹری اگرچہ تجرباتی کامیابی سے ہمکنار ہو چکی ہے لیکن اسے تجارتی پیمانے پر قابل استعمال بنانے کے لئے کچھ رکاوٹیں ابھی بھی باقی ہیں۔ محققین پرامید ہیں کہ وہ ان مشکلات پر قابو پا لیں گے۔

موبائل فون کو تھری ڈی اسکینر میں بدلنے والی کیمرا چپ تیار
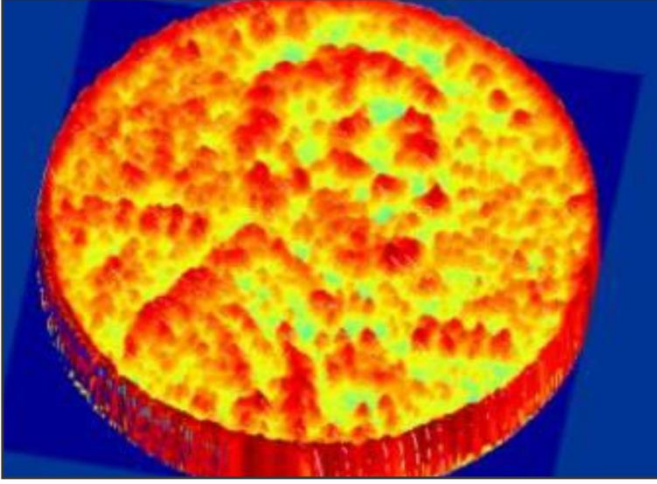
امریکی محققین نے ایک ایسی کیمرا چپ تیار کرنے میں کامیابی حاصل کرلی ہے جس کے ذریعے اسمارٹ فون کو کسی تھری ڈی اسکینر میں بدلا جاسکے گا۔ کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے انجینئرز جنھوں نے اس کیمرا چپ کو تیار کیا ہے، کے مطابق یہ چپ صرف ایک مربع ملی میٹر جتنی بڑی ہے لیکن اس کے باوجود یہ بہت اعلیٰ ریزولوشن کی تھری ڈی اسکینگ کرسکتی ہے۔ اس کے چھوٹے حجم کی وجہ سے اسے اسمارٹ فون میں نصب کیا جاسکے گا اور اس سے حاصل ہونے والا ڈیٹا براہ راست تھری ڈی پرنٹر کو بھیج کر اسکین کی گئی شے کو تھری ڈی پرنٹر سے پرنٹ کیا جاسکے گا۔ یعنی مستقبل میں یہ عین ممکن ہے کہ آپ تھری ڈی اسکینر سے مزین کسی اسمارٹ فون سے بازار میں اپنی من پسند چیز کا فوٹو کھینچیں اور گھر آکر اس شے کو تھری ڈی پرنٹر سے پرنٹ کرلیں۔

کسی شے کو تھری ڈی پرنٹر سے پرنٹ کرنے کے لئے پہلے تھری ڈی کیمرے کے ذریعے اس شے کی ایک ہائی ریزولوشن اسکینگ کی جاتی ہے۔ تھری ڈی کیمرا اس شے کی اونچائی، چوڑائی اور گہرائی ناپتا ہے اور سہ جہتی ماڈل تیار کرتا ہے۔ اس ماڈل کو پھر تھری ڈی پرنٹر سے پرنٹ کیا جاسکتا ہے۔ اس قسم کے تھری ڈی امیجنگ سسٹم گزشتہ کئی سالوں سے دستیاب ہیں اور استعمال کئے جارہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس قسم کے سسٹم حجم میں انتہائی بڑے اور قیمت میں انتہائی مہنگے ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسے نظاموں کا استعمال محدود پیمانے پر ہی کیا جاتا ہے۔ گوگل کا پروجیکٹ ٹینگو کے تحت تیار کیا جانے والا اسمارٹ فون بھی تھری ڈی اسکینر سے مزین ہے۔ مگر اس میں تھری ڈی اسکینگ کا سارا دارومدار ایک سے زائد کیمروں اور کئی سینسروں پر ہوتا ہے۔ پروجیکٹ ٹینگو میں تھری ڈی اسکینگ کا بڑا انحصار گہرائی ناپنے والے اور حرکت پر نظر رکھنے والے سینسروں پر ہوتا ہے۔ گوگل کی ڈرائیور کے بغیر چلنے والی گاڑی میں بھی تھری ڈی اسکینگ کا استعمال کیا گیا ہے تاکہ راستے میں آنے والی رکاوٹوں کو شناخت کیا جاسکے۔

کیلی فورنیا انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی جسے مختصراً Caltech بھی کہا جاتا ہے، کے انجینئروں کی تیار کردہ کیمرا چپ کسی شے کا سہ جہتی نقشہ بنانے کے لئے اس پر روشنی (لیزر) پھینکتی ہے اور منعکس ہونے والی روشنی کا تجزیہ کرتی ہے۔ کسی شے پر روشنی پھینکنے کے لئے اس چپ میں LIDAR یا لائٹ ڈی ٹیکشن اینڈ رینجنگ ٹیکنالوجی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی جو فاصلہ ناپنے کے لئے ہے، برسوں سے کئی آلات میں استعمال کی جارہی ہے۔ منعکس ہونے والی روشنی کو 4 x 4 کی ترتیب (array) میں بنائے گئے ڈیٹیکٹرز کے ذریعے وصول کی جاتی ہے۔ ایرانی نژاد امریکی سائنس دان علی حاجیمیری جو اس تحقیق کے روح رواں ہیں، کے مطابق یہ ڈیٹیکٹرز پکسلز کی طرح کام کرتے ہیں۔ ہر ڈیٹیکٹر منعکس ہونے والی روشنی کی شدت اور فریکوئنسی کی پیمائش کرتا ہے۔ اس پیمائش کے مطابق اسکین کی جانے والی شے کے تھری ڈی نقشے میں میں ایک پکسل شامل کردیا جاتا ہے۔

محققین نے اپنی تحقیق کو ثابت کرنے کے لئے یعنی proof-of-concept کے طور پر ایک کیمرا چپ تیار کی اور اس کے ذریعے آدھے میٹر کے فاصلے سے ایک سکے کی تھری ڈی اسکیننگ کا کامیاب تجربہ بھی کیا۔ اس چپ نے سکے کا جو سہ جہتی نقشہ بنایا وہ مائیکرومیٹر حد تک تفصیلی تھا اور سکے کی سطح پر موجود ناہمواری جو انسانی آنکھ سے نظر نہیں آتی، وہ بھی اس مائیکروچپ نے اسکین کرلی۔

کال ٹیک کے محققین کہتے ہیں کہ 16 پکسل کی ان کی تیار کردہ کیمرا چپ میں ہزاروں یا لاکھوں پکسل کا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے چھوٹے حجم اور کم قیمت ہونے کی وجہ سے اسے ہر قسم کے آلات میں استعمال کیا جاسکے گا۔ خصوصاً اسمارٹ فون اور ڈرائیور کے بغیر چلنے والی گاڑیوں میں ایسی کیمرا چپس کا استعمال انتہائی سود مند ثابت ہوسکتا ہے۔

ای میل کے جواب میں اوسطاً صرف پانچ الفاظ لکھے جاتے ہیں، ایک تحقیق

دفاتر میں کام کرنے والے نوجوانوں کو اکثر شکایت رہتی ہے کہ بزرگ ملازمین ای میل کا جواب بہت دیر سے دیتے ہیں۔ اسی طرح بزرگوں کو نوجوانوں سے شکوہ رہتا ہے کہ وہ ان کی تفصیلی ای میل کے جواب میں دو چار لفظ لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ اب ایک تحقیق سے نوجوانوں اور بزرگوں کے ای میل پیغامات لکھنے کی عادتوں کی تجزیہ کیا گیا ہے۔ یہ تحقیق جس میں شامل تحقیق پیغامات کی تعداد کی وجہ سے اسے ای میل پیغامات کے حوالے سے تاریخ کی سب سے بڑی تحقیق کہا جاسکتا ہے، سے پتا چلا کہ بیشتر لوگ جب ای میل کا جواب لکھتے ہیں تو صرف پانچ الفاظ لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ تحقیق کے دوران اسپیم پیغامات کو نظر انداز کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی اور صرف ان پیغامات کو شامل تحقیق کیا گیا جو دو یا دو سے زائد ای میل صارفین نے ایک دوسرے کو ارسال کئے۔

محققین نے پایا کہ کسی موضوع پر جب ای میل پیغامات کے ذریعے بات چیت آگے بڑھتی ہے تو جواب ملنے اور بھیجنے کی رفتار میں بتدریج اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن جب گفتگو اپنے اختتام کو پہنچنے لگتی ہے تو ای میل کا آخری جواب پہلے کے جوابات کے مقابلے میں تاخیر سے دیا جاتا ہے۔ جوابات دینے یا ملنے میں تاخیر اس بات کی طرف اشارہ سمجھا جاسکتا ہے کہ اب بات چیت اپنے حتمی انجام کو پہنچنے ہی والی ہے۔

اس تحقیق میں یاہو! کے تقریباً بیس لاکھ صارفین کی جانب سے چند ماہ کے دوران بھیجے گئے ای میل پیغامات کا تجزیہ کیا گیا۔ اس دوران محققین کے علم میں یہ بات آئی کہ بیس سال سے کم عمر نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ای میل پیغام کا جواب لکھنے میں بہت کم وقت صرف کرتے ہیں۔ اسی لئے ان کے لکھی ای میل میں گنتی کے چند الفاظ ہوتے ہیں۔ البتہ یہ نوجوان کسی ای میل کا جواب اوسطاً 13 منٹ میں دے دیتے ہیں۔ بیس سال سے زیادہ عمر رکھنے والے افراد کسی ای میل کا جواب دینے میں 16 منٹ لگاتے ہیں جبکہ 36 سے 50 سالہ لوگ 24 منٹ صرف کرتے ہیں۔ اپنی عمر کی پچاس بہاریں دیکھ چکے بزرگ ای میل کا جواب دینے میں اوسطاً 47 منٹ کا وقت لیتے ہیں۔ اس کی وجہ صرف ان کی ٹیکنالوجی سے کم واقفیت نہیں بلکہ ان کا ای میل کے طویل اور تفصیلی جوابات لکھنا ہے۔

اس تحقیق سے پتا چلا ہے کہ ابتدا میں آدھے سے زیادہ ای میل کے جواب میں اوسطاً 43 الفاظ لکھے جاتے ہیں۔ بیس سال سے کم عمر الفاظ کے استعمال میں انتہائی کنجوسی کرتے ہیں اور اوسطاً صرف 17 الفاظ لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ پختہ عمر کے نوجوان البتہ 40 الفاظ لکھتے ہیں۔ تحقیق میں شامل صرف 30 فی صد ای میل پیغامات ایسے تھے جن میں 100 یا اس سے زائد الفاظ استعمال کئے گئے تھے۔ موبائل سے ای میل لکھنے والے کوشش کرتے ہیں کہ ہر ممکن حد تک چھوٹا جواب لکھا جائے۔ ظاہری بات ہے کہ موبائل فون سے ٹائپ کرنا آسان کام نہیں۔

یہ بھی پتا چلایا گیا ہے کہ 50 الفاظ پر مشتمل ای میل لکھنے میں نوجوان 39 منٹ صرف کرتے ہیں جبکہ بزرگ 79 منٹ کا وقت لیتے ہیں۔ بزرگوں اور پختہ عمر کے لوگ ای میل میں شامل اپنے الفاظ کو چناؤ انتہائی دیکھ بھال کر کرتے ہیں۔ ساتھ ہی ای میل کی پروف ریڈنگ میں بھی خاصا وقت لگاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی ای میل سے پختگی اور سنجیدگی جھلکتی ہے۔ دوسری جانب نوجوانوں کے ای میل پیغامات عموماً غیر رسمی ہوتے ہیں جبکہ رسمی پیغامات میں بھی غلطیاں عام ہوتی ہیں۔

ایک دلچسپ بات یہ بھی پتا چلی ہے کہ جیسے جیسے موصول ہونے والے ای میل پیغامات کی تعداد بڑھتی ہے، ویسے ہی صارف کے جواب دینے کی صلاحیت بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ ایسا نہیں کہ صارفین جواب دینے کی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن تحقیق میں دیکھا گیا کہ صارفین زیادہ کوشش کے باوجود تمام ای میل پیغامات کے جواب نہیں دے پاتے۔ ایسے صارفین عموماً ای میل پیغامات کے مختصر جواب دیتے ہیں۔ اس لئے اگلی بار اگر آپ کو اپنی کمپنی کے سی ای او کی جانب سے آپ کی لمبی چوڑی ای میل کے جواب میں صرف تھینکس کا جواب آئے تو برا نہ مانئے گا۔

ایپل نے سام سنگ سے مدد مانگ لی!

ایپل اور سام سنگ کے بیچ سخت دشمنی اور ایک دوسرے پر درج درجنوں مقدمات کے باوجود کاروباری روابط کبھی ختم نہیں ہوئے۔ ماضی میں دونوں نے ایک دوسرے کے خلاف سنگین نوعیت کے الزامات عائد کئے مگر ان کے درمیان کاروباری روابط کبھی ختم نہیں ہوئے۔

تازہ ترین اطلاعات یہ ہے کہ ایپل نے اپنے اگلے آئی فون اور دوسری آئی ڈیوائسز کے لیے چپ سیٹ کی تیاری کی ذمے داری سام سنگ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایپل کے اگلے آئی فون میں A9 چپ استعمال ہوگی۔ ایپل چاہ رہا ہے کہ A9 چپ سام سنگ کی چپ فیبری کیشن پلانٹ میں تیار ہو۔ سام سنگ اس سے پہلے بھی کئی بار ایپل کو اس کی مختلف مصنوعات کے لئے درکار پرزے بنا کر دیتا رہا ہے۔ خاص طور پر ایپل آئی فون میں استعمال کئے گئے اہم پرزے سام سنگ کے ہی تیار کردہ ہوتے تھے۔ مگر 2013ء میں دونوں کے درمیان قانونی تنازعہ بڑھنے سے ایپل نے تائیوان سیمی کنڈکٹر مینوفیکچر کمپنی (ٹی ایس ایم سی) سے پرزے بنوانا شروع کر دیئے۔

آئی فون اور آئی پیڈ کے پرزہ جات بنانے کے لیے ایپل کا زیادہ انحصار دوسری کمپنیوں پر رہا ہے۔ ان کمپنیوں میں سب سے زیادہ کام سام سنگ نے کیا ہے۔ سام سنگ نے آئی فون 4 کے لئے کئی اہم پرزے مثلاً پروسیسر اور میموری بنائی۔ 2013ء تک ایپل کو درکار تمام مائیکرو چپ سام سنگ ہی تیار کرتا تھا۔ سام سنگ کے بعد ٹی ایس ایم سی نے آئی فون 5 ایس میں استعمال ہونے والی اے 7 چپ تیار کی۔ اس کے باوجود بھی سام سنگ اور ایپل کا رشتہ کافی حد تک برقرار رہا۔ سام سنگ نے آئی فون 6 کے لیے 40 فیصد چپس تیار کیں۔ البتہ ایپل کا ٹی ایس ایم سی سے چپ تیار کروانے کی وجہ سے سام سنگ کو کافی مالی دھچکا پہنچا تھا۔

سام سنگ اور ایپل کے بیچ اے 9 چپ کی تیاری کے لیے پچھلے سال سے بات چیت جاری ہے۔ کوریا ٹائمز کے مطابق ایپل نے 2016ء میں ریلیز کی جانے والی iOS ڈیوائسز کے لئے سام سنگ ہی پروسیسر اور دیگر اہم پرزے تیار کرے گا۔ ایپل اور سام سنگ کے بیچ ہونے والے اس سودے کی ممکنہ مالیت کئی ارب ڈالر ہے۔

سام سنگ نے جب سے 20 نینو میٹر پروسس کے بجائے 14 نینو میٹر پروسس ٹیکنالوجی کے تحت مائیکرو چپس بنانی شروع کی ہیں، دیگر کمپنی کی جانب سے سام سنگ سے چپ بنوانے کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ کوالکوم بھی اگلی اسنیپ ڈریگن 820 چپ سام سنگ سے بنوائے گا۔ ان سب باتوں کا نقصان ٹی ایس ایم سی کو ہوا ہے جو ابھی تک پرانی ٹیکنالوجی یعنی 20 نینو میٹر پروسس کے ذریعے چپس تیار کر رہا ہے۔ البتہ سام سنگ کی نئی ٹیکنالوجی کے جواب میں ٹی ایس ایم سی اس سال جون میں ایک نئی فیکٹری لگا رہا ہے جہاں وہ 14 نینو میٹر پروسس سے بھی جدید ٹیکنالوجی 10 نینو میٹر پروسس پر چپس بنائے گا۔ نئی فیکٹری سے پیداوار کا آغاز 2016ء میں ہو جائے گا۔ ہوسکتا ہے اس فیکٹری کے بعد سام سنگ کا بہت سا کام ٹی ایس ایم سی کے پاس چلا جائے۔ کوریا ٹائمز میں شائع ہونے والی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایپل کو درکار پروسیسرز میں سے 80 فی صد سام سنگ تیار کرے گا جبکہ باقی 20 فی صد پروسیسر ٹی ایس ایم سی تیار کرے گا۔

ایپل اور سام سنگ کے درمیان ہونے والے اس معاہدے سے سام سنگ کو اپنے مالی حالات بہتر کرنے میں مدد ملے گی۔ سام سنگ کمپنی اگرچہ اب بھی نفع میں ہے اور اس سال جنوری سے مارچ تک انہوں نے تقریباً ساڑھے پانچ ارب امریکی ڈالر کا منافع کمایا۔ یہ نفع تجزیہ نگاروں کے اندازوں کے برعکس بہت اچھا ہے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال تھا کہ سام سنگ شاید پہلی سہ ماہی میں بہت اچھا منافع نہیں کما پائے گا۔ لیکن سام سنگ نے گزشتہ سہ ماہی میں کمائے گئے منافع سے ساڑھے گیارہ فی صد زیادہ نفع کمایا۔ گزشتہ سال کی تیسری سہ ماہی میں سام سنگ کے منافع میں 60 فی صد تک کمی واقع ہوگئی تھی جس نے کمپنی کو شدید پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا۔ کمپنی کے اسمارٹ فون اس حد تک فروخت نہیں ہو پائے جس کی کمپنی کو توقع تھی۔ جبکہ ایپل جیسی کمپنیوں کی جانب آرڈر نہ ملنے کی وجہ سے بھی کمپنی کو مالی دباؤ کا سامنا رہا ہے۔ اب اس صورت حال میں بہتری کی امید ہے۔

کمپیوٹر بھی فریبِ نظری کا شکار ہو سکتے ہیں!
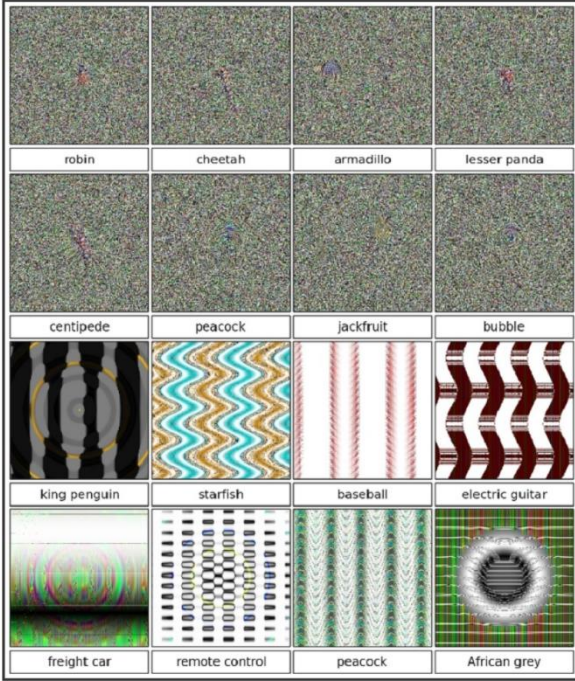
دیکھنے کے لئے کمپیوٹر کے پاس آنکھیں ہوتی ہیں نہ سننے کے لئے کان۔ لیکن سائنس دانوں نے کمپیوٹر کو اس قابل بنا دیا ہے کہ وہ دیکھ بھی سکے اور سن بھی سکے۔ مصنوعی ذہانت کے ذریعے کمپیوٹر اب اس قابل ہو چکے ہیں کہ وہ کسی تصویر کو دیکھ کر اس میں موجود چیزوں یا اشخاص کو شناخت کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کی یہ صلاحیت جسے کمپیوٹر وژن کہا جاتا ہے، انسانوں کے برابر نہ سہی، لیکن اس کے قریب ضرور پہنچ گئی ہے اور اسے کئی مقاصد کے لئے استعمال بھی کیا جا رہا ہے۔ مگر اس ترقی نے ایک نیا خطرہ بھی پیدا کر دیا ہے۔ ریسرچرز نے دریافت کیا ہے کہ نظروں کا دھوکہ صرف انسانوں کو نہیں ہوتا بلکہ کمپیوٹر سسٹم کو بھی دھوکہ دیا جا سکتا ہے۔ Cornell یونی ورسٹی سے وابستہ جیسن یوسنسکی (Jason Yosinski) اور یونی ورسٹی آف وومنگ کے محققین نے کچھ تصاویر تیار کی ہیں جو بظاہر دیکھنے میں ہندساتی نمونے (geometric patterns) لگتے ہیں۔ لیکن جب انہیں کمپیوٹر وژن کی صلاحیت رکھنے والے کمپیوٹر کو پیش کیا جاتا ہے تو یہ کمپیوٹر ان تصاویر کو انتہائی اعتماد کے ساتھ عام استعمال کی جانے والی مختلف چیزوں کے طور پر شناخت کرتا ہے۔

جیسن اپنی تحقیق کو 7 سے 12 جون تک بوسٹن میں ہونے والی آئی ای ای ای کمپیوٹر ویژن اینڈ پیٹرن ریکگنیشن کانفرنس میں پیش کرے گا۔ جیسن کا کہنا ہے کہ ہمارے نتائج دو لحاظ سے اہم ہیں۔ پہلا وہ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کمپیوٹر وژن رکھنے والی جدید ترین مشینوں کو کس حد تک بے وقوف بنایا جا سکتا ہے۔ دوسرا یہ کہ جو طریقہ کار ہم نے کمپیوٹر کو دھوکہ دینے کے لئے استعمال کیا گیا ہے اس سے پتہ چلے گا کہ مشینیں کیا سیکھ رہی ہیں۔ کمپیوٹر کو تصاویر کو شناخت کرنے کے قابل بنانے کے لئے اسے پہلے ترتیب دینی پڑتی ہے۔ اس کے لئے پہلے اسے چیز کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور پھر اسے اس کا نام بھی بتایا جاتا ہے۔ اس کے بعد کمپیوٹر کو اسی شے کی مختلف زاویوں سے بنائی گئی تصاویر دکھائی جاتی ہیں۔ اس سے کمپیوٹر اس شے کا ایسا نمونہ یا ماڈل بنا لیتا ہے جس کے ذریعے کمپیوٹر کسی بھی دوسری تصویر میں موجود اس شے کو پہچان سکتا ہے۔

حالیہ چند سالوں کے دوران سائنسدانوں نے کمپیوٹر وژن کے میدان میں ڈیپ نیورل نیٹ ورک یا ڈی این این کے ذریعے بہت بڑی بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ڈیپ نیورل نیٹ ورک میں انسانی دماغی خلیوں (نیورونز) کے کام کرنے کے طریقہ کار کی نقل کی جاتی ہے۔ ڈیپ نیٹ ورک میں مرحلہ وار یا تہوں کی بناوٹ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی بلی کی فوٹو کو شناخت کرنے کے لئے پہلے مرحلے پر ڈیپ نیٹ ورک یہ پہچانے گا کہ یہ ایک چار ٹانگوں والی شے ہے۔ دوسرے مرحلے پر چار ٹانگوں والی بلی کی شناخت کی جائے گی۔ جبکہ تیسرے مرحلے پر اس بلی کی نسل مثلاً ایرانی بلی شناخت کی جائے گی۔ مگر کمپیوٹر تصاویر کو اس طرح نہیں شناخت کرتے جس طرح انسان پہچانتے ہیں۔ جیسن نے کہا کہ ہمیں احساس ہے کہ نیورل نیٹ ورک فائر بریگیڈ کے ٹرک کی تصاویر بنانے کے لیے ضروری معلومات کو جمع نہیں کرتے۔ بلکہ یہ نیٹ ورک صرف آگ بجھانے والی گاڑیوں کو دوسروں سے ممتاز کرنے والی خصوصیات مثلاً گاڑی کا رنگ، اس پر موجود بلب، گاڑی پر بنی مخصوص لائنیں وغیرہ پہچان کر اسے فائر بریگیڈ کی گاڑی قرار دے سکتا ہے۔

ورلڈ وائیڈ ویب پر بہت سارے سسٹم بڑے ڈیٹا کا تجزیہ کرنے کے لیے ڈیپ لرننگ کو استعمال کر رہے ہیں۔ اشتہار دینے والی کمپنیاں ڈی این این کی مدد سے جان سکتی ہیں کہ فیس بک پر کسی صارف کو کون سا اشتہار دکھانا زیادہ مناسب ہوگا۔ اسی طرح انٹیلی جنس ایجنسیاں پتہ چلا سکتی ہیں کہ کسی شخص کی حرکات مشکوک ہیں یا نہیں۔ محققین نے ثابت کیا کہ ڈیپ لرننگ سسٹم کو بے وقوف بنانا ممکن ہے۔ یہ ایسی چیز بھی سیکھ سکتے ہیں جو اپنا وجود ہی نہیں رکھتیں۔ اس خامی کی وجہ سے بہت سے خود کار نظام جو کمپیوٹر وژن پر بھروسہ کرتے ہیں، ناکارہ ہو سکتے ہیں۔

سرچ انجنز کا استعمال کرنے والے خود کو دوسروں سے زیادہ ذہین سمجھتے ہیں

محققین نے خبردار کیا ہے کہ گوگل نے لوگوں کی ایسی نسل تیار کر دی ہے جو اتنی ذہین نہیں جتنا وہ خود کو سمجھتے ہیں۔ ان سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ سوالات کے جوابات کے لیے گوگل اور دوسرے سرچ انجنوں پر انحصار ہمارے اپنے علم یعنی کہ ہم کیا جانتے ہیں اور کیا نہیں جانتے کو متاثر کرتا ہے۔ اگر ہم جوابات کو جانتے بھی ہیں مگر انٹرنیٹ کے استعمال سے کنفیوژن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جوابات کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال لوگوں کو اتنا ذہین ہونے کا احساس دلاتا ہے جتنا وہ نہیں ہوتے۔

انٹرنیٹ علم کا سمندر ہے جہاں کوئی بھی سوال پوچھنے پر ہزاروں جوابات چند لمحوں میں آپ کے سامنے حاضر ہو جاتے ہیں۔ یعنی پوری دنیا کی معلومات آپ کی انگلیوں کی پہنچ میں ہے۔ یہ تمام معلومات جو کسی نعمت سے کم نہیں، نے کئی مسائل بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ مثال کے طور پر دنیا بھر میں ڈاکٹروں کو شکایت ہے کہ ان کے مریض زیادہ ہوشیار بنتے ہوئے ویب ایم ڈی جیسی ویب سائٹس سے اپنی بیماریوں کی خود تشخیص کرتے ہیں اور غیر ضروری ادویات و علاج معالجے کی وجہ سے مزید بیمار ہو جاتے ہیں۔

معلومات کا اس قدر زیادہ اور آسان دستیابی آپ کے اپنے علم کے لیے خطرناک ہے۔ اس طرح لوگوں کو جب خود پر انحصار کرنا پڑتا ہے تو وہ بھول جاتے ہیں کہ وہ خود کتنا جانتے ہیں اور انٹرنیٹ پر کتنا بھروسا کرتے ہیں۔ امریکن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن کے محققین نے کچھ تجربات کے نتائج شائع کیے ہیں جن کے مطابق ایسے لوگ جو معلومات کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہیں وہ خود کو ایسے لوگوں سے زیادہ ذہین وفطین سمجھتے ہیں جو انٹرنیٹ استعمال نہیں کرتے۔ ایک بات جس نے ماہرین کو بھی حیران کر دیا کہ اگر ایسے افراد اپنے سوالوں کا جواب انٹرنیٹ پر نہ پائیں تب بھی اپنی اوقات پر نہیں آتے بلکہ انہیں بدستور یہی یقین ہوتا ہے کہ اُن سے زیادہ کوئی ذہین نہیں۔ ایسے افراد کو یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اُن کا دماغ انٹرنیٹ استعمال نہ کرنے والوں نسبت زیادہ متحرک ہے۔

ان تجربات کے لیے ماہرین نے چند سو افراد کو آن لائن منتخب کیا۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ مختلف تجربات کئے گے۔ ان افراد کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ ایک تجربے میں دونوں گروپ کے ممبران سے سوال کیا گیا کہ زِپ (zipper) کیسے کام کرتی ہے؟ انٹرنیٹ کے استعمال کے عادی گروپ میں شامل ممبران کو انٹرنیٹ سے اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے کہا گیا۔ جبکہ دوسرے گروپ کے ممبران کو زِپ کے کام کرنے کا طریقہ پڑھنے کے لئے دیا گیا۔ اس طریقہ انٹرنیٹ پر زِپ کے کام کرنے کا طریقہ کار بتانے والے ویب پیجز سے ہی کاپی کیا گیا تھا۔

اس کے بعد تجربے میں شامل تمام ممبران سے پوچھا گیا کہ کیا وہ دوسرے سوالات جو زِپ سے متعلق نہیں تھے، مثلاً ابر آلود راتیں گرم کیوں ہوتی ہیں؟ وغیرہ کا جواب جانتے ہیں؟ انہیں جواب نہیں بلکہ صرف یہ بتانا تھا کہ انہیں اس کا جواب پتا ہے کہ نہیں۔ انٹرنیٹ پر تلاش کر کے جواب حاصل کرنے والے ممبران تقریباً ہر سوال کے جواب میں یہ کہتے رہے کہ ہاں، انہیں اس سوال کا جواب پتا ہے۔

ایک اور تجربے میں انٹرنیٹ سرچنگ کے عادی لوگوں نے دعویٰ کیا کہ ان کے دماغ زیادہ فعال ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ان کے دماغ میں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں زیادہ معلومات بھری ہے۔ بعد کے تجربات نے ان کے تمام دعوؤں کو غلط ثابت کیا۔

اس ریسرچ کو انجام دینے والے محققین نے لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ کوئی کتاب پڑھنے یا کسی ماہر سے گفتگو کے بعد انٹرنیٹ پر تلاش کرنے کے بجائے خود تحقیق کریں۔ اگر آپ کسی سوال کا جواب نہیں جانتے تو اس بات کا ادراک آپ سے بہتر کوئی نہیں رکھتا۔ لیکن انٹرنیٹ کی وجہ سے آپ کیا جانتے ہیں اور آپ کیا سوچتے ہیں کہ آپ کیا کیا جانتے ہیں کے درمیان فرق ختم ہو جاتا جا رہا ہے۔ اس فرق کو مٹانے میں اسمارٹ فونز کا بڑا ہاتھ ہے جس نے انٹرنیٹ پر تلاش کرنے کا عمل انتہائی سہل کر دیا ہے۔

ٹرو کرپٹ کا آڈٹ، کوئی خرابی دریافت نہ کی جاسکی
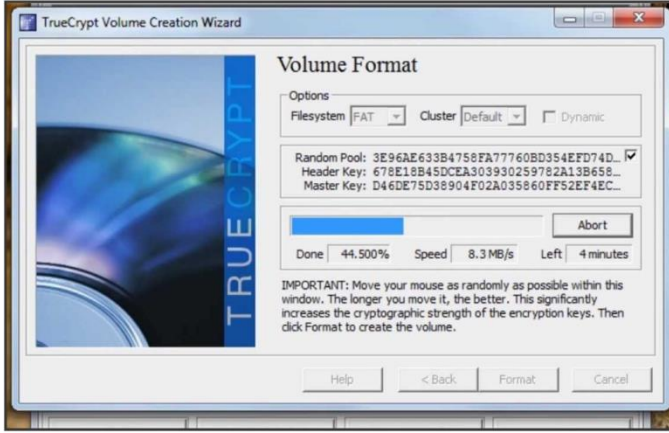
TrueCrypt صارفین میں مقبول ایک مفت انکرپشن سافٹ ویئر تھا جس کی ڈیولپمنٹ گزشتہ سال اچانک بند کردی گئی تھی۔ اس کے بنانے والوں کے مطابق ٹُرو کرپٹ محفوظ نہیں ہے اور اس سے انکرپٹ کئے گئے ڈیٹا کے decrypt ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس لئے صارفین کو مشورہ دیا گیا تھا کہ دیگر مفت دستیاب متبادل سافٹ ویئر استعمال کئے جائیں۔

وارننگ کے باوجود ٹُرو کرپٹ کے استعمال کرنے والے لاکھوں میں ہیں۔ اس کی وجہ اس کا آسان استعمال ہے۔ یہ صارف کے کمپیوٹر میں مجازی ڈسک یا پارٹیشن بنا دیتا ہے جس میں محفوظ کی گئی ہر فائل انکرپٹ ہوجاتی ہے جو صرف پاس ورڈ سے ہی کھل سکتی ہے۔ لیکن ایڈورڈ سنوڈن کے انکشافات کے بعد دیگر سافٹ ویئر کی طرح ٹُرو کرپٹ پر بھی انگلیاں اٹھیں کہ کہیں یہ سافٹ ویئر بھی امریکی خفیہ اداروں کے لئے جاسوسی نہیں کرتا۔ چونکہ یہ سافٹ ویئر آزاد مصدر یعنی اوپن سورس ہے، اس لئے ایک گروپ اوپن کرپٹو الائنس پروجیکٹ تشکیل دیا گیا جس نے اس سافٹ ویئر کی 70 ہزار لائنوں کے سورس کوڈ کا تجزیہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس مقصد کے لئے اس گروپ نے ستر ہزار امریکی ڈالر کا چندہ بھی جمع کرلیا۔ گزشتہ سال اپریل میں اس پروجیکٹ کا پہلا مرحلہ مکمل ہوا اور ٹُرو کرپٹ کے بارے میں بتایا گیا کہ اس میں کوئی بھی بڑی خرابی نہیں ہے۔ لیکن اس کے ایک ماہ بعد ہی ٹُرو کرپٹ کے بنانے والوں نے اس کی مزید ڈیولپمنٹ بند کردی۔ اس وقت یہ واضح نہیں تھا کہ آیا ٹُرو کرپٹ کے سورس کوڈ کا تجزیہ کرنے کا سلسلہ جاری رہے گا کہ نہیں۔ تاہم اوپن کرپٹو الائنس نے اپنا کام جاری رکھا اور آڈٹ کے دوسرے مرحلے کے نتائج بھی جاری کردیئے ہیں۔ آڈٹ رپورٹ کے مطابق یہ سافٹ ویئر (ورژن 7.1a) مکمل طور پر محفوظ ہے اور یہ ایک اچھے طریقے سے ڈیزائن کیا گیا سافٹ ویئر ہے۔ تاہم ایسا نہیں ہے کہ یہ سافٹ ویئر سو فی صد خرابیوں سے پاک ہے۔ آڈٹ رپورٹ میں چند خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جنہیں دور کرکے ٹُرو کرپٹ کو اور بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

اس آڈٹ رپورٹ نے تو ٹُرو کرپٹ کو کلین چٹ دے دی ہے۔ لیکن یہ کلین چٹ صرف ورژن 7.1a تک محدود ہے۔ اس کا نیا ورژن 7.2 محفوظ ہے کہ نہیں، اس بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

نئی ARM چپ جو عام دستیاب بیٹری پر بھی عشروں تک چل سکے گی

اگر سی پی یو کی صنعت پر نظر ڈالی جائے تو ایٹمل (Atmel) کوئی ایسی کمپنی نہیں جسے ہر کوئی جانتا ہو مگر اس کے تیار کردہ کم توانائی خرچ پروسیسر ہمارا ڈیوائسز کے ساتھ رابطے کا تصور ہی بدل سکتے ہیں۔ یہ پروسیسر انٹرنیٹ آف تھنگز کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ 1984ء میں قائم ہونے والی ایٹمل کی توجہ کا محور ایمبیڈڈ کمپیوٹنگ اور مائیکرو کنٹرولر رہا ہے۔ لیکن کمپنی نے حال ہی میں نئے پروسیسر بنائے ہیں۔ Smart SAM L21 خاندان سے تعلق رکھنے والے ان پروسیسرز کی سب سے خاص بات ان کا ناقابل یقین حد تک کم توانائی خرچ ہونا ہے۔ اتنی کم کہ انہیں چلانے کے لئے انسانی جسم کی معمولی سی حرکت سے پیدا ہونے والی بجلی بھی کافی ہے۔ ایل 21 فیملی پروسیسر بنیادی طور پر ARM Cortex M0+ پر مبنی پروسیسر ہے۔ M0+ ایک جدید ترین ایمبیڈڈ چپ ہے جو کہ M0 پروسیسر کا تبدیل شدہ اور بہتر ورژن ہے۔ اس میں توانائی کی کھپت انتہائی کم ہے۔

اس پروسیسر کو کچھ ایسے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ وہ کام کرتے دوران صرف 35 مائیکرو ایمپیئر (Amps) فی میگا ہرٹز توانائی خرچ کرتا ہے۔ جب اس پروسیسر کے پاس کچھ کام کرنے کے لئے نہیں ہوتا تو یہ صرف 200 نینو ایمپیئر بجلی خرچ کرتا ہے۔ اس قدر کفایت شعاری کی وجہ سے یہ پروسیسر آج کل دستیاب عام بیٹریوں کے ساتھ کئی عشروں تک کام کرسکتا ہے۔

انٹل کا سب سے چھوٹا کمپیوٹر-کمپیوٹ اِسٹک

چھوٹے سائز کے کمپیوٹر کی دوڑ میں بڑی بڑی کمپنیاں شامل ہو رہی ہیں۔ رسبری پائی کی کامیابی نے اس میدان میں کمائی کے نئے مواقع پیدا کئے ہیں جس نے بڑی انٹل اور گوگل جیسی بڑی کمپنیوں کے کان بھی کھڑے کر دیئے ہیں۔ انٹل کے حوالے سے خبر ہے کہ اس نے دنیا کے سب سے چھوٹے کمپیوٹر Compute Stick کے قبل از فروخت آرڈر لینا شروع کر دیئے ہیں۔ یو ایس بی جتنے اس کمپیوٹر میں ونڈوز 8.1 نصب ہوگی۔ تاہم کمپیوٹ اِسٹک کا لینکس پر مبنی ورژن بھی دستیاب ہوگا۔ ابتدائی طور پر معلوم ہوا ہے کہ ونڈوز پر مبنی کمپیوٹ اِسٹک کی قیمت 150 امریکی ڈالر جبکہ لینکس پر مبنی کمپیوٹر کی قیمت 110 امریکی ڈالر ہوگی۔ ابتداء میں ماہرین کا خیال تھا کہ لینکس والے ورژن کی قیمت 89 امریکی ڈالر ہوگی مگر ایسا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔

آپریٹنگ سسٹم سے قطع نظر، کمپیوٹ اِسٹک کے دونوں ورژن چار core والے ایٹم پروسیسر، 2 گیگا بائٹس کی میموری، 32 گیگا بائٹس کی اسٹوریج اور وائی فائی سے مزین ہونگے۔ ہارڈ ویئر کے معاملے میں کمپیوٹ اِسٹک رسبری پائی سے بہت آگے ہے۔ اسے کسی بھی ٹی وی یا مونیٹر جس میں HDMI پورٹ موجود ہو، کے ساتھ لگا کر اسے کمپیوٹر میں بدلا جا سکتا ہے۔ اسے چلنے کے لئے توانائی (بجلی) ایک مائیکرو یو ایس بی پورٹ کے ذریعے دی جاتی ہے جبکہ ایک پورے سائز کی یو ایس بی پورٹ بھی اس میں شامل ہے۔ اس یو ایس بی پورٹ کے ذریعے کی بورڈ یا ماؤس یا کوئی دوسری فلیش ڈرائیو اس سے جوڑی جا سکتی ہے۔ جبکہ بلیوٹوتھ کے ذریعے وائرلیس کی بورڈ یا ماؤس بھی با آسانی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

کمپیوٹ اِسٹک کے بارے میں پہلے دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ مارچ 2015ء میں فروخت کے لئے دستیاب ہوگی مگر ایسا نہ ہو سکا۔ اب انٹل نے ماہ اپریل میں ہی اسے فروخت کے لئے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یاد رہے کہ کمپیوٹ اِسٹک جیسے ARM پروسیسر اور اینڈرائیڈ آپریٹنگ سسٹم پر مبنی چھوٹے کمپیوٹر پہلے ہی دستیاب ہیں۔ ان کی قیمت کمپیوٹ اِسٹک سے خاصی کم ہے۔ تاہم کمپیوٹ اِسٹک کا ونڈوز آپریٹنگ سسٹم پر مبنی ہونا اسے ممتاز کرتا ہے۔ مائیکروسافٹ ونڈوز کی وجہ سے انٹل کو امید ہے کہ اسے استعمال کرنے والے اینڈرائیڈ پر مبنی کمپیوٹر کے صارفین کے مقابلے میں زیادہ ہونگے۔

انٹل اور کرے کے درمیان 180 پیٹا فلوپس کی رفتار والے سپر کمپیوٹر کی تیاری کا معاہدہ

سپر کمپیوٹر بنانے کے لئے معروف کمپنی کرے (Cray) اور انٹل کے درمیان 200 ملین ڈالر (تقریباً بیس ارب تیس کروڑ پاکستانی روپے) مالیت کا ایک معاہدہ طے پایا ہے جس کے تحت 180 پیٹا فلوپس کی زبردست رفتار رکھنے والا سپر کمپیوٹر تیار کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ اس وقت دنیا کے تیز ترین سپر کمپیوٹر Tianhe-2 کی زیادہ سے زیادہ رفتار 54.9 پیٹا فلوپس ہے۔ یہ مجوزہ سپر کمپیوٹر جس کا نام Aurora ہے، Argonne نیشنل لیبارٹری، امریکہ میں تیار کیا جائے گا۔ اس سپر کمپیوٹر کی تیاری میں کرے کا آرکیٹیکچر Shasta استعمال کیا جائے گا اور اسے 2018ء میں مکمل کر لیا جائے گا۔

گزشتہ چند سالوں سے ماہرین نے نوٹ کیا ہے کہ سپر کمپیوٹروں کے رفتار میں پہلے جیسی تیزی سے اضافہ نہیں ہو رہا۔ اس سستی کی وجہ سے ایک exa فلوپس (ایک ہزار پیٹا فلوپس) کی رفتار پر کام کرنے والا سپر کمپیوٹر تیار کرنا مشکل ثابت ہو رہا ہے۔ ابتداء میں اندازہ لگایا گیا تھا کہ exascale سپر کمپیوٹر شاید 2019 تک تیار کر لیا جائے۔ اس حوالے سے سائنس دان مسلسل کوششوں میں مصروف ہیں۔ Aurora اس حوالے سے ایک اہم قدم ثابت ہو سکتا ہے کیونکہ یہ اس وقت زیر استعمال تیز ترین سپر کمپیوٹر سے تین گنا تیز رفتاری سے کام کر سکے گا۔

فیس بک کا نیا ٹول، مسینجر ڈاٹ کام
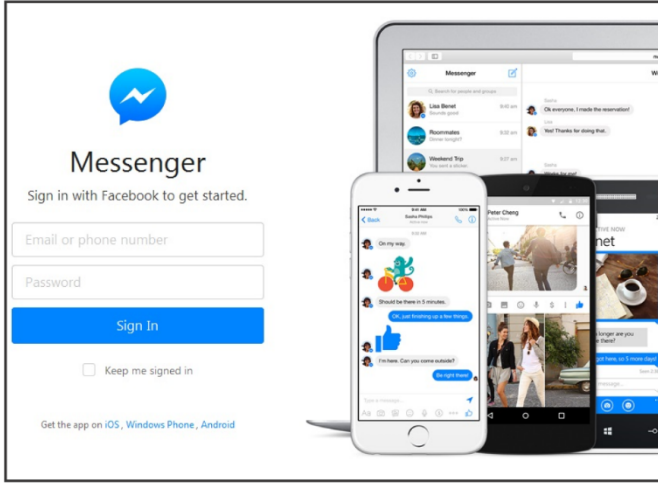
گزشتہ سال فیس بک نے اپنی موبائل اپلی کیشن کے ذریعے پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کی سہولت ختم کردی تھی اور صارفین کو مجبور کیا تھا کہ وہ اس مقصد کے لئے خصوصی طور پر تیار کردہ مسینجر ڈاؤن لوڈ کریں۔ اب ایسا لگ رہا ہے کہ شاید فیس بک ایسا ہی کچھ فیس بک کے ویب ورژن کے ساتھ بھی کرنے جارہا ہے۔ فیس بک نے حال ہی میں messenger.com کا اجراء کیا ہے۔ یہ فیس بک کی ایک الگ ویب سائٹ ہے جس کے ذریعے فیس بک کے صارفین اپنے دوستوں سے چیٹنگ یا بات چیت کرسکتے ہیں۔ فی الوقت فیس بک کے تمام صارفین فیس بک کے ویب ورژن میں رہتے ہوئے بھی اپنے دوستوں کو پیغامات بھیج سکتے ہیں۔ کمپنی نے اب تک اعلان نہیں کیا کہ وہ کب فیس بک سے یہ سہولت ختم کرے گی۔ فیس بک نے مستقبل میں ایسا کرنے یا نہ کرنے کے تصدیق بھی نہیں کی۔

فیس بک کے ترجمان کے مطابق مسینجر ڈاٹ کام پر لاگ ان ہونے کے بعد صارفین صرف پیغام رسانی کے لئے ہی مخصوص ڈیسک ٹاپ ورژن میں داخل ہوجاتے ہیں جہاں وہ اپنی بات چیت کو جاری رکھ سکتے ہیں یا وہیں سے شروع کرسکتے ہیں جہاں انہوں نے اسے چھوڑا تھا۔

مسینجر ڈاٹ کام کو استعمال کرنے کے لئے صارفین کو اپنے فیس بک کے یوزر نیم اور پاس ورڈ کے ذریعے اس پر لاگ اِن ہونا ہوگا۔ لاگ اِن ہوتے ہی فیس بک پر صارف کے تمام دوستوں کی فہرست اور ان سے کی جانے والی بات چیت مسینجر ڈاٹ کام میں ظاہر ہوجاتی ہے۔ فیس بک کے ویب ورژن کے مقابلے میں پیغامات پوری ونڈو یا اسکرین پر نظر آتے ہیں جنہیں پڑھنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ تاہم فیس بک کے دیگر اہم روابط مثلاً نیوز فیڈ کا ربط اس میں نظر نہیں آتے۔

موسم کا حال، اب بتائیں گے سافٹ ویئر

لگتا ہے کہ ٹی وی پر موسم کا حال بتانے والے خواتین وحضرات کی چھٹی ہونے والی ہے۔ لندن اور ایڈنبرا کے ماہرین ایک ایسا کمپیوٹر تیار کر رہے ہیں جو موسمیاتی معلومات کا موازنہ کرکے پیش گوئیاں کرے گا۔ یہ پیش گوئیاں ایسے ہونگی جیسے انہیں کسی ماہر موسمیات نے لکھا ہے۔ ایک پروسس، جسے نیچرل لینگوئج جنریشن کہا جاتا ہے، سے ماہرین اس قابل ہوجائیں گے کہ کسی سافٹ ویئر کو ٹی وی اسکرین پر موسم کا حال بتانے کے لیے پیش کرسکیں۔

کمپیوٹر کی بنائی ہوئی موسم کی رپورٹ ہیریٹ واٹ یونیورسٹی اور یونیورسٹی کالج لندن میں جانچی جارہی ہیں۔ ماہرین محکمہ موسمیات سے حاصل ہونے والے ڈیٹا کے ذریعے رپورٹ تیار کرنے کے لیے ایک نیا خودکار الگورتھم بنا رہے ہیں۔ اگر یہ پروجیکٹ کامیاب ہوگیا تو بی بی سی کی ویب سائٹ پر لندن کے مقامی موسم کا حال بتانے کے لئے ایک پروٹو ٹائپ پیش کیا جائے گا۔

اس وقت بی بی سی کی ویب سائٹ پر ماہرین موسمیات کی لکھی ہوئی 10 رپورٹس ہوتی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کاؤنٹی کے بڑے حصے، جیسے لندن اور ساؤتھ ایسٹ انگلینڈ، کا احاطہ کرتی ہیں لیکن 20 ہزار مقامات ایسے بھی ہیں جن کی موسمیاتی رپورٹ بنانا ماہر موسمیات کے ہاتھوں بننا ہی ضروری ہے۔

نیچرل لینگوئج جنریشن ایک ایسا عمل ہے جس میں انگریزی یا کسی دوسری زبان میں قابل فہم متن بنایا جاتا ہے۔ یہ عمل کمپیوٹر اور کمپیوٹر سائنس دانوں کے لئے کسی چیلنج سے کم نہیں۔ اس کی وجہ انسانوں کی بولی جانے والی زبانوں کا پیچیدہ ہونا ہے۔ کمپیوٹر تو لکیر کا فقیر ہے اور وہ لگے بندھے اصولوں کے تحت کام کرتا ہے۔ اس لئے زبانوں کی پیچیدگی سمجھنے اور ویسی ہی زبان میں کچھ تحریر کرنے کے لئے کمپیوٹر کو بہت سے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات این ایل جی کو ایک مترجم بھی کہا جاتا ہے جو کمپیوٹر کی زبان کو انسانی زبانوں میں بدلتا ہے۔

فیس بک کے پروجیکٹ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ کے لئے بھارت میں مشکلات

انٹرنیٹ اب دنیا کی اکثریت آبادی کی پہنچ میں ہے لیکن اب بھی بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں انٹرنیٹ دستیاب نہیں۔ اور اگر ہے تو بہت مہنگا۔ ایسے علاقوں میں رہنے والے لوگوں تک انٹرنیٹ پہنچانے کے لیے فیس بک اور گوگل جیسی کمپنیاں دن رات کام کر رہی ہیں۔ اس سے اُن کا مقصد آخرت میں ثواب کا حصول نہیں بلکہ اشتہارات دکھانے کے لیے نئے صارفین تلاش کرنا ہے۔

فیس بک نے بھارت میں زیادہ سے زیادہ عوام تک انٹرنیٹ پہنچانے کا منصوبہ شروع کیا مگر اس سے بہت سی کمپنیاں اُن کے خلاف ہوگئی ہیں۔ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ فیس بک کا ایک پروجیکٹ ہے جس کا مقصد دنیا کے دوردراز اور پسماندہ علاقوں میں انٹرنیٹ پہنچانا ہے۔ ان علاقوں میں بھارت کے علاقے بھی شامل ہیں۔ فیس بک پہلے ہی کئی افریقی ممالک میں یہ سہولت فراہم کرنا شروع کر چکا ہے جبکہ بھارت میں یہ سروس حال ہی میں شروع کی گئی ہے۔ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ کا اجراء پہلی بار ملک زمبیا میں جولائی 2014ء میں کیا گیا تھا۔ جس کے بعد یہ سروس تنزانیا، کینیا، کولمبیا، گھانا، فلپائن اور گوئٹے مالا میں بھی شروع کی جا چکی ہے۔ اگرچہ اپنے اجراء کے بعد سے ہی اس پروجیکٹ کے ناقدین اس پر تنقید کرتے آئے ہیں لیکن بھارت میں اس کی شدت زیادہ دیکھی گئی ہے۔ بھارتیوں کا کہنا ہے کہ اس سے بھارت میں آن لائن مقابلے کی فضا متاثر ہوگی۔ انٹرنیٹ کی بہت سی بھارتی کمپنیوں نے فیس بک کے اس پراجیکٹ کی مخالفت کی ہے اور اس سے علیحدگی کا اعلان کیا ہے۔

فیس بک کے پروجیکٹ کے تحت صارفین بہت سی انٹرنیٹ سروسز کو بغیر کسی ڈیٹا چارجز کے اپنے موبائل فون پر استعمال کر سکتے ہیں۔ اس پریکٹس کو زیرو ریٹنگ بھی کہا جاتا ہے۔ سب سے پہلے بھارت کے لاکھوں صارفین فیس بک کے مخالف ہوئے، جس کے بعد بھارتی کمپنیوں نے بھی انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ صارفین کا کہنا ہے کہ فیس بک کا یہ پروجیکٹ نیٹ نیوٹریلیٹی (net neutrality) کے اصولوں کے منافی ہے۔ نیٹ نیوٹریلٹی کا اصول ہے کہ انٹرنیٹ کے ہر صارف کو برابر سمجھا جائے اور انٹرنیٹ سروس پرووائیڈر کو یہ اختیار نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی مرضی صارفین پر تھوپے۔ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ میں سروس پرووائیڈر صارف کو چند مخصوص ویب سائٹس تک محدود رکھتا ہے جس سے غیر جانبدار انٹرنیٹ کی نفی ہوتی ہے۔ اس منصوبے پر ایک بڑا اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ کا مقصد صرف فیس بک کو بڑھاوا دینا ہے نہ انٹرنیٹ کو فروغ دینا۔

این ڈی ٹی وی نے بھی انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ سے علیحدگی اختیار کر لی جبکہ ٹائمز آف انڈیا گروپ، جو بھارت کی سب سے بڑی میڈیا کمپنی ہے، نے بھی اپنی بہت سی ویب سائٹس کو اس پروگرام سے الگ کر لیا۔ ٹائمز آف انڈیا کا کہنا ہے کہ اگر دوسری کمپنیوں نے ساتھ دیا تو مزید ویب سائٹس بھی الگ کر لی جائیں گی۔ سفری ویب سائٹ کلین ٹرپ، خبروں کی ویب سائٹ نیوز ہنٹ اور بھارت کا سب سے بڑا شاپنگ پورٹل فلپ کارٹ بھی انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ کا ساتھ چھوڑ گئے۔ بھارت کی موبائل کمپنی ائیرٹیل نے بھی اس پروگرام میں شمولیت نہ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اب تک بھارت میں 38 میں سے 6 ویب سائٹس انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ سے الگ ہو چکی ہیں۔ فیس بک کی ترجمان نے اس صورتحال پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے تاہم فیس بک کے سی ای او مارک زکر برگ نے انڈین اخبار ہندوستان ٹائمز میں ایک کالم لکھا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ نیٹ نیوٹریلیٹی کے اصولوں کے منافی نہیں۔

انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ پر بھارت میں کی جانے والی تنقید اور مخالفت اس منصوبے کے لئے ایک بڑا خطرہ ہے۔ بھارت ایک ارب چھبیس کروڑ سے زائد نفوس پر مشتمل ملک ہے جہاں کی صرف 19 فی صد آبادی انٹرنیٹ استعمال کرتی ہے۔ اس کے مقابلے میں چین جس کی آبادی ایک ارب انتالیس کروڑ کے لگ بھگ ہے، میں 46 فی صد آبادی کو انٹرنیٹ دستیاب ہے۔

تحریر: امانت علی گوہر

پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2015

کیا آپ کی آن لائن آزادی سلب ہونے والی ہے؟

گزشتہ ماہ قومی اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی ،جس میں اکثریت حکمران جماعت سے تعلق رکھنے والے ممبران کی ہے، نے سائبر جرائم کے حوالے سے مجوزہ قانون **پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2015** کی منظوری دی۔ جس کے بعد اسے قومی اسمبلی میں منظوری کیلئے پیش کیا جانا تھا اور وہاں سے منظوری کے بعد یہ بل قانون بن کر رائج ہوجاتا۔لیکن سائبر جرائم کے اس بل، جس کی کاپیاں انتہائی خفیہ اور محدود تعداد میں تقسیم کے لئے چھاپی گئی تھیں، کی اسکین کاپی کسی طرح لیک ہوگئی (یہ ایک الگ بحث ہے کہ یہ کاپی کیوں، کیسے اور کس نے لیک کی)۔اس سے پہلے قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر اس بل کی ایک ڈرافٹ کاپی بھی ڈاؤن لوڈنگ کے لئے پیش کی گئی تھی۔مگر جو اسکین کاپی لیک ہوئی، وہ قومی اسمبلی کی ویب سائٹ پر موجود بل سے بہت مختلف ہے۔ بہرحال، مجوزہ بل کی لیک ہونے والی کاپی سرکاری طور پر کہیں اپ لوڈ نہیں کی گئی۔ البتہ یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ جس بل کی کمیٹی نے منظوری دی ہے، وہ وہی ہے جس کی کاپی لیک ہوئی ہے۔

اس ڈرافٹ بل کو بنیاد بنا کر اگلے چند روز کے دوران کئی پریس کانفرنس اور سیمنار ہوئے، اخباروں اور جریدوں میں سیکڑوں مضامین لکھے گئے، ٹوئٹر اور فیس بک پر بل کی مخالفت میں طوفان کھڑا کردیا گیا۔اس بل کی مخالفت میں پیش پیش ایک غیر سرکاری تنظیم، انٹرنیٹ سروس پرووائیڈرز ایسوسی ایشن (ISPAK) اور پاکستان سافٹ ویئر ہاؤسز ایسوسی ایشن (PASHA) ہے۔ دیکھا جائے تو ان تینوں میں سے پاکستانی انٹرنیٹ صارفین کی نمائندہ تنظیم کوئی بھی نہیں۔ان میں سے دو کاروباری تنظیمیں ہیں جن کا مقصد اپنے کاروبار کی فلاح و بہبود ہے نہ کہ انٹرنیٹ صارفین کی۔ جبکہ تیسری غیر سرکاری تنظیم خود ساختہ ہے۔ بہرحال ان کی اپنی تشکیل کردہ جوائنٹ کمیٹی کا دعویٰ ہے کہ جو ڈرافٹ بل انہوں نے وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حوالے کیا تھا، اسٹینڈنگ کمیٹی نے اس میں خفیہ طور پر بڑی تبدیلیاں کی ہیں جس کی وجہ سے یہ مجوزہ قانون مبہم اور غیر شفاف ہوگیا ہے۔اس کے علاوہ اس کمیٹی نے بل میں موجود خامیوں کی جانب نشاندہی کی ہے۔ کمیٹی کے بقول مجوزہ بل میں زبردست خامیاں موجود ہیں جن میں سے چند کو بنیاد بنا کر اسے کالا قانون قرار دیا گیا ہے۔ کہا گیا کہ اگر یہ قانون قومی اسمبلی سے پاس ہوگیا تو یہ پاکستان میں انٹرنیٹ صارفین کی دنیا اندھیر کردے گا۔

غیر سرکاری تنظیم جس کا ہم نے ذکر کیا، اس نے ہماری قوم کی نفسیات کو دیکھتے ہوئے چند ایسے نقات پیش کئے جن کو پڑھ کر اوّل تو مجھے بھی ذاتی طور پر اس بل اور اسے پیش کرنے والوں کی نیت پر شک ہونے لگا۔اِن نقات کو اس قدر اور اس انداز میں سوشل میڈیا پر پھیلایا گیا کہ بات پھیلتی ہی چلی گئی اور اس قدر پھیل گئی نامور صحافیوں اور ٹی وی کے اینکر پرسنز نے اس پر پروگرام تک کرڈالے۔ معاملہ اس قدر پیچیدہ ہوگیا کہ حکومت کو مجبوراً اس بل کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے سے پیچھے ہٹنا پڑا۔

اس سے پہلے کہ اس بل کی متنازعہ شقوں کا ذکر کیا جائے، میں اپنے قارئین کو یہ بات باآور کروانا چاہتا ہوں کہ پاکستان میں شاید ہی کوئی ایسا قانون ہو جس میں سقم موجود نہ ہو یا وہ اس قدر کمزور نہ ہو کہ اس پر اعتراض نہ کیا جائے۔تو کیا قانون کی عدم موجودگی کو کمزور قانون پر فوقیت دی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

دستورِ پاکستان میں کئی سقم اور خامیاں موجود ہیں جنہیں جانتے ہوئے بھی کئی دہائیوں سے دُور نہیں کیا گیا۔مثلاً پاکستان کے آئین (آرٹیکل 41) میں واضح طور پر تحریر ہے کہ صرف ایک مسلمان شخص ہی پاکستان کا صدر ہوسکتا ہے۔ ساتھ ہی آئین کے آرٹیکل 49 میں درج ہے کہ اگر صدرِ پاکستان انتقال کرجاتے ہیں، استعفیٰ دے دیتے ہیں یا ان کا مواخذہ کرکے عہدے سے ہٹا دیا جاتا ہے تو نئے صدر کے انتخاب تک چیئرمین سینٹ قائم مقام صدرِ پاکستان ہوں گے۔اس کے علاوہ صدرِ پاکستان کی ملک میں عدم موجودگی کی صورت میں بھی چیئرمین سینٹ صدرِ پاکستان کے فرائض انجام دیں گے۔لیکن کیا چیئرمین سینٹ کا مسلمان ہونا ضروری ہے؟ آئینِ پاکستان اس حوالے سے کچھ نہیں کہتا۔یعنی یہ عین ممکن ہے کہ کوئی غیر مسلم چیئرمین سینٹ منتخب ہوجائے اور صدر پاکستان کی عدم موجودگی میں وہ پاکستان کا صدر

بن جائے۔ اسی طرح صدرِ پاکستان اور وزیرِ اعظم پاکستان کے لئے مسلمان ہونے کی شرط آئین کے اس شق سے بھی متصادم ہے جس میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق دینے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ ایسی ہی کئی کمزوریوں کے باوجود پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام اس آئین کے پابند ہیں اور ریاست کا کاروبار اسی دستور کے تحت چل رہا ہے۔

2002ء میں اس وقت کے صدر پرویز مشرف نے الیکٹرانک ٹرانزیکشنز آرڈیننس 2002 جاری کیا تھا جسے موجودہ سائبر بل کی ابتدائی شکل کہا جاسکتا ہے۔ پھر دسمبر 2007ء میں صدرِ پاکستان نے پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز آرڈیننس 2007ء نافذ کیا۔ آئین کی رو سے کسی بھی آرڈیننس کو اجراء کے 120 دنوں کے اندر قومی اسمبلی سے منظور کروانا ضروری ہوتا ہے بصورت دیگر وہ آرڈیننس خود منسوخ ہوجاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا آرڈیننس اس دوران قومی اسمبلی سے منظور نہیں کیا جاسکا، اس لئے اسی آرڈیننس کے نام تبدیل کر کے 2008ء اور 2009ء میں دوبارہ نافذ کیا گیا۔

جولائی 2009ء میں قومی اسمبلی کی اسٹینڈنگ کمیٹی نے پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2009ء کو منظوری کے لئے قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سفارش کی۔ اس ڈرافٹ بل کو قومی اسمبلی کے نومبر 2009ء میں ہونے والے سیشن میں پیش کیا جانا تھا مگر اس پر کارروائی نہ ہوسکی اور اسے واپس کمیٹی کے پاس بھیج دیا گیا۔ 2012ء میں پھر نام تبدیل کر کے اسے پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2010ء پر کارروائی شروع ہوئی۔ اس کارروائی میں وزارتِ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی موجودہ وزیر انوشہ رحمان بھی شامل تھیں۔ کئی سال گزر گئے لیکن یہ بل قومی اسمبلی سے منظور نہ ہوسکا۔ اس قانون کے ساتھ یہ پنگ پانگ کا کھیل گزشتہ ایک عشرے سے کھیلا جارہا ہے۔ اس کے باوجود پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2015ء کے ناقدین کہتے ہیں کہ اس بل کو منظور کرنے میں جلد بازی کی جارہی ہے!

اگرچہ اس مجوزہ بل کی تیاری میں بقول محترمہ انوشہ رحمان، ترقی یافتہ ممالک میں رائج سائبر قوانین سے فائدہ اٹھایا گیا لیکن اس بل میں نقائص سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن یہ نقائص ایسے بھی نہیں کہ ان کی بنیاد پر سرے سے قانون کو منظور ہی نہ ہونے دیا جائے۔ سائبر قوانین کی عدم موجودگی کی وجہ سے پاکستان میں انٹرنیٹ پر ہونے والے جرائم قانون کے شکنجے میں نہیں آتے اور ان کی تعداد و سنگینی سے ہم لاعلم رہتے ہیں۔ یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ اکثر پاکستانی صارفین انٹرنیٹ پر ہونے والے جرائم کو سرے سے جرائم سمجھتے ہی نہیں۔ مثلاً کسی کو سوشل میڈیا پر گالیاں دینا، بدنام کرنے کے لئے پوسٹ شائع کرنا، حتیٰ کہ قتل کی دھمکی دینا تک جیسی چیزیں جرم سمجھی ہی نہیں جاتیں۔ جبکہ انٹرنیٹ سے باہر یہ تمام اقدام قابل سزا جرائم ہیں۔

بہر حال، پریوینشن آف الیکٹرانک کرائمز بل 2015 میں شامل کچھ شقیں جن پر سب زیادہ شور مچایا جارہا ہے، وہ یہ ہیں:

سیکشن ۱۸ - کسی شخص کے وقار کے خلاف جرم:

Whoever, with malicious intent, knowingly and publicly exhibits, displays, transmits any electronic communication that harms the reputation of a neutral person, threatens any sexual acts against a natural person; superimposes a photograph of the face of a natural person over any sexually explicit images; distorts the face of a natural person; or includes a photograph or a video of a natural person in sexually explicit conduct, without the express or implied consent of the person in question, intending that such electronic communication cause that person injury or threatens injury to his or her reputation, his or her existing state of privacy or puts him or her in fear for him or her safety shall be punished with imprisonment for a term which may extend to one year or with fine which may extend to one million rupees or with both.

یعنی اگر کوئی شخص کسی دوسرے انسان کے بارے میں جانتے بوجھتے ایسی چیزیں ظاہر کرتا یا پھیلاتا پایا گیا کہ جس سے اس انسان کی نیک نامی کو نقصان پہنچتا ہے، یا وہ شخص اس انسان کے خلاف جنسی جرائم کی دھمکی دیتا ہے، یا اس انسان کے چہرے کو کسی اخلاق باختہ تصویر میں موجود چہرے سے بدلتا ہے، یا اس انسان کے چہرے کو بگاڑتا ہے وغیرہ تو اس شخص کو ایک سال کی قید یا دس لاکھ روپے جرمانہ یا یہ دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس شق کی وجہ سے سیاسی کارٹون، سیاسی تبصرے، بلاگ، میم (Meme) یا وہ سیاسی تصویر جو اکثر لوگ سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں، قابلِ سزا جرم بن جائیں گے۔ نیز، ناقدین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اچھی یا بری نیت کا فیصلہ کیسے کیا جائے گا؟ یاد رہے کہ اس شق سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو پہلے ہی مبرا قرار دیا جاچکا ہے۔

ہمارا ماننا ہے کہ اس شق سے کسی سیاسی کارٹون، میم، بلاگ یا تصویر پر اس وقت تک سزا نہیں ہوسکتی جب تک کہ مواد تخلیق کرنے والا اپنے مواد کی سچائی ثابت نہ کرسکے۔ پاکستان پینل کوڈ کے سیکشن 499 میں پہلے ہی کسی شخص کی نیک نامی کو نقصان پہنچانے کو قابلِ سزا جرم بتایا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص انٹرنیٹ کا استعمال کرتے ہوئے کسی شخص کے خلاف جھوٹے دعوے کرتا ہے تو یقیناً اس عمل کو قابلِ سزا ہونا چاہئے۔ ناقدین کا یہ اعتراض کہ نیت کا فیصلہ کیسے کیا جائے گا؟ کسی حد تک قابل فہم

ہے۔تاہم عدالتیں آج بھی حقائق کی روشنی میں نیتوں کی جانچ کر رہی ہیں۔مثلاً کوئی قتل، قتلِ عمد (جان بوجھ کر قتل کرنا) ہے یا قتلِ خطا (غلطی سے قتل کر دینا)، اس بات کا فیصلہ عدالتیں ہی کرتی ہیں۔اس معاملے میں بھی ملزم کی نیت دستیاب حقائق اور ثبوتوں کی روشنی میں جانچی جاتی ہے۔

ہماری رائے میں اس شق میں سے چہرہ بگاڑنے والا حصہ حذف کر دینا چاہئے۔شاید یہی وہ حصہ ہے جس کی وجہ سے بل کے اس سیکشن کی مخالفت کی جا رہی ہے۔

سیکشن ۲۱-سائبر اسٹاکنگ:

(1) Whoever with intent to coerce, intimidate, or harass any person uses information system, information system network, internet, website, electronic mail or any other similar means of communication to,-

(a) communicate obscene, vulgar, contemptuous, or indecent intelligence;
(b) make any suggestion or proposal of an obscene nature;
(c) threaten any illegal or immoral act;
(d) take or distribute pictures or photographs of any person without his consent or knowledge;
(e) display or distribute information in a manner that substantially increases the risk of harm or violence to any other person commits the offence of cyber stalking.

سائبر اسٹاکنگ (Cyberstalking) ایک ایسا جرم ہے جس میں مجرم برقی ذرائع ابلاغ و مواصلات استعمال کرتے ہوئے اپنے شکار کو دھمکاتا ہے اور ہراساں کرتا ہے۔یہ انٹرنیٹ پر عام ترین جرم ہے جسے ہمارے یہاں شاید جرم نہیں سمجھا جاتا۔سوشل میڈیا استعمال کرنے والی خواتین اکثر ایسے مجرموں کا ہدف ہوتی ہیں۔ ناقدین البتہ کہتے ہیں کہ اس سیکشن میں کسی شخص کے علم میں لائے بغیر اس کی تصویر کھینچنے اور بانٹنے کو جرم بنادیا گیا ہے۔

اس سیکشن میں واضح طور پر لکھا گیا کہ کسی شخص کو ہراساں کرنے اور ڈرانے کی نیت سے کئے جانے والے عمل قابل گرفت ہیں۔تصویر کھینچنے اور تقسیم کرنے والے حصے کو الگ سے پڑھنا قطعی طور پر غلط ہے۔ویسے بھی شق کے اس حصے میں "رضامندی یا علم" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں نہ کہ "رضامندی اور علم"۔یعنی اگر آپ کسی کی تصویر کھینچ رہے ہیں اور اسے پتا ہے کہ آپ اس کی تصویر کھینچ رہے ہیں (اور وہ آپ کو منع نہیں کرتا) تو اس شق کا اطلاق اس پر نہیں کیا جا سکے گا۔البتہ اگر کوئی شخص آپ کی اجازت اور آپ کے علم میں لائے بغیر آپ کی تصویر کھینچے اور اسے تقسیم کر دے تو یہ شاید آپ کو بھی اچھا نہیں لگے گا۔لیکن اس کے باوجود بھی اس قانون کا اطلاق تصویر کھینچنے والے پر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے تصویر آپ کو ہراساں کرنے کے لئے کھینچی ہے۔بہر حال، اس شق کی بنیاد پر ناقدین نے سوشل میڈیا پر واویلا کیا کہ اب سیاسی رہنماؤں کی فوٹو شیئر کرنے پر بھی سزا ہوگی۔حالانکہ معروف و عوامی شخصیات کی تصاویر کھینچنے یا تقسیم کرنے پر بھلا کوئی ذی ہوش شخص کیسے سزا کا سوچ سکتا ہے؟

ہماری رائے میں اس سیکشن میں لفظ بے ہودگی اور توہین آمیز کی وضاحت ضرور شامل کرنی چاہئے۔اس وضاحت کے بغیر یہ شق ادھوری ہے کیونکہ بہت سی چیزیں ایسی کہی جا سکتی ہیں جو کہ ایک شخص کے لئے توہین آمیز جبکہ دوسرے کے لئے نہ ہوں۔

سیکشن ۲۰-ملیشیئس کوڈ:

Whoever wilfully writes, offers, makes available, distributes or transmits malicious code through an information system or device, with intent to cause harm to any information system or data resulting in the corruption, destruction, alteration, suppression, theft or loss of information system or data shall be punished with imprisonment for a term which may extend to two years or with fine which may extend to one million rupees or both:

Provided that the provision of this section shall not apply to the authorized testing, research and development or protection of any code for any lawful purpose:

اس شق کے مطابق اگر کوئی شخص جان بوجھ کر کوئی ایسا کوڈ لکھے، فراہم کرے یا تقسیم کرے جس سے انفارمیشن سسٹم یا ڈیوائس میں خرابی پیدا ہو یا اس میں موجود ڈیٹا خراب ہو جائے وغیرہ تو اس شخص کو دو سال قید یا دس لاکھ جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ دی جا سکتی ہیں۔

ناقدین اس شق پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس کی وجہ سے کسی انفارمیشن سسٹم کی سیکیوریٹی جانچنے والا شخص بھی مجرم ہوگا۔حالانکہ اس شق میں واضح طور پر تحریر ہے کہ ایسی ٹیسٹنگ جس کے لئے اجازت لی گئی ہو یا تحقیقی مقاصد کے لئے کی جانے والی ٹیسٹنگ پر اس شق کا اطلاق نہیں ہوتا۔اس شق کی وجہ سے وائرس بنانے والوں، تقسیم کرنے والوں اور انفارمیشن سکیوریٹی سسٹمز کو ناکارہ بنانے والوں، ڈیٹا چوری کرنے والوں کو سزا دینا ممکن ہوگا۔ہماری رائے میں ناقدین کا اس شق کے حوالے سے خدشہ غیر ضروری ہے۔

سیکشن ۲۲-اسپیمنگ:

(1) Whoever intentionally transmits harmful, fraudulent, misleading, illegal or unsolicited intelligence to any person without the express permission of the recipient, or causes any information system to show any such intelligence commits the offence of spamming.

اس سیکشن میں واضح طور پر اسپیمنگ کے مسئلے پر قانون سازی کی کوشش کی گئی ہے۔ اسپیمنگ دنیا کے کئی ممالک میں ایک قابل گرفت جرم ہے۔ لیکن ناقدین کا دعویٰ ہے کہ اس سیکشن کی وجہ سے کسی بھی شخص کو اس کی اجازت کے بغیر ای میل بھیجنا جرم ہوجائے گا۔ اس دعوے کو مزاق ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایک عام ای میل اور دھوکے بازی، جعل سازی، افواہوں پر مشتمل ای میل میں فرق کیا جانا چاہئے۔ اگر کوئی شخص کسی کمپنی کو نوکری کے لئے اپنا سی وی ای میل کرتا ہے تو یہ ای میل کوئی کیسے اسپیم سمجھ سکتا ہے؟ ویسے بھی اگر کسی کمپنی نے اپنی ویب سائٹ پر، اخبار میں، کسی اشتہار میں، وزیٹنگ کارڈ پر وغیرہ پر اپنا ای میل ایڈریس شائع کر رکھا ہے تو یہ اس بات کی اجازت ہے کہ آپ اس پر ای میل کر سکتے ہیں۔ ہاں، اگر کوئی دھمکی آمیز، دھوکے بازی اور غلط معلومات پر مبنی ای میل کرتا ہے تو اسے ضرور قابل گرفت ہونا چاہئے۔ اسپیمنگ کے خلاف قانون سازی پر اعتراض ایسا ہی ہے جیسے کراچی میں کچھ عرصہ پہلے ٹریفک قوانین کے خلاف ورزی پر جرمانہ دوگنا کردینے پر بس مالکان نے احتجاج کیا تھا۔

سیکشن ۲۹-ٹریفک ڈیٹا محفوظ کرنا:

(1) A service provider shall, within its existing or required technical capability, retain its traffic data for a minimum period of ninety days or such period as the Authority may notify from time to time and provide that data to the special investigation agency or the authorised officer whenever so required.

بل کا یہ سیکشن انٹرنیٹ سروس پرووائیڈرز کو مجبور کرتا ہے کہ وہ اپنے نیٹ ورک سے گزرنے والے ٹریفک ڈیٹا (مثلاً کونسی ویب سائٹ دیکھی گئی) کو کم از کم نوے روز تک محفوظ رکھیں اور جب تفتیش کاروں کو اس ڈیٹا کی ضرورت ہو، سروس پرووائیڈرانہیں فراہم کرے۔

اس شق پر اعتراض بل میں سروس پرووائیڈرز کی تعریف کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ بل میں سروس پرووائیڈر میں آئی ایس پی کے علاوہ سائبر کیفے اور وہ تمام جگہیں تصور کی گئی ہیں جہاں انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ اعتراض خاصا معقول ہے کیونکہ آئی ایس پی پہلے ہی ٹریفک ڈیٹا کا ریکارڈ اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں لیکن کسی سائبر کیفے یا ایئرپورٹ جہاں انٹرنیٹ کی سہولت میسر ہو، وہاں ٹریفک ڈیٹا کو ریکارڈ کرنا ایک مشکل کام ہے۔ اس شق میں ٹریفک ڈیٹا کو محفوظ کرنے کی شرط صرف آئی ایس پی تک محدود کردینی چاہئے۔

سیکشن ۳۴-مواد کے انتظام اور کسی مواد کو کسی بھی انفارمیشن سسٹم سے حذف یا ناقابل رسائی بنانے کی طاقت:

The Authority is empowered to manage intelligence and issue directions for removal or blocking of access of any intelligence through any information system. The Authority or any officer authorized by it in this behalf may direct any service provider, to remove any intelligence or block access to such intelligence, if it considers it necessary in the interest of the glory of Islam or integrity, security or defense of Pakistan or any part thereof, friendly relations with foreign states, public order, decency or morality, or in relation to contempt of court or commission of or incitement to an offence under this Act.

بل کا یہ حصہ اتھارٹی (جو پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی ہے) کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ پاکستان میں کسی بھی ویب سائٹ کو ناقابل رسائی بنانے کے احکامات جاری کرسکے۔ اس وقت بھی پاکستان میں جتنی ویب سائٹس بلاک ہیں، انہیں بلاک کرنے کے احکامات پی ٹی اے نے ہی صادر کررکھے ہیں۔

اس شق میں اسلام کی عظمت، ملکی سالمیت، حفاظت اور دفاع سمیت دوسرے دوست ممالک کے ساتھ تعلقات کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی بھی انٹیلی جنس (تقریر، آواز، ڈیٹا، سگنل، تحریر، تصویر یا ویڈیو) کو بلاک کرنے کا اختیار اتھارٹی یا اس کے مجاز آفیسر کے سپرد کردیا گیا ہے۔ ناقدین کا اعتراض کہ اس شق کی وجہ سے پاکستان میں انٹرنیٹ سینسرشپ کا دائرہ کار بہت وسیع ہوجائے گا، بالکل درست ہے۔ اس شق میں یہ بات وضاحت طلب ہے کہ اسلام کی عظمت، ملکی سلامتی کے خلاف اور دوست ممالک کے مفاد کے خلاف مواد کی تشریح و تفریق کیسے کی جائے گی؟ اخلاقیات کا فیصلہ کیسے ہوگا؟ اور اتھارٹی اس بات کا فیصلہ کس بنیاد پر کرے گی کہ فلاں مواد ملکی سلامتی کے خلاف ہے؟

اسمارٹ فونز نے ہماری زندگی میں بھونچال برپا کر دیا ہے۔ ان کی بے پناہ مقبولیت کے پیش نظر نت نئی دلچسپ اپیلی کیشنز پیش کی جاتی ہیں۔ یہ اپیلی کیشنز انتہائی دلچسپ اور مفید ہوتی ہیں کہ صارفین ان کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ مفت اپیلی کیشنز بھی کم نہیں لیکن لیکن تھوڑے سے پیسے خرچ کرلیں تو اس سے بھی بڑھ کر دلچسپ اپیلی کیشنز ملتی ہیں۔ لیکن کیا آپ نے کبھی کوئی ایسی اپیلی کیشن دیکھی ہے جو نہ صرف مفت ہو بلکہ اُلٹا آپ اس کے ذریعے کچھ کما سکیں؟

جی ہاں آپ نے بالکل درست پڑھا ہے۔ آیئے آپ کو ایسی دس بہترین اور دلچسپ اپیلی کیشنز کے بارے میں بتاتے ہیں جو نہ صرف مفت دستیاب ہیں بلکہ آپ کے لیے کمائی کا ذریعہ بھی بن سکتی ہیں۔ یہ اپیلی کیشنز آپ سے کوئی مشکل کام بھی نہیں لیتیں۔ آپ نے بس کچھ ایپس ڈاؤن لوڈ کرنی ہوں گی جیسے کہ گیمز وغیرہ، ایپس انسٹال کرنی ہوں، تصویریں بنانی ہوں یا ورزش وغیرہ کرنی ہوگی۔ اور ان چھوٹے موٹے کاموں کے عوض آپ کو رقم ادا کی جائے گی۔

آیئے آپ کو مزید تفصیل سے بتاتے ہیں۔ سب سے پہلی ہدایت تو یہ نوٹ کر لیں کہ کسی بھی اپیلی کیشن کے کام کرنے کا طریقہ کار سمجھے بغیر اسے مت انسٹال کریں۔ پہلے اچھی طرح اپیلی کیشن کی تمام تفصیلات پڑھیں اور اگر آپ سمجھیں کہ آپ یہ کام کر سکتے تب ہی اسے انسٹال کریں۔

ہماری لسٹ میں موجود ان اپیلی کیشنز کے علاوہ بھی آپ ایپ اسٹور میں ایسی اپیلی کیشنز دیکھ سکتے ہیں لیکن زیادہ تر ایپس دھوکا دیتی ہیں۔ اس لیے ہر اپیلی کیشن کے صفحے پر صارفین کے تبصرے ضرور پڑھ لیں جس میں وہ اس ایپ کو استعمال کرنے کا اپنا تجربہ بتاتے ہیں۔

واف ریوارڈز (Whaff Rewards)

http://whaff.com

انعامات کی بارش کرنے والی یہ ویب سائٹ آج کل انتہائی مقبول ہو رہی ہے۔ اگر آپ ہر ماہ کچھ بہتر رقم کمانا چاہتے ہیں تو اس اپیلی کیشن کا جائزہ لیں۔ ویسے تو ایسے کئی اپیلی کیشنز موجود ہیں جو دوسری ایپس دیکھنے اور انسٹال کرنے کا معاوضہ دیتی ہیں لیکن ان کا معاوضہ ''واف ریوارڈز'' سے کم ہی ہوتا ہے۔

یہ اپیلی کیشن دراصل دوسری نئی آنے والی اپیلی کیشنز کی تشہیر کرتی ہے۔ اس لیے اس میں آپ کو نئی نئی اپیلی کیشنز انسٹال کرنے کا کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اپیلی کیشن کو چند دنوں تک مستقل استعمال کرنے کا بھی کہا جا سکتا ہے لیکن اس تمام کام کے عوض آپ کو معاوضہ دیا جاتا ہے۔ واف کو انسٹال کرنے کے بعد آپ اسے دوستوں سے متعارف کرائیں تو اس کے عوض بھی آپ کو پیسے ملتے ہیں۔ فی الحال یہ ایپ صرف اینڈرائیڈ صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

اس اپیلی کیشن کو انسٹال کرنے کے بعد آپ کو اپنے فیس بک اکاؤنٹ سے لاگ اِن کرنا

پڑتا ہے۔ جب آپ کی کمائی دس ڈالر کو پہنچتی ہے تو آپ اسے نکالنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ چاہیں تو اپنے پیسے پے پال اکاؤنٹ میں ڈلوالیں یا پھر ایمازان، فیس بک، ایکس باکس، پلے اسٹیشن یا گوگل پلے وغیرہ کے گفٹ کارڈز خرید لیں۔

ای ایس پی این اسٹریک فار دی کیش

http://streak.espn.go.com/en

کھیلوں سے دلچسپی رکھنے والے افراد کے لیے اس کی ایپلی کیشن استعمال کرنا ہی بذات خود ایک انعام سے کم نہیں لیکن ''ای ایس پی این'' کہ یہ ایپلی کیشن بہت دلچسپ ہے۔ کیونکہ یہ نہ صرف آپ کو کھیلوں کے دنیا بھر میں منعقد ہونے والے مقابلوں سے باخبر رکھتی ہے بلکہ آپ کو جیت کی پیش گوئی کرنے کی بھی دعوت دیتی ہے۔ مثلاً فٹ بال، باسکٹ بال یا بیس بال وغیرہ کے کسی میچ پر آپ پیش گوئی کریں کہ فلاں ٹیم جیت جائے گی اور آپ کی پیش گوئی درست ثابت ہو تو آپ کو مقابلے میں شامل کرلیا جاتا ہے۔ اب بس اپنی پیش گوئیاں جاری رکھیں اور اگلے مرحلوں میں پہنچتے جائیں۔ درست پیش گوئیاں کرنے والے صارفین میں یہ ایپلی کیشن سالانہ بارہ لاکھ ڈالر مفت تقسیم کرتی ہے۔

اگر آپ بھی کھیلوں سے دلچسپی رکھتے ہیں تو اس ایپلی کیشن کو ضرور آزمائیں۔ آپ کھیلوں سے تو باخبر رہیں گے ہی ساتھ میں اگر کبھی کبھار کوئی تکا لگ جائے تو چار پیسے کمانے میں کیا حرج ہے؟ یہ ایپلی کیشن اینڈرائیڈ کے علاوہ آئی فون صارفین کے لیے بھی مفت دستیاب ہے۔

ایپ ٹریلرز

http://www.apptrailers.com

یہ ایپلی کیشن اسٹور پر انٹرٹینمنٹ کی فہرست میں شامل ہے۔ بھلا اسے کسی دوسرے فہرست میں کیسے رکھا جائے جب اس میں آپ کو صرف وڈیوز دیکھنے کے پیسے دیے جاتے ہوں؟ دراصل یہ ایپلی کیشن بھی دوسری نئی آنے والی ایپلی کیشنز جن کا آپ نے کبھی نام بھی نہیں سنا ہوگا کی تشہیر کرتی ہے۔

اس میں ایسی نئی ایپلی کیشن کے تشہیری ٹریلرز دکھائے جاتے ہیں۔ ان ٹریلرز کے ذریعے دراصل یہ بتایا جاتا ہے کہ ان نئی ایپس میں کیا نئے نئے فیچرز موجود ہیں۔ وڈیوز دیکھنے کے علاوہ اگر آپ کسی ایپ کا ڈیمو ورژن استعمال کریں تو اس کے الگ سے پوائنٹس ملتے ہیں۔

کافی سارے پوائنٹس جمع کرنے کے بعد انھیں پے پال کیش میں بدلا جاسکتا ہے یا پھر دیگر آن لائن اسٹورز کے گفٹ کارڈز واؤچرز کی صورت میں حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ اس میں ریفرل لنک سسٹم بھی موجود ہے، یعنی اپنے دوستوں کو اس ایپ سے متعارف کرائیں، ان سے کہیں کہ براہِ راست ایپ اسٹور کی بجائے آپ کے لنک سے اسے انسٹال کریں تاکہ آپ کو پوائنٹس مل سکیں۔ یہ ایپلی کیشن اینڈرائیڈ اور آئی او ایس دونوں پلیٹ فارمز کے لیے دستیاب ہے۔

اسکوپ شاٹ (Scoopshot)

store.scoopshot.com/app

کیا آپ کے اسمارٹ فون میں اچھا کیمرہ موجود ہے؟ کیا آپ کو فوٹو گرافی کا بھی شوق ہے؟ اگر آپ کا جواب "ہاں" میں ہے تو "اسکوپ شاٹ" ایپلی کیشن آپ ہی کے لیے ہے۔ اینڈرائیڈ صارفین کے لیے یہ ایک فوٹو گرافی ایپلی کیشن ہے۔ آپ کو بس کرنا یہ ہے کہ جب بھی کوئی اچھی تصویر یا وڈیو بنائیں تو اس ایپلی کیشن کے ذریعے اپ لوڈ کردیں۔ تصاویر بنانے کے لیے کسی موضوع کی قید نہیں، آپ اپنے علاقے کی کسی بھی خاص چیز کی تصویر بنا سکتے ہیں یا آپ کے علاقے میں جو کچھ ہو رہا ہو اس کی وڈیو بھی بنائی جاسکتی ہے۔

تصویر یا وڈیو کو اس ایپلی کیشن کے اسٹور پر اپ لوڈ کر کے اس کی قیمت منتخب کرلیں۔ اگر کسی نے آپ کی کوئی چیز خریدی تو اس کی رقم آپ کو ادا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ یہاں روزانہ کی بنیاد پر مقابلے منعقد کیے جاتے ہیں۔ روزانہ کے مقابلوں کو مختلف عنوانات دیے جاتے ہیں مثلاً بادل، پھول یا درخت وغیرہ۔ اگر آپ کوئی تصویر مقابلے کے لیے بھیجیں تو اس دن کا عنوان ضرور دیکھ لیں اور پھر اسی حساب سے تصویر بنا کر اپ لوڈ کریں اور اس کے ساتھ عنوان کا ٹیگ جیسے کہ clouds# لگانا مت بھولیں۔ روزانہ کا مقابلہ جیتنے والوں کی تصاویر ایپلی کیشن کی مین تصویر بنا دی جاتی ہے، اس طرح سب لوگ جب اس ایپلی کیشن کو کھولتے ہیں تو سب سے پہلے جیتنے والے کی تصویر نظر آتی ہے۔ یوں نئے آنے والے فوٹو گرافرز کو دنیا بھر میں متعارف کرایا جاتا ہے۔

چونکہ مقابلے کے فاتح کا فیصلہ ووٹوں کے ذریعے کیا جاتا ہے اس لیے ووٹرز حاصل کرنے کے لیے آپ اپنے دوستوں کو بھی بلا سکتے ہیں یا پھر یہاں پہلے سے موجود لوگوں کو ووٹ دے کر ان سے بھی ووٹ حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی بنائی گئی تصاویر تعریف کے قابل ہیں تو اس ایپلی کیشن کے ذریعے انھیں دنیا کو ضرور دکھائیں۔ یہ ایپ بھی اینڈرائیڈ کے ساتھ ساتھ آئی فون صارفین کے لیے بھی دستیاب ہے۔

وِگل (Viggle)

www.vigglestore.com

کس نے سوچا تھا کہ کبھی فلمیں دیکھنے اور گانے سننے کے بھی انعامات ملیں گے؟ اگر آپ حیران ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے تو وِگل ایپلی کیشن انسٹال کر کے دیکھیں۔ اینڈرائیڈ اور آئی فون کے علاوہ یہ ایپ ونڈوز فون کے لیے بھی مفت دستیاب ہے۔ اس ایپلی کیشن کو انسٹال کر کے پوائنٹس جیتنے کے لیے آپ کو صرف فیچر مواد دیکھنا ہوتا ہے۔ اگر آپ اضافی اور زیادہ پوائنٹس جیتنا چاہیں تو اس کے لیے لائیو شوز دیکھنے پڑتے ہیں۔

پوائنٹس جیتنے کے بعد ان پوائنٹس سے خریداری کی جاسکتی ہے جیسے کہ میوزک، ای بکس، آڈیو بکس، گفٹ کارڈز وغیرہ۔

ٹولونا (Toluna)

us.toluna.com

آن لائن کمائی کا ایک آسان طریقہ سروے میں حصہ لینا ہوتا ہے۔ اکثر کمپنیز اپنے کام کے حوالے سے لوگوں کی رائے جاننا چاہتی ہیں جس کے لیے وہ سروے منعقد کراتی ہیں۔ آج کل سروے کے ذریعے اچھا نتیجہ حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہوتا ہے کہ اسے آن لائن کر دیا جائے اور حصہ لینے والوں کو پوائنٹس دیے جائیں۔ ٹولونا ایپ میں بھی ایسے سروے اور پولز جمع کیے جاتے ہیں جن میں جو چاہے حصہ لے سکتا ہے۔ جس کے بدلے میں کیش، تحائف اور زبردست مصنوعات کے واؤچرز دیے جاتے ہیں۔

یہاں کوئی فضول سروے نہیں ہوتے بلکہ بہت دلچسپ تبصرے ملتے ہیں۔ جیسے کہ اگر کوئی جاننا چاہے کہ اتنے پیسوں میں کون سا اچھا فون مل سکتا ہے، فلاں موسم کی چھٹیاں گزارنے کے لیے اچھا مقام کون سا ہے، آج کل کس قسم کے جوتوں یا کپڑوں کا فیشن چل رہا ہے وغیرہ۔ یعنی آپ نہ صرف دوسروں کو مشورہ دیتے ہیں بلکہ خود بھی اس حوالے سے نت نئی معلومات حاصل کرتے ہیں جو عملی زندگی میں کام آتی ہے۔

یہ ایپلی کیشن آئی فون اور اینڈرائیڈ دونوں صارفین کے لیے دستیاب ہے۔

پیکٹ، ورزش کریں پیسے کمائیں (Pact)

www.gym-pact.com

یہ ہمارے اس سلسلے کی سب سے دلچسپ ایپلی کیشن ہے، کیونکہ یہ ایپ ایک صحت مند معاشرہ تشکیل دینے کے لیے بنائی گئی ہے۔ پیکٹ ٹیم کے موبائل ایپ ڈیویلپرز نے سست اور کاہل لوگوں کو روز ورزش کرنے پر مجبور کرنے کے لیے یہ طریقہ ایپلی کیشن کی ضرورت میں دریافت کیا ہے۔ اگر آپ اس ایپلی کیشن کی ہدایات پر عمل کریں تو صحت وتندرستی کے ساتھ ساتھ انعامات بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر آپ نے وعدے کے مطابق کسی دن کی ورزش نہ کی تو جرمانہ بھی بھگتنا ہوگا۔

اس ایپ کا استعمال شروع کرتے ہوئے آپ کو اپنی موجودہ حالت بتانا پڑتی ہے اور اپنا عزم بھی بتانا پڑتا ہے کہ آپ کیا کرنا چاہتے ہیں مثلاً کتنے کلو وزن کم کرنے کا منصوبہ ہے۔ پھر شروع کریں ورزش اور منصوبے کو مقرر کردہ دنوں میں مکمل کر کے پیسے حاصل کریں۔ مزے دار بات یہ ہے کہ جو لوگ اپنے مقصد میں فیل ہو جاتے ہیں ان کے پیسے بھی جیتنے والوں میں تقسیم کر دیے جاتے ہیں۔ دراصل اس ایپلی کیشن کا مقصد لوگوں کو ورزش کا عادی بنانا ہے اس لیے اس میں دیگر فٹنس کی ایپلی کیشنز کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہمارے ہاں کہتے ہیں Health is Wealth تو یہ ایپلی کیشن اس بات کو حقیقت بناتی ہے۔ پیکٹ ایپلی کیشن آپ آئی فون اور اینڈرائیڈ دونوں پلیٹ فارمز پر مفت انسٹال کر سکتے ہیں۔

منٹ کوائنز (MintCoins)

http://bitly.com/mintcoins

اسمارٹ فونز اور ٹیبلٹس کے ذریعے کمائی کرنے کے لیے یہ "منٹ کوائنز" بھی ایک دلچسپ اپلی کیشن ہے۔ اسے انسٹال کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ کو اکاؤنٹ بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد لاگ اِن کریں اور کام شروع کر دیں۔ کام کی مد میں آپ کو کئی چھوٹے موٹے کام کرنے کو دیے جاتے ہیں مثلاً کوئی مفت گیم کھیلیں، کوئی اشتہاری وڈیو دیکھیں، کسی ویب سائٹ پر جا کر رجسٹر ہو جائیں، سروے بھریں، کوئی اپلی کیشن انسٹال کریں وغیرہ۔ اس کے علاوہ اس میں قیمتاً دستیاب اپلی کیشنز انسٹال کرنے کا بھی کہا جاتا ہے اور کمرشل سائن اپ کرنے کا بھی کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے ان کے لیے آپ کو خود رقم ادا کرنا ہوتی ہے، لیکن اس کے بدلے پھر آپ کو آپ کی رقم اضافی فیس کے ساتھ واپس لوٹا دی جاتی ہے۔ یعنی اگر آپ رقم خرچ کریں تو اس کے بدلے بھی انعام ملتا ہے۔

اگر آپ مزید دوستوں کو اس اپلی کیشن کی طرف لائیں تو فی بندہ آپ کو 0.25 ڈالر ملیں گے یعنی چار بندے ہوں تو ایک ڈالر بیٹھے بٹھائے مفت۔ اس کے علاوہ جوائن کرنے والے کو بھی 0.10 ڈالر دیے جاتے ہیں۔ آمدنی اگرچہ کم ہے لیکن کام بھی تو دیکھیں، اتنا آسان کام اور اس کے عوض بھی پیسے مل رہے ہیں تو برا کیا ہے؟ لیکن یہ اپلی کیشن صرف اینڈرائیڈ کے لیے دستیاب ہے۔

چیک پوائنٹس

http://bitly.com/check-points

مختلف انعامات اور گفٹ کارڈز جیتنے کے لیے یہ بھی بہت دلچسپ اپلی کیشن ہے جس کا آپ کو ضرور جائزہ لینا چاہیے۔ اس میں آپ وڈیوز دیکھ سکتے ہیں، کوئز میں حصہ لے سکتے ہیں، مختلف آفرز مکمل کر سکتے ہیں اور مختلف چیزیں تلاش وغیرہ کر کے پوائنٹس جیت سکتے ہیں۔ انعام کی صورت میں یہاں کئی معروف اسٹورز کے گفٹ کارڈز دیے جاتے ہیں جن سے آپ اپنی پسند کی شاپنگ کر سکتے ہیں۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس میں مختلف پروڈکٹس کے بارکوڈ کو اسکین کر کے بھی پوائنٹس بنائے جا سکتے ہیں۔ یعنی اگر آپ کسی مال میں اسٹور میں ٹہل رہے ہیں تو وہاں موجود چند پروڈکٹس اٹھائیں اور ان کے بارکوڈز کو اس اپلی کیشن سے اسکین کر لیں۔ انھیں خریدنے کی ضرورت نہیں لیکن ان کا نام اس اپلی کیشن میں شامل ہونا چاہیے، کوئی سی بھی پروڈکٹ اسکین کرنے سے پوائنٹس نہیں ملتے۔ اس میں کئی معروف پروڈکٹس شامل ہیں مثلاً کوکا کولا کی بوتل بھی اس لسٹ میں شامل ہے۔ ملک کی کوئی قید نہیں، دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوئے بارکوڈ اسکیننگ کے ذریعے پوائنٹس جیتے جا سکتے ہیں۔

چیک پوائنٹس اپلی کیشن اینڈرائیڈ اور آئی فون دونوں پلیٹ فارمز کے لیے مفت دستیاب ہے۔

Google Opinion Rewards

http://bitly.com/google-rewards

گوگل کنزیومرسرویز (Google Consumer Surveys) نے یہ ایپ بنائی ہے جو مکمل طور پر سروے سے متعلق ہے۔ یہ ایپلی کیشن نت نئے رجحانات سے متعلق لوگوں کی رائے جاننے کے لیے بنائی گئی ہے لیکن اس میں حصہ لینے والے افراد کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔
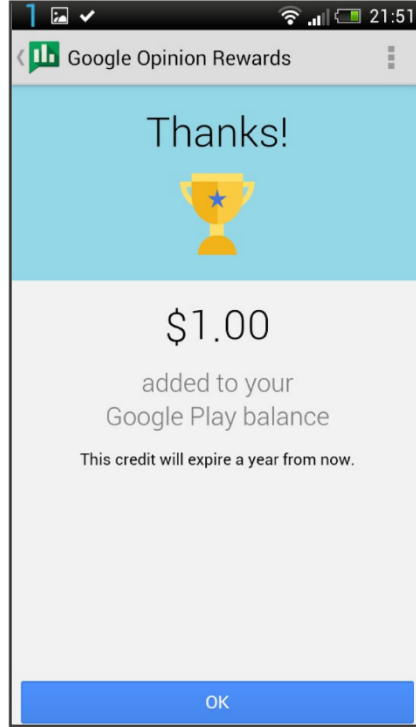
یہ ایپلی کیشن صرف اینڈرائیڈ صارفین کے لیے دستیاب ہے۔ ایپ کو انسٹال کرنے کے بعد اپنی پروفائل مکمل کرنے کے لیے آپ کو اپنے بارے میں چند سوالات کے جوابات دینے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد یہ ایپ آپ کی دلچسپی کے اعتبار سے ہر ہفتے سروے بھیجنا شروع کر دیتی ہے۔ آپ کی معلومات اور سروے کی اہمیت کے مطابق آپ کو اس کام کی ادائیگی بھی کی جاتی ہے جو کہ چند سینٹس سے لے کر ایک دو ڈالر بھی ہو سکتی ہے۔ سروے بالکل آسان ہوتے ہیں جن میں انتہائی مختصر جوابات دینے ہوتے ہیں۔ اکثر تو آپشنز دیے ہوتے ہیں جن سے آپ کو اپنی پسند کا آپشن یا درست جواب منتخب کرنا ہوتا ہے، یعنی یہ بہت آسان ہے پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ ایپلی کیشن کے ذریعے پیسے کمانے کی یہ سب سے مستند ایپلی کیشن ہے۔ اس پر اس لیے بھی سب کو اعتبار ہے کہ اسے خود گوگل نے بنایا ہے۔

اختتامیہ

کسی بھی آن لائن کمانے کی ویب سائٹ یا ایپلی کیشن کی طرف جاتے ہوئے یہ مت سمجھیں کہ بس آپ اکاؤنٹ بنائیں گے اور پیسوں کی بارش ہونے لگے گی۔ اگر آپ اہلیت رکھتے ہوں تو واقعی ہی خاطر خواہ رقم کمائی جا سکتی ہے لیکن اگر آپ کی صلاحیتیں محدود ہیں تو پندرہ بیس ڈالر کمانے میں بھی لمبا عرصہ لگ سکتا ہے۔ گوگل کی یہ ایپلی کیشن بھی لوگوں کی صلاحیتیں پرکھ کر اسی حساب سے ادائیگی کرتی ہے۔

گوگل ریوارڈز ایپ کے ہزاروں صارفین کی رائے آپ پڑھیں تو پتا چلتا ہے کئی لوگوں نے ایک ماہ میں بیس سے تیس ڈالر کما لیے، جنھوں نے بس سرسری طور پر ہفتے میں کبھی کبھار اس ایپ کو ٹائم دیا تھا اور بعض لوگ جو مستقل مزاجی سے اس کے پیچھے پڑے رہے ان کو اتنی ہی رقم کمانے میں ایک سال لگ گیا۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی نوٹ کرنے کی ہے کہ ہے کسی بھی ایسی ایپلی کیشن کو استعمال کرنے سے پہلے ان کی پیمنٹ کا طریقہ ضرور جان لیں۔ زیادہ تر سروسز کیش کی بجائے گفٹ کارڈز اور واؤچرز وغیرہ دیتی ہیں، جن سے آپ آن لائن شاپنگ کر سکتے ہیں۔ گوگل کی مثال لیں تو یہ ''پلے کریڈٹ'' دیتے ہیں، جس سے آپ گوگل پلے اسٹور میں ہی شاپنگ کر سکتے ہیں۔ جبکہ چند ایک پے پال سے ادائیگی کرتے ہیں جو کہ پاکستان میں دستیاب نہیں۔

اکثر ایپلی کیشنز میں ممالک کی بھی قید ہوتی ہے، لیکن پھر بھی ان کے بارے میں جاننا معلومات کو وسیع کرتا ہے۔

اینڈرائیڈ پر وڈیوز کا سائز کم کریں

اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز میں چونکہ کیمرے بہت اچھے موجود ہوتے ہیں اس لیے ان سے بننے والی تصویروں اور وڈیوز کا سائز بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔ تصویریں تو کسی نہ کسی طرح ہم شیئر کر ہی لیتے ہیں لیکن کیمرے سے بنی کوئی وڈیو کہیں شیئر کرنا کافی مشکل ہو جاتا ہے۔ چند منٹوں کی وڈیو سیکڑوں ایم بی کے سائز میں موجود ہوتی ہے جسے کہیں اپ لوڈ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ''وڈیو کمپریسر'' (Video Compressor) اپلی کیشن موجود ہے۔ وڈیو کا سائز کم کرنے کے لیے یہ ایک بہترین اور سادہ ترین اپلی کیشن ہے۔ اس کے ذریعے جب آپ کسی وڈیو کا سائز بدلنا چاہیں تو مطلوبہ وڈیو منتخب کریں، کم سائز والی وڈیو کہاں محفوظ ہو وہ جگہ منتخب کریں اور پھر سائز بتائیں کہ یہ وڈیو آپ کو کس سائز میں چاہیے؟

مثلاً آپ کے پاس ایک وڈیو موجود ہے جس کا سائز پچاس ایم بی ہے اور اسے آپ وٹس ایپ کے ذریعے شیئر کرنا چاہتے ہیں تو اس اپلی کیشن سے اس کا سائز دس ایم بی بھی کیا جا سکتا ہے۔ بس اپنا مطلوبہ سائز منتخب کریں اور کنورٹ کے بٹن پر کلک کر دیں۔ وڈیو کو آپ کے درکار سائز میں کنورٹ کر دیا جائے گا۔

یہ اپلی کیشن اینڈرائیڈ صارفین کے لیے مفت دستیاب ہے۔ اگرچہ اس ایپ میں اشتہارات بھی موجود ہوتے ہیں لیکن وہ زیادہ پریشان نہیں کرتے۔ ویسے بھی اینڈرائیڈ صارفین اب ان اشتہارات کے عادی ہو چکے ہیں کیونکہ یہ تو سبھی مفت اپلی کیشنز میں اپنی جھلک دکھا رہے ہوتے ہیں۔ یہ ایپ وڈیو کو کنورٹ کرنے کے بعد کوئی الرٹ نہیں دیتی اس لیے نتیجہ دیکھنا کے لیے آپ کو خود دیکھنا پڑتا ہے۔

اپنے اینڈرائیڈ فون پر آپ وڈیو کمپریسر اپلی کیشن پلے اسٹور کے درج ذیل ربط سے انسٹال کر سکتے ہیں:

http://bitly.com/video-compressor
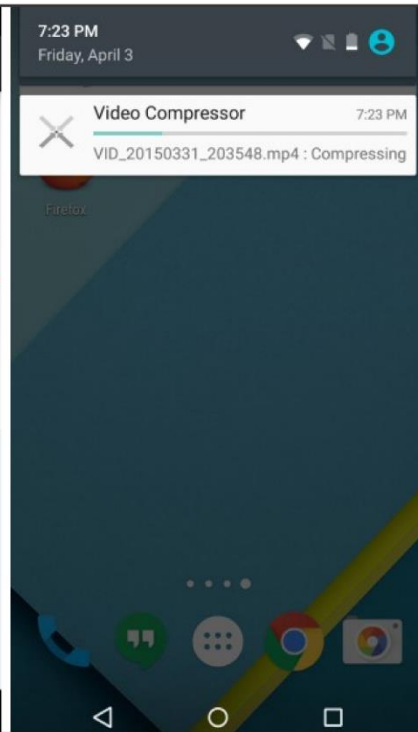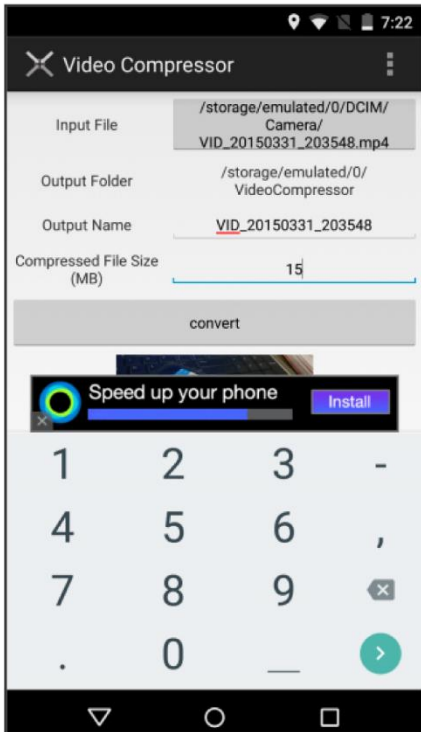
فلموں کے سب ٹائٹلز ترجمہ کرنے کے لیے گوگل کی ٹول کِٹ استعمال کریں

فلم کے سب ٹائٹلز کی بات کی جائے تو یہ دنیا کی کئی زبانوں میں موجود ہوتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ اردو کے حوالے سے ایسا کوئی کام نہیں ہو رہا۔ وکی پیڈیا ویب سائٹ جس پر دنیا جہان کی معلومات کا خزانہ موجود ہے وہاں بھی اردو کا مواد نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی لیے ہم نے وکی پیڈیا پر لکھنے کے حوالے سے مضمون شائع کیا تھا اور کمپیوٹنگ کے گزشتہ شمارے میں فلموں کے سب ٹائٹلز کو با آسانی اردو ترجمہ کرنے کے حوالے سے بھی مضمون شائع کیا تھا۔

اس بار گوگل نے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے اس کام کو مزید آسان اور بہتر کر دیا ہے۔ گوگل کی ٹرانسلیٹر کِٹ سے آپ نہ صرف بہتر ترجمہ کر سکتے ہیں بلکہ سب ٹائٹلز کو وہیں مزید تدوین کر کے بہتر بھی بنا سکتے ہیں۔ اگر آپ چند اچھے سب ٹائٹلز تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو برائے مہربانی انھیں سب ٹائٹلز کی ویب سائٹ جیسے کہ "سب سینس" ہے پر اپ لوڈ کرنا نہ بھولیں۔

subscene.com

بہر حال اپ لوڈ کرنے سے پہلے سب ٹائٹلز تیار تو کریں۔ اس کے لیے آپ کو چاہیے ہو گی گوگل ٹرانسلیٹر کِٹ، جسے آپ درج ذیل ربط سے اپنے گوگل اکاؤنٹ میں شامل کر سکتے ہیں:

https://translate.google.com/toolkit

اس کے ذریعے سب ٹائٹلز ترجمہ کرنے کے لیے فائل کا فارمیٹ SRT ہونا چاہیے۔ اگر آپ کے پاس کسی دوسرے فارمیٹ میں سب ٹائٹلز کی فائل ہے تو پہلے اس ویب سائٹ سے جا کر اسے کنورٹ کر لیں:

http://subtitleconverter.net

ٹول کِٹ میں جا کر "اپ لوڈ" کے بٹن پر کلک کریں، اگلے صفحے پر Add content to translate کے آپشن پر کلک کرتے ہوئے اپنے کمپیوٹر سے سب ٹائٹلز کی فائل منتخب کر لیں۔ نیچے زبان منتخب کریں کہ جس میں ترجمہ کرنا ہے۔ یہاں اردو کا چیک باکس نہیں ہے اس لیے نیچے موجود فیلڈ میں Urdu ٹائپ کریں تو اردو بھی آ جائے گی۔ اس کے بعد نیچے موجود Next کے بٹن پر کلک کریں۔

اپ لوڈ کچھ وقت لے گی اور اگلے صفحے پر آپشن دیا جائے گا کہ آپ یہ ترجمہ قیمتاً کروا سکتے ہیں۔ نیچے موجود No, thanks کے بٹن پر کلک کریں کیونکہ ہم نے تو

مفت ترجمہ کروانا ہے۔ اگلے صفحے پر سب ٹائٹلز کی فائل موجود ہو گی، اس پر کلک کریں تو سب ٹائٹل آپ کی مطلوبہ زبان اور اصل زبان میں موجود ہوں گے۔ یہاں آپ کو اگر کوئی ترجمہ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا اس پر کلک کر تدوین کرتے

جائیں، جب سب ٹائٹل اچھے طریقے سے تیار ہو جائیں تو آپ انھیں ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

جیب میں رکھتے ہوئے اینڈرائیڈ فون خودکار طریقے سے لاک ہو جائے!

اسمارٹ فون بنانے والی کمپنیز اپنے فونز میں نت نئے آپشن متعارف کراتی ہیں۔ مثلاً فون لاک کرنے کے لیے یا کوئی ایپلی کیشن کھولنے کے لیے اسکرین پر کوئی ٹیڑھی میڑھی مخصوص لائن بنانا، یا تصویروں کو دیکھتے ہوئے اگلی یا پچھلی تصویر کی طرف جانے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنا وغیرہ۔ اسمارٹ فون میں شامل کیے گئے ان سینسرز کو استعمال کرتے ہوئے کئی فیچرز پیش کیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے ایک فیچر یہ بھی ہے کہ فون جیب میں جاتے ہی خود بخود لاک ہو جائے، لیکن اس فیچر کو استعمال کرنے کے لیے آپ کو ایک ایپلی کیشن ''پاکٹ لاک'' (Pocket Lock) انسٹال کرنی ہوگی:

http://bitly.com/pocket-lock
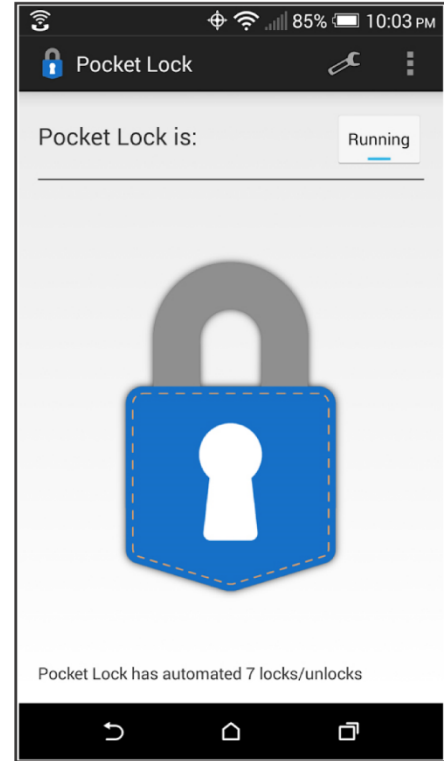
اس ایپلی کیشن کو استعمال کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے فون میں Proximity اور Gravity سینسرز موجود ہوں۔ ان سینسرز کی مدد سے یہ ایپلی کیشن پہچانتی ہے کہ آیا فون استعمال میں ہے یا جیب میں موجود ہے۔ پاکٹ لاک کو انسٹال کرنے کے بعد اس میں ایڈمنسٹریٹر موڈ کو فعال کرنا پڑتا ہے، اس کے بعد یہ ایپلی کیشن اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ اب اگر آپ فون کو جیب میں رکھیں گے تو یہ فون میں موجود سینسر سے جانچ لیتی ہے کہ فون کے سینسرز ڈھکے ہیں اس لیے امید ہے کہ فون جیب میں موجود ہے۔

اب چونکہ یہ دونوں طرح کے سینسرز کو استعمال کرتی ہے اس لیے جیب میں رکھنے کے علاوہ جب آپ فون چہرے کے سامنے سے ہٹا کر ہاتھ نیچے کی جانب لے جاتے ہیں تو یہ تب بھی فون کو لاک کر دیتی ہے۔ کیونکہ Gravity سینسرز سے اسے پتا چل جاتا ہے کہ فون اوپر سے نیچے کی جانب جا رہا ہے۔
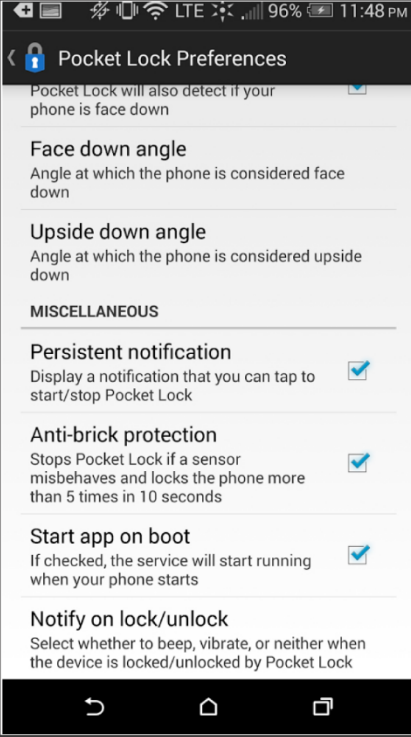
فون کو لاک کرنے کے کئی آپشن اس دلچسپ ایپلی کیشن میں موجود ہیں جن کے ذریعے آپ جب فون استعمال نہ کر رہے ہوں تو فوراً فون کو لاک کر سکتے ہیں۔ اس طرح ضروری نہیں رہتا کہ فون کو لاک کرنے کے لیے بار بار آپ فون کا کوئی بٹن دبائیں، لیکن فون میں ضروری سینسرز موجود ہونے چاہئیں۔
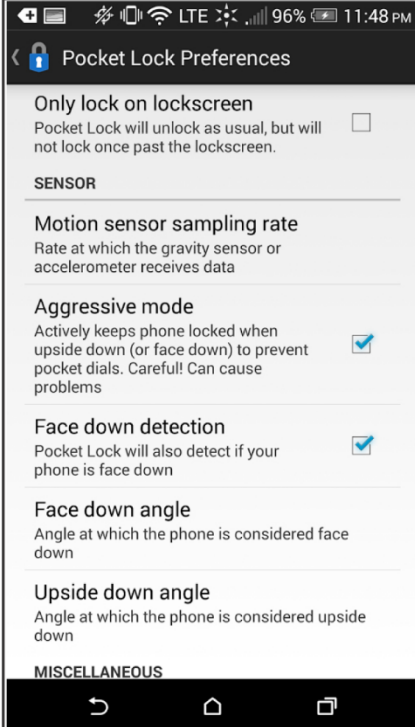
اینڈرائیڈ ڈیوائس کی کارکردگی بہتر بنائیے ''اویرا اینڈرائیڈ آپٹمائزر'' سے

اگر آپ اینڈرائیڈ اسمارٹ فون چھ مہینے سے استعمال کر رہے ہیں تو یہ وقت ہے اسے ایک دفعہ تازہ دم کرنے کا۔ چھ مہینے کے استعمال سے اینڈرائیڈ فون میں کافی کچرا جمع ہوجاتا ہے جو فون کی کارکردگی پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کی رفتار تو سست ہوتی ہی ہے ساتھ میں اسپیس کی شدید کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یقیناً آپ کو پتا ہوگا کہ اسمارٹ فون کو کچھ عرصے بعد صفائی کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ آپ جو اپلی کیشنز استعمال کرتے رہتے ہیں وہ فون میں غیر ضروری فائلز بناتی رہتی ہیں، فون میں کال لاگز جمع ہوتے رہتے ہیں، کئی فالتو اپلی کیشنز جنھیں آپ اَن انسٹال کر دیتے ہیں وہ اپنی باقیات بھی فون میں چھوڑ جاتی ہیں۔ ان تمام باتوں کی وجہ سے فون کو ایک دفعہ صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کام کے لیے کئی اپلی کیشنز موجود ہیں اور ہوسکتا ہے پہلے سے آپ کے استعمال میں بھی ہوں لیکن حال میں اینٹی وائرس بنانے والی معروف کمپنی اویرا (Avira) نے بھی اس کام کے لیے اپنی اپلی کیشن ''اویرا اینڈرائیڈ آپٹمائزر'' متعارف کرائی ہے۔

avira.com/en/avira-android-optimizer

ون کلک فون بوسٹر سے لے کر اینٹی وائرس تک سب کچھ اس اپلی کیشن موجود ہے۔ بنیادی طور پر اس میں ٹولز کی چار اقسام موجود ہیں۔

کلین میموری

فون میں چلتی اپلی کیشنز جو میموری استعمال کر رہی ہوتی ہیں یہ اپلی کیشن اس میموری کو آزاد کراتی ہے۔

مینیج ایپس (Manage Apps)

اس میں موجود اپلی کیشن مینیجر کے حصے سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کون سی اپلی کیشنز زیادہ اسپیس گھیر رہی ہیں یا فالتو ہیں اور انھیں اَن انسٹال بھی کر سکتے ہیں۔

کلین جنک فائلز

فون میں جمع ہوجانے والی فالتو فائلز کو حذف کرنے کے علاوہ اس اپلی کیشن آپ یہ بھی جان سکتے ہیں کہ کہاں موجود ڈیٹا فون کی زیادہ اسپیس کو استعمال کر رہا ہے۔ اس طرح آپ باآسانی فون میں خالی اسپیس بنا سکتے ہیں۔

کلین پرائیویٹ ڈیٹا

اس سیکشن کے تحت ویب براوزنگ ہسٹری اور کال لاگز وغیرہ حذف کیے جا سکتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ایک ماہر کمپنی ''اویرا'' نے اس اپلی کیشن کو بنایا ہے اس لیے یہ ایپ حیرت انگیز طور پر آپ کے سست پڑتے فون کو واپس اصل کارکردگی پر لاتی ہے۔

اس کے علاوہ اس میں اینٹی وائرس، اینٹی تھیفٹ اور آئی ڈینٹی سیف گارڈ کے علاوہ بیٹری آپٹمائزر بھی موجود ہے۔ جب اتنا کچھ صرف ایک اپلی کیشن میں موجود ہو اور وہ بھی بالکل مفت تو کون اینڈرائیڈ صارف اسے استعمال نہیں کرے گا؟ یہی وجہ ہے کہ اس کی ویب سائٹ پر اس اپلی کیشن کا ڈاون لوڈ کاؤنٹر آپ دیکھیں تو وہ کروڑوں کو پہنچ چکا ہے۔

یہ ایپ اینڈرائیڈ کے پرانے ورژنز یعنی 2.3 کے لیے بھی دستیاب ہے۔ اسے انسٹال کرنے کے لیے اس کی ویب سائٹ پر جائیے جہاں اس کا پلے اسٹور لنک موجود ہے۔

میوزک سننے کے لیے فون کو بنائیں پی سی کا ریموٹ کنٹرول

''گوم'' (GOM) ایک معروف میڈیا پلیئر ہے۔ ونڈوز میڈیا پلیئر اور وی ایل سی میڈیا پلیئر کی طرح گوم کو استعمال کرنے والے صارفین کی بھی ایک بڑی تعداد ہے۔ اگر آپ یہ پلیئر استعمال کرتے ہیں یا کرنا چاہیں آپ کو سن کر خوشی ہوگی کہ اس کی ریموٹ کنٹرول ایپلی کیشن اسمارٹ فونز کے لیے دستیاب ہے۔ جس کی مدد سے آپ پی سی پر چلنے والے میوزک کو بالکل ٹی وی ریموٹ کی طرح کنٹرول کر سکتے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ آپس میں کنکشن وائی فائی کے ذریعے بناتے ہیں اس طرح آپ ایک کمرے میں چلنے والے میوزک کو با آسانی گھر میں کسی دوسری جگہ پر بیٹھے ہوئے بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔

اس کام کے لیے آپ کو تین چیزیں درکار ہوں گی۔ سب سے پہلے تو ظاہر ہے آپ کے پی سی پر گوم پلیئر انسٹال ہونا ضروری ہے۔ جو کہ آپ درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں:

player.gomlab.com/eng

گوم پلیئر ونڈوز ایکس پی سے لے کر ونڈوز ایٹ تک کے لیے بالکل مفت دستیاب ہے۔ اس کے بعد پی سی گوم کو ریموٹ کنٹرول سے ہدایات وصول کرنے کے لیے ''گوم ٹرے'' اور فون کو ریموٹ بنانے کے لیے ایپلی کیشن انسٹال کرنا پڑتی ہے۔ یہ ایپلی کیشن آئی فون اور اینڈرائیڈ دونوں پلیٹ فارمز کے لیے دستیاب ہے۔ یہ دونوں چیزیں آپ درج ذیل ربط سے انسٹال کر سکتے ہیں:

remote.gomlab.com/eng

تمام چیزوں کی انسٹالیشن کے بعد فون پر ایپلی کیشن چلائیں اور پی سی پر گوم ٹرے کو چلائیں۔ جیسے آپ دو فونز کو بلوٹوتھ سے پیئر کرتے ہیں یا فون کا بذریعہ وائرلیس پی سی پر بیک اپ کرنے کے لیے اسے پی سی پر موجود کسی پروگرام سے وائی فائی کے ذریعے جوڑتے ہیں بلکہ اسی طرح ان کا بھی آپس میں کنکشن بنایا جاتا ہے۔ اگر آپ بذریعہ آئی پی کنکشن بنانا چاہتے ہیں تو فون اور پی سی کی آئی پی دیکھ کر نوٹ کر لیں۔ اور اگر بلوٹوتھ کی طرح پیئرنگ key کے ذریعے کنیکٹ کرنا چاہیں تو یہ آپشن بھی دستیاب ہے۔

ایک دفعہ کنکشن بن جانے کے بعد فون پر یہ ایپلی کیشن پی سی پر گوم پلیئر میں چلنے والے میوزک کو مکمل طور پر کنٹرول کر سکتی ہے۔ آپ جب چاہیں اس کی مدد سے گانے نہ صرف بند کر سکتے ہیں، اگلا یا پچھلا گانا چلا سکتے ہیں اور والیم وغیرہ کو بھی کنٹرول کر سکتے ہیں۔

پیشِ خدمت ہے فیس بک ویب میسنجر

فیس بک نے خاص طور پر چیٹ کے لیے اپنا ویب میسنجر صارفین کے لیے پیش کیا ہے جو کہ درج ذیل ربط پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے:

http://messenger.com

یہ میسنجر آپ کسی بھی براؤزر میں استعمال کر سکتے ہیں۔ فی الحال اسے صرف انگریزی زبان میں پیش کیا گیا ہے لیکن مستقبل میں یہ دیگر کئی زبانوں میں بھی دستیاب ہوگا۔

ابھی بھی آپ فیس بک پر بھی چیٹ کر سکتے ہیں لیکن اگر مقصد صرف چیٹ کرنا ہی ہو تو ضروری نہیں کہ آپ فیس بک کھولیں۔ فیس بک کی فیڈز اور اشتہارات کو اگر آپ نظر انداز کرتے ہوئے صرف دوستوں اور عزیزوں سے چیٹ کرنا چاہیں تو اب یہ پی سی پر ممکن ہو گیا ہے۔

اس میسنجر اور فیس بک پر کی گئی چیٹ ایک جیسی رہتی ہے، جب آپ اس میسنجر کو کھول کر اپنی فیس بک کی آئی ڈی سے لاگ اِن ہوں گے تو آپ کی گزشتہ تمام چیٹس یہاں موجود ہوں گی۔ دراصل اس میسنجر کی صورت میں پی سی پر چیٹ کے لیے ماحول فراہم کرنا تھا کیونکہ اسمارٹ فونز پر تو پہلے ہی چیٹ کے لیے الگ ایپلی کیشن دستیاب ہے۔

فیس بک ویب میسنجر میں الرٹس کا آپشن بھی موجود ہے۔ یعنی اگر یہ میسنجر آپ کے پاس کھلا ہو تو نیا پیغام آنے پر ایک چھوٹے سے پاپ اَپ سے آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس پر کلک کرتے ہی آپ میسنجر میں پہنچ سکتے ہیں۔

اگر اس کے انٹرفیس کی بات کی جائے تو یہ تقریباً وٹس ایپ کے ویب ورژن کا ہم شکل ہی ہے۔ اگرچہ فیس بک ویب میسنجر ایک اچھا قدم ہے لیکن صارفین پھر بھی ونڈوز چیٹ کلائنٹ کے منتظر ہیں، تا کہ کئی ٹیبز سے بھرے ویب براؤزر کی بجائے ڈیسک ٹاپ سے چیٹ کی جا سکے۔ پہلے فیس بک کا ڈیسک ٹاپ چیٹ کلائنٹ دستیاب تھا جسے نامعلوم وجوہات کی بنا پر بند کر دیا گیا تھا۔ بہرحال فیس بک ویب میسنجر کی بدولت اب آپ فیس بک کھولے بغیر بھی اپنے دوستوں سے چیٹ کر سکتے ہیں۔

چیٹس کے لیے آل اِن ون پلیٹ فارم

میسنجرز انسٹال کرنے کا رجحان انتہائی کم ہوتا جا رہا ہے، بہت کم لوگ اب میسنجرز انسٹال کرتے ہیں۔ گوگل کا میسنجر یعنی ''جی ٹاک'' اور ایم ایس این میسنجر تو ویسے بھی اب بند کر دیے گئے ہیں۔ فیس بک کا ڈیسک ٹاپ کلائنٹ بھی کافی عرصے پہلے بند کر دیا گیا تھا۔ یاہو میسنجر وغیرہ اب بہت کم لوگ انسٹال کرتے ہیں لیکن چیٹ کرنے کے لیے کبھی بھی کسی میسنجر کی ضرورت پڑ سکتی ہے اس لیے درج ذیل ویب سائٹ آپ کے بک مارکس میں ضرور شامل ہونی چاہیے:

http://www.iwantim.com
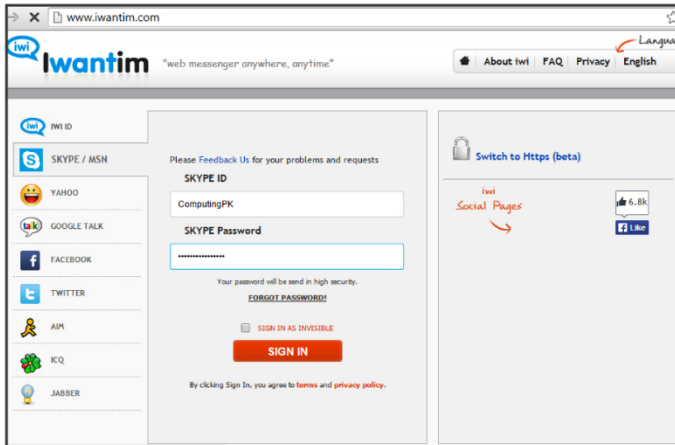
''آئی وانٹ آئی ایم'' پر آپ کو اسکائپ/ایم ایس این، یاہو، گوگل ٹاک، فیس بک اور ٹوئٹر سمیت دیگر پرانی چیٹ سروسز جیسے کہ اے آئی ایم، آئی سی کیو اور جابر بھی مل جائیں گی۔ کسی بھی سروس پر آپ کو چیٹ کرنی ہو اس محفوظ پلیٹ فارم کو استعمال کرتے ہوئے بے فکر ہو کر آپ چیٹ کر سکتے ہیں۔

اینڈرائیڈ ایپلی کیشنز کروم براؤزر میں چلائیں

چند ماہ پہلے گوگل نے اے آر سی (ARC) یعنی ''ایپ رن ٹائم فار کروم (App Runtime for Chrome) جاری کیا تھا جس کی مدد کروم آپریٹنگ سسٹم میں اینڈرائیڈ ایپلی کیشنز استعمال کی جاسکتی ہیں۔ یہ فیچر فی الحال صرف کروم آپریٹنگ سسٹم کے لیے ہے۔ ونڈوز صارفین کے لیے اسی سے متاثر ہوکر ''اے آر سی ویلڈر'' ایکسٹینشن فراہم کیا گیا ہے جو کہ گوگل کروم کے لیے دستیاب ہے۔ اس کے ذریعے کروم براؤزر میں اے پی کے (APK) یعنی اینڈرائیڈ ایپ فائلز چلائی جاسکتی ہیں۔ ویسے تو یہ ٹول ڈیویلپر حضرات کے لیے بنایا گیا تھا کہ تاکہ اینڈرائیڈ ڈیویلپمنٹ کے حوالے سے ان کو ایک ٹیسٹنگ پلیٹ فارم مہیا کیا جاسکے لیکن یہ بالکل مفت دستیاب ہے اسے کوئی بھی انسٹال کرسکتا ہے۔ اگر آپ اس کا تجربہ کرنے کے خواہش مند ہیں تو اپنے کروم براؤزر میں اسے انسٹال کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیں:

http://bitly.com/arc-welder-chrome

ونڈوز کے علاوہ یہ ایکسٹینشن لینکس اور میک کمپیوٹرز کے لیے بھی دستیاب ہے۔ یہ ٹول تقریباً ہر طرح کی اینڈرائیڈ ایپلی کیشنز چلاسکتا ہے سوائے ان ایپس کے جنھیں چلنے کے لیے کوئی خاص ہارڈ ویئر درکار ہو۔ اسی طرح کچھ ایپلی کیشنز کو چلنے کے لیے گرافکس کارڈ کی بھی ضرورت پڑسکتی ہے۔

اے آر سی ویلڈر دراصل اینڈرائیڈ فائلز کو کروم ایپلی کیشنز میں کنورٹ کردیتا ہے تاکہ وہ کروم براؤزر میں کام کرسکیں۔ اے آر سی ویلڈر استعمال کرنے کے لیے آپ کے پاس کروم کا کم ازکم ورژن 40 انسٹال ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ یہ بھی یاد رکھیں کہ اس ایکسٹینشن کا سائز کافی زیادہ ہے اس لیے اس کو ڈاؤن لوڈ ہوکر انسٹال ہونے میں کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

کوئی اپنی بنائی ایپلی کیشن ٹیسٹ کرنی ہو یا پہلے سے موجود اپنی پسندیدہ ایپلی کیشن اس ایکسٹینشن کے ذریعے کروم براؤزر میں استعمال کرنی ہو اپنی ضرورت کے تحت اسکرین بھی سیٹ کی جاسکتی ہے۔ یعنی آپ چاہیں تو اسے بطور فون اسکرین سائز دیکھیں یا چاہیں تو ٹیبلٹ کے طور پر استعمال کریں۔

پلے اسٹور پر موجود کسی بھی ایپلی کیشن کو پی سی پر بطور اے پی کے فائل ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے آپ درج ذیل ویب سائٹ کا رُخ کرسکتے ہیں:

http://apps.evozi.com/apk-downloader

اس ویب سائٹ پر آپ کسی بھی ایپ کا پلے اسٹور لنک پیسٹ کرکے اس کی apk فائل ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔

مزید معلومات کے لیے یا اگر یہ ایکسٹینشن آپ کے پاس کوئی کام نہ کرے تو تکنیکی مدد کے لیے ڈیویلپرز کا مددگاری صفحہ درج ذیل ربط پر موجود ہے:

developer.chrome.com/apps/getstarted_arc

اگر آپ کے پی سی میں اچھا ہارڈ ویئر بشمول گرافکس کارڈ موجود ہے تو یہ ایکسٹینشن آپ کے پاس بہترین کام کرے گا۔ آپ اینڈرائیڈ کے وٹس ایپ سے لے کر دیگر گیمز تک اپنے براؤزر میں کھیل سکیں گے۔

اپنا فون گوگل پر تلاش کریں
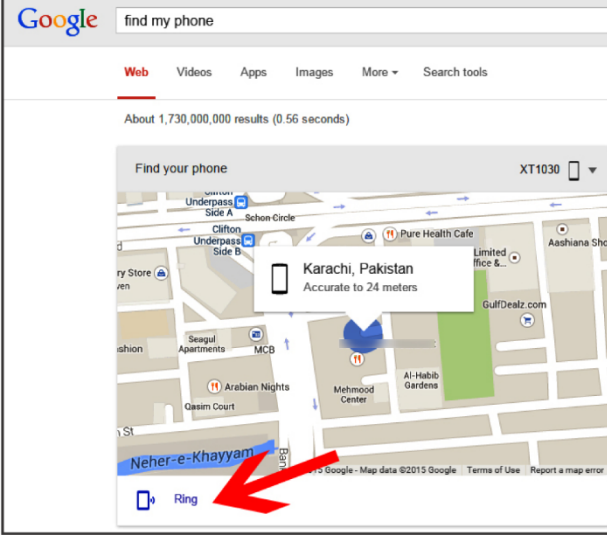
یقیناً آپ کو ''اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر'' سروس یاد ہوگی۔ گوگل کی جانب سے یہ سروس 2013 میں متعارف کرائی گئی تھی تاکہ اس کی مدد سے آپ اپنے اینڈرائیڈ فون کو تلاش کرسکیں اور اس میں موجود اپنا تمام ذاتی ڈیٹا حذف کرسکیں:

google.com/android/devicemanager

اس سروس کو استعمال کرنے کے لیے آپ کو اپنا جی میل اکاؤنٹ فون میں شامل رکھنا ہوتا ہے۔ چند دن پہلے گوگل نے ''فائنڈ مائی فون'' کے نام سے ایک اور دلچسپ سروس متعارف کرائی ہے۔ ویسے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ گوگل کے بارے میں عام مشہور ہے کہ وہ سب کچھ ڈھونڈ سکتا ہے۔ دنیا بھر کی معلومات کے علاوہ اب تو گوگل سے کسی کی عمر، وزن یا قد پوچھیں تو وہ بھی بتا دیتا ہے۔ سارا دن مختلف چیزیں تو ہم گوگل پر تلاش کرتے ہی رہتے ہیں اب آپ گوگل پر اپنا فون بھی تلاش کرسکتے ہیں اور وہ بھی بے حد آسانی کے ساتھ۔ اس کے لیے آپ کو گوگل میں بس یہ ٹائپ کرنا ہے:

find my phone

لیکن گوگل کے کام کرنے کے لیے چند چیزیں درکار ہوتی ہیں۔ اب بھلا گوگل کو کیسے پتا چلے گا آپ کا فون کون سا ہے اور کہاں موجود ہے؟

تو اس کے لیے ضروری ہے کہ آپ براؤزر میں اسی جی میل اکاؤنٹ سے لاگ اِن ہوں جو آپ کے فون میں موجود ہو۔ بلکہ لاگ اِن ہونے کے باوجود ایک دفعہ پھر تصدیق کرنے کے لیے لاگ اِن کرنے کا کہا جائے گا۔ اس کے علاوہ فون پر انٹرنیٹ کا چل رہا ہونا بھی ضروری ہے ورنہ گوگل کے پاس جو آخری معلومات ہوگی وہ فراہم کردے گا۔ یہ بھی انتہائی ضروری ہے کہ فون پر لوکیشن سروس فعال ہو، ورنہ اس کا مقام جاننا مشکل ہوجائے گا۔

درست لاگ اِن کرتے ہی نقشے پر آپ کے فون کا مقام دکھا دیا جائے گا۔ یہی نہیں یہاں فون پر Ring بجانے کا آپشن بھی دیا گیا ہے۔ اگر آپ اپنا فون تلاش کررہے ہیں تو اس آپشن کو استعمال کرتے ہوئے فون کی رنگ ٹون بھی بجا سکتے ہیں۔

اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر کی طرح یہاں سے آپ اپنے فون کا ڈیٹا حذف نہیں کرسکتے، اس کے لیے اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر ہی کی طرف جانا ہوگا۔ البتہ اسے فوری تلاش کے آپشن کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں اینڈرائیڈ ڈیوائس منیجر کی طرح کی کوئی ایکٹی ویشن درکار نہیں ہوتی۔

کسی بھی فارمیٹ کو کسی بھی فارمیٹ میں کنورٹ کریں
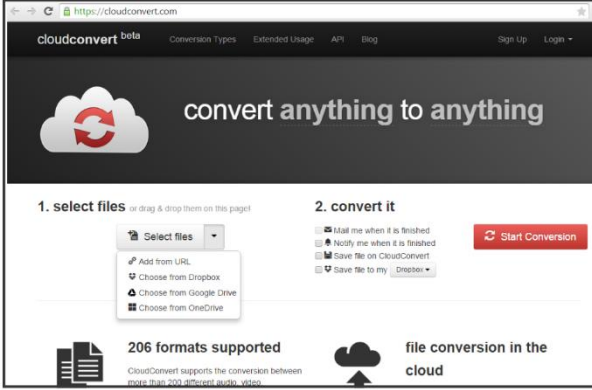
ایک فائل کو کسی دوسرے فارمیٹ میں بدلنے کے لیے ''کلاؤڈ کنورٹ'' لاجواب ویب سروس ہے۔ اس میں دوسو سے زائد فارمیٹس کی سپورٹ موجود ہے جبکہ اس کے کام کرنے کا طریقہ کار بھی انتہائی سہولت کا حامل ہے۔ فرض کریں آپ کے کمپیوٹر پر موجود کوئی فائل آپ کو فون پر بھی چلانی ہے اس کے لیے اسے کنورٹ کرنا ہے تو کوئی کنورٹر انسٹال کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس ویب سائٹ پر جایئے اور فائل اپ لوڈ کر کے مطلوبہ فارمیٹ منتخب کرلیں۔ یہاں ضروری نہیں کہ فائل اپ لوڈ کی جائے، کسی ربط، گوگل ڈرائیو، ون ڈرائیو اور ڈراپ باکس سے بھی فائل براہ راست کنورٹ کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ کنورٹ ہونے والی فائل کو بذریعہ ای میل حاصل کیا جاسکتا ہے اور اپنے کسی کلاؤڈ اکاؤنٹ پر براہ راست اپ لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔ cloudconvert.com

کیا آپ کو چشمے کی ضرورت ہے؟ اپنی آنکھیں آن لائن چیک کریں

اگر آپ اپنی آنکھیں گھر بیٹھے ٹیسٹ کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے درج ذیل ویب سائٹ کھول لیں:

http://vision.vega9.com

کمپیوٹر کے علاوہ آپ کے پاس اسمارٹ فون اور ایک عدد کارڈ موجود ہونا چاہیے۔ کوئی سا بھی کارڈ یا کاغذ کا ٹکڑا جس سے ایک آنکھ ڈھکی جاسکے۔ کیونکہ باری باری دونوں آنکھیں ٹیسٹ کی جائیں گی۔ اس کے بعد یہ ویب سائٹ کھولیں اور نیلے رنگ کے بٹن Try now پر کلک کریں۔ اگلے صفحے پر ایک چارٹ کھل جائے گا جس پر مختلف سائز میں انگریزی حروف موجود ہوں گے۔ جبکہ اوپر ایک کیوآر کوڈ موجود ہوگا جو کہ آپ کو اپنے فون سے اسکین کرنا ہے تاکہ فون پر ٹیسٹ دیا جاسکے۔ اب اسکرین سے چار میٹر کے فاصلے پر آجائیں اور جو پہلا حرف لکھا آرہا ہو اسے پڑھیں۔ فون پر آپ دیکھیں تو کمپیوٹر اسکرین جتنی ہی لائنز اور حروف موجود ہوں گے لیکن فون پر ان کی جگہ ستارے بنے ہوں گے۔ اگر آپ اسے پڑھ سکتے ہیں تو فون پر دکھائے جانے والے آپشنز میں سے اس حرف کی جگہ پر موجود ستارے پر کلک کرتے ہوئے درست حرف کو ٹائپ کرتے جائیں۔ اس طرح یہ ٹیسٹ آگے بڑھتا رہے گا اور آخر میں آپ کو نتیجہ فراہم کردیا جائے گا کہ آپ کی بنائی درست ہے یا نہیں۔
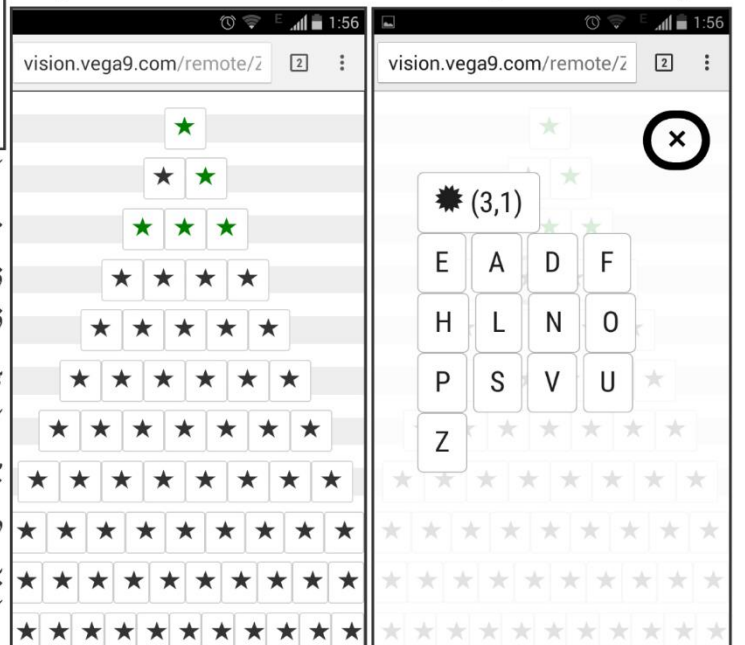
تصویر سے عمر کا اندازہ لگائیں

کیا کمپیوٹر تصویر کی مدد سے درست عمر کا اندازہ لگا سکتا ہے؟ حال ہی میں سان فرانسسکو میں ہونے والی بِلڈ ڈیولپر کانفرنس میں مائیکروسافٹ نے ایک ویب سائٹ پیش کی، جس کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف ایک تصویر سے عمر کا اندازہ لگا سکتی ہے۔ اس ویب سائٹ کا نام ”ہاؤ اولڈ ڈاٹ نیٹ“ ہے۔

http://how-old.net

اس ویب سائٹ نے منظر عام پر آتے ہی مقبولیت کے جھنڈے گاڑھ دیے ہیں۔ حالانکہ سبھی کو اپنی عمر بخوبی پتا ہوتی ہے لیکن ایک تجربہ کرنے کے لیے اس ویب سائٹ پر اپنی تصاویر اپ لوڈ کر کے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اس ویب سائٹ میں مائیکروسافٹ کی فیس ریکگنیشن اے پی آئی (Microsoft's face recognition API) کو استعمال کیا گیا ہے۔

اس ویب سائٹ کا کہنا ہے کہ ہم آپ کی کوئی تصویر اپنے پاس محفوظ نہیں رکھتے، اس لیے آپ دل کھول کر جتنی چاہیں تصاویر اپ لوڈ کر کے نتائج جان سکتے ہیں۔ اس ویب سروس کو استعمال کرنا بھی بہت آسان ہے، بس اس پر جائیں اور اپنی تصویر اپ لوڈ کر دیں۔ یہ فوراً چہرے کو اسکین کر کے عمر اور جنس کا تعین کر دیتی ہے۔

اس ویب سائٹ کا نتیجہ کتنے فیصد درست ہے؟ اس بات کا انحصار آپ کی تصویر اور چہرے کی ساخت پر بھی ہے۔ اگر آپ کو واضح اور چہرے کی کلوز اپ تصویر اپ لوڈ نہیں کریں گے تو نتیجہ دیکھ کر آپ کی چیخیں بھی نکل سکتی ہیں۔ لیکن اپنی کوئی معصومانہ تصویر اپ لوڈ کر کے اس چکمہ دے کر اصلی عمر سے چند سال چھوٹے ہونے کا سرٹیفکیٹ حاصل کر کے دل کو تسلی بھی دے سکتے ہیں۔

مائیکروسافٹ کا کہنا ہے کہ یہ سروس تاحال زیرِ تکمیل ہے، اس کو بہتر سے بہترین بنانے کا عمل جاری ہے۔ بہرحال یہ ایک دلچسپ ویب سائٹ ہے جس سے سبھی لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

آن لائن وڈیوز ڈاؤن لوڈ اور کنورٹ کریں

ہمارے ہاں دلچسپ وڈیوز کو ڈاؤن لوڈ اور شیئر کرنے کا رواج بہت عام ہے۔ ہر کسی کو ضرورت ہوتی ہے کسی ایسے ٹول یا ویب سائٹ کی جو تمام آن لائن وڈیوز ڈاؤن لوڈ کر سکے۔ اس حوالے سے ایک نئی ویب سائٹ ہماری نظر سے گزری ہے جس کا درج ذیل ربط پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے:

http://convert2mp3.net/en/index.php

آن لائن دستیاب وڈیوز کو ڈاؤن لوڈ اور کنورٹ کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ویب سائٹ ہے۔ مثلاً یوٹیوب پر موجود کوئی وڈیو آپ کو تلاش کرنی ہے تو اس کا ربط اس میں پیسٹ کریں اور وہ جس فارمیٹ میں مطلوبہ ہو جیسے کہ MP4 تو اسے منتخب کر کے کنورٹ کے بٹن پر کلک کر دیں۔ اس کے علاوہ wmv، avi اور 3gp فارمیٹس بھی موجود ہیں۔

وڈیو کے علاوہ آپ اس فائل کو صرف آڈیو فارمیٹ جیسے کہ mp3 وغیرہ میں بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ کئی مشہور ویب سائٹ سے وڈیوز یہاں تلاش کرنے کا آپشن بھی موجود ہے، جو چاہیں وڈیو یہاں تلاش کریں اور کنورٹ کرتے ہوئے فوراً ڈاؤن لوڈ کر لیں۔

پی سی پر اپنا ذاتی کلاؤڈ سرور بنائیں

ہم اپنی فائلز کو یو ایس بی فلیش ڈرائیو میں ہمیشہ ساتھ رکھتے ہیں یا پھر انھیں اپنی کلاؤڈ اسٹوریج میں اپ لوڈ کر دیتے ہیں تاکہ کسی وقت ضرورت پڑنے پر انھیں ڈاؤن لوڈ کیا جا سکے۔ ڈاؤن لوڈ کرنے کے علاوہ ان فائلوں کو براہِ راست کلاؤڈ سرور پر ملاحظہ بھی کیا جا سکتا ہے یا میڈیا فائلوں کو اسٹریم کیا جا سکتا ہے۔ کلاؤڈ سروسز واقعی بے مثال چیز ہیں لیکن ان میں دو خرابیاں ہیں، ایک تو ان کی محدود اسپیس اور دوسرا سکیوریٹی خطرہ۔ یعنی ان پر فائلز اپ لوڈ کرنے کی ایک حد مقرر ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ جتنا چاہیں ڈیٹا ان پر اپ لوڈ کر دیں۔ دوسری بات سکیوریٹی رسک، یعنی اپنی حساس فائلز ہم کلاؤڈ سرورز پر رکھنے سے ڈرتے ہیں کہ اکاؤنٹ ہیک ہونے یا سرور ہی ہیک ہونے سے ہمارا ڈیٹا کسی دوسرے کے ہاتھ لگ سکتا ہے۔ ان مسائل کا حل یہ اپنے کمپیوٹر پر ہی کلاؤڈ سرور بنایا جائے۔

کسی بھی کمپیوٹر کو کلاؤڈ سرور میں بدلنے کے لیے آپ کو ایک پروگرام ''ٹونیڈو'' (Tonido) چاہیے۔ پہلے یہ پروگرام 29 ڈالر کے عوض ایک سال کے لیے دستیاب تھا لیکن اب اسے مفت فراہم کر دیا گیا ہے۔ جب یہ بہترین پروگرام مفت دستیاب ہے تو کیوں نہ اس کا تجربہ کیا جائے؟

اس پروگرام میں کئی خوبیاں موجود ہیں مثلاً یہ سادہ سی انسٹالیشن سے آپ کے کمپیوٹر پر کلاؤڈ سرور بنا دیتا ہے، آپ چاہیں تو اپنے مکمل کمپیوٹر کو اس میں شامل کر سکتے ہیں اور چاہیں تو مخصوص فولڈر یا فولڈرز کو۔

ٹونیڈو کی آئی فون اور اینڈرائیڈ ایپلی کیشن بھی دستیاب ہے، یعنی ویسے تو آپ اپنے کلاؤڈ سرور تک ویب براؤزر کے ذریعے رسائی حاصل کر ہی سکتے ہیں لیکن ایپلی کیشن سے اس کی کارکردگی اور بہتر ہو جاتی ہے۔

ٹونیڈو پورٹ ایبل پروگرام کی صورت میں بھی موجود ہے، تاکہ اسے آپ یو ایس بی فلیش ڈرائیو میں رکھ کر جہاں چاہیں کسی کمپیوٹر کو فوری طور پر کلاؤڈ سرور میں بدل سکتے ہیں۔

کمپیوٹر میں موجود فائلز تک جلد رسائی حاصل کرنے کے لیے ٹونیڈو بہترین طریقہ ہے۔ فرض کریں کمپیوٹر میں موجود کوئی فائل آپ کو فوری طور پر موبائل فون میں چاہیے تو آپ فوراً وہ فائل ٹونیڈو کے ذریعے بنائے گئے کلاؤڈ سرور کی بدولت دیکھ سکتے ہیں۔

فون میں موجود ڈیٹا کو کمپیوٹر میں بیک اپ کرنا انتہائی آسان ہو جاتا ہے۔ آپ کہیں بھی ہوں، اگر آپ کا کمپیوٹر کلاؤڈ سرور بن چکا ہے تو آپ اسے ویب براؤزر یا فون ایپلی کیشن کے ذریعے کھول کر اس میں اپنا ڈیٹا اپ لوڈ کر سکتے ہیں اور چاہیں تو ڈاؤن لوڈ بھی۔

ایک کمپیوٹر کو مرکزی سرور جبکہ دیگر کمپیوٹرز کو کلائنٹ بنا کر ایک مشترکہ فولڈر میں سب کا ڈیٹا اکٹھا رکھا جا سکتا ہے، بلکہ یوں کہیں کہ ایک شیئرڈ فولڈر استعمال کیا جا سکتا ہے جو کہ ہر وقت sync رہتا ہے۔ اس میں کی گئی ہر تبدیلی تمام صارفین کے لیے ہوتی ہے۔

دستیابی

ٹونیڈو ونڈوز، لینکس، میک، رس بیری پائی، آئی فون، آئی پیڈ، اینڈرائیڈ، ونڈوز فون اور بلیک بیری یعنی تمام اہم پلیٹ فارمز کے لیے دستیاب ہے۔

اپنی ضرورت کے تحت اسے ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیں:

tonido.com/tonidodesktop_downloads

انسٹالیشن

ٹونیڈو انسٹالر کو ڈاؤن لوڈ کرنے کے بعد چلائیں۔ اسے کام کرنے کے لیے فائروال میں اجازت چاہیے ہوتی ہے، یہ کام ٹونیڈو خود ہی کر لیتا ہے بس آپ کو الرٹ آنے پر Allow کے بٹن پر کلک کرنا ہے۔

اس کے بعد کی انسٹالیشن دراصل کنفگریشن ہے جو کہ آپ کے ڈیفالٹ براؤزر میں ہوگی۔ پہلے صفحے پر زبان، یوزرنیم، پاس ورڈ اور ای میل ایڈریس مانگا جائے گا۔ یہ تمام تفصیلات بھرنے کے بعد اس کی شرائط قبول کرتے ہوئے Create کے بٹن پر کلک کردیں۔
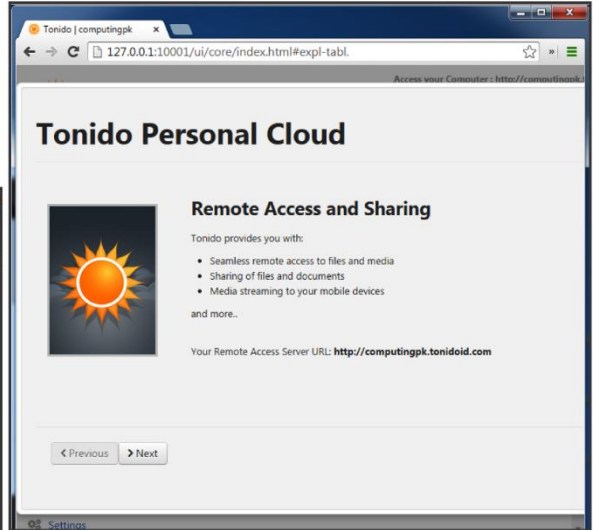
اگلے صفحے پر آپ کے کمپیوٹر میں بننے والے کلاؤڈ سرور کا ایڈریس موجود ہو گا۔ آپ کے یوزرنیم کے بعد ویب سائٹ کا نام آپ کا ویب ایڈریس بنتا ہے جسے یاد رکھنا کچھ مشکل نہیں۔ جیسے کہ ہمیں یہ ایڈریس ملا ہے:

computingpk.tonidoid.com

اگلا مرحلہ انتہائی اہم ہے۔ یہاں پوچھا جائے گا کہ آپ اپنا مکمل کمپیوٹر اس کلاؤڈ سرور میں استعمال کرنا چاہتے ہیں یا کہ مخصوص فولڈرز۔ ابتدائی طور پر کوئی ایک فولڈر منتخب کرلیں۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں کیونکہ اس میں بعد میں بھی جب چاہیں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔ اس میں فولڈرز شامل بھی کیے جاسکتے ہیں اور ڈیلیٹ بھی۔

اگلے صفحے پر انڈیکسنگ کے بارے میں استفسار کیا جائے گا۔ اگر ٹونیڈو تمام فائلز کو انڈیکس کرلے یعنی ان کی فہرست بنالے تو جب آپ کوئی فائل تلاش کریں گے یا کوئی فولڈر کھولیں گے تو یہ جلدی آپ کے سامنے آپ کی ضرورت کا ڈیٹا پیش کردے گا۔ اگر آپ کوئی پرانا کمپیوٹر استعمال کررہے ہیں تو انڈیکسنگ کو ضرور فعال کرلیں۔

اگلے مرحلے پر آپ کو بتایا جائے گا کہ کس طرح آپ اسمارٹ فون اپلی کیشن کے ذریعے اپنے کلاؤڈ سرور تک پہنچ سکتے ہیں۔ جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہے

ٹونیڈو آئی او ایس، اینڈرائیڈ، ونڈوز فون اور بلیک بیری کے لیے بھی دستیاب ہے۔ آپ اپنی ضرورت کے تحت ایپلی کیشن انسٹال کرسکتے ہیں۔

اگلے صفحے پر آپ کا کلاؤڈ سرور جو آپ کے اپنے کمپیوٹر پر بنایا گیا ہے آپ کے سامنے ہوگا۔ اس صفحے پر اوپر ہی آپ اپنا یو آر ایل ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

اب آپ جہاں سے چاہیں اس یو آر ایل کی مدد سے بذریعہ انٹرنیٹ اپنے کلاؤڈ سرور تک رسائی حاصل کرسکتے ہیں۔ یقیناً یہ بات قابل ذکر نہیں کہ اس کے لیے آپ کا کمپیوٹر نہ صرف آن ہونا چاہیے، اس پر ٹونیڈو کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ بھی چل رہا ہونا بے حد ضروری ہے۔ ظاہر ہے ان چیزوں کے بغیر بھلا ایک کلاؤڈ سرور کا کام کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے؟

جہاں بھی اپنے کلاؤڈ سرور کی ضرورت ہو، اپنے سرور کا پتا ویب براؤزر میں ٹائپ کریں یا اسمارٹ فون ایپلی کیشن استعمال کریں، لاگ اِن پیج آپ کے سامنے ہو گا۔ اپنے درست پاس ورڈ کے ذریعے آپ لاگ ان ہو سکتے

ہیں۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اسمارٹ فون پر ایپلی کیشن کی انسٹالیشن ضروری نہیں، فون میں موجود ویب براؤزر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ٹونیڈو کے ذریعے آپ کا کلاؤڈ سرور اُسی صورت میں کام کرے گا جب آپ اسے چلائیں گے۔ اسے چلانے کے لیے اس کے آئی کن پر ڈبل کلک کریں تو یہ کام شروع کر دے گا۔ اس کا آئی کن ٹاسک بار میں دکھائی دینا شروع کر دے گا۔ اسی پر رائٹ کلک کرتے ہوئے اسے آپ شٹ ڈاؤن بھی کرسکتے ہیں۔
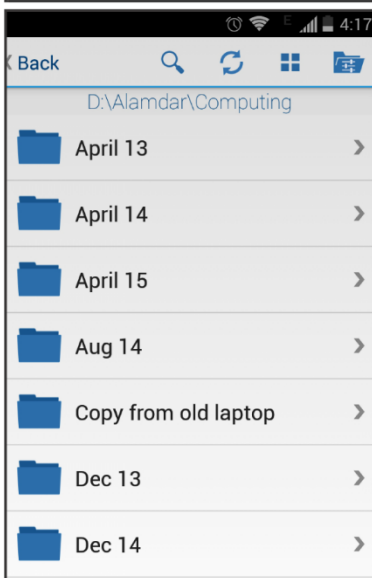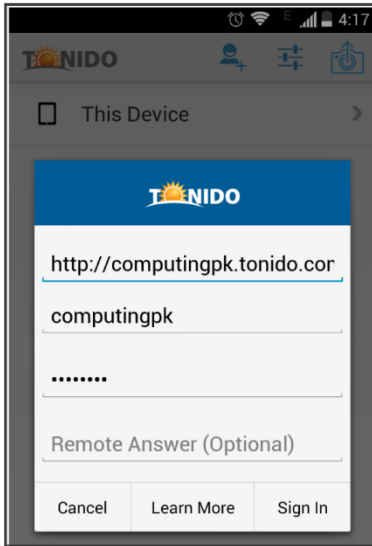
اس کے علاوہ اس کی کنفگریشن میں ہر طرح کی تبدیلی بھی کی جاسکتی ہے۔ اس کے لیے اپنا سرور لاگ اِن کرنے کے بعد سیٹنگز کے مینو میں جائیں۔ سیٹنگز میں آپ سرور میں مزید فولڈرز شامل کر سکتے ہیں، پاس ورڈ بدل سکتے ہیں، سرور کی حفاظت کو مزید بہتر بنانے کے لیے کوئی خفیہ سوال بھی شامل کرسکتے ہیں وغیرہ۔

کمپیوٹر کے لیے پانچ حفاظتی تہیں

آج کل جس طرح ٹول بارز اور جنک ویئر (Junkware) نے ونڈوز آپریٹنگ سسٹم پر دھاوا بول رکھا ہے اس سے یوں گمان ہوتا ہے جیسے ونڈوز صارفین محاذ جنگ پر ہیں۔ فالتو کی ٹول بارز اور جنک ویئر کو ونڈوز میں شامل کرنے کے لیے ایسے حربے استعمال کیے جاتے ہیں کہ صارفین کا ان سے بچنا انتہائی مشکل ہوجاتا ہے۔ صارف کو پتا ہی نہیں چلتا اور وہ اپنے کسی ضرورت کے پروگرام کو انسٹال کرتے ہوئے ان فالتو چیزوں کو بھی ونڈوز میں شامل کرلیتا ہے۔ ہم ہر آپ کو بتانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ٹول بارز اور جنک ویئر آپ کے آپریٹنگ سسٹم کے ساتھ ساتھ آپ کی پرائیویسی کے لیے بھی نقصان دہ ہیں، ان سے بچنے کی حتیٰ الامکان کوشش کریں۔ آیئے اس بار آپ کو اس حوالے سے پانچ انتہائی اہم باتوں کے بارے میں بتاتے ہیں۔ ان باتوں کو آپ اپنے آپریٹنگ سسٹم کی پانچ حفاظتی تہیں کہہ سکتے ہیں۔ ان کی موجودگی میں آپ کی ونڈوز صاف شفاف رہے گی اور اس کی کارکردگی بھی بہترین رہے گی۔

پہلی تہہ: ہوشیار باش!

حفاظت کی سب سے پہلی تہہ تو یہ ہے کہ سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کرتے ہوئے ہمیشہ محتاط رہیں۔ کمپیوٹنگ کے گزشتہ شماروں میں آپ نے ایسی تحاریر ملاحظہ کی ہوں گی جن میں ہم نے تفصیلی ذکر کیا ہے کہ کس طرح وائرس سے پاک سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کیے جاتے ہیں۔ آج کل ہر سافٹ ویئر فراہم کرنے والی ویب سائٹ صارفین کو اُلجھانے میں مصروف ہے۔ ڈاؤن لوڈ والے صفحے پر ایک سے زائد ڈاؤن لوڈ بٹن موجود ہوتے ہیں جن سے صارف کو انھیں سمجھنے میں دشواری ہوتی ہے اور وہ اصل پروگرام کی بجائے کچھ اور ڈاؤن لوڈ کرلیتا ہے۔

اس کے علاوہ براہِ راست درست سافٹ ویئر فراہم کرنے کی بجائے کمپنیز ان میں اپنا ڈاؤن لوڈر شامل کر دیتی ہیں، یعنی اس ڈاؤن لوڈر کو چلائیں تو آپ کا مطلوبہ پروگرام اس میں ڈاؤن لوڈ ہوگا۔

Download.com کی بات کی جائے یا SourceForge.net کی، ان کے پروگرامز اب جنک ویئر کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ سافٹ ویئر فراہم کرنے والی یہ دو انتہائی بڑی اور معتبر ویب سائٹس ہیں۔ یعنی اب آپ کوئی پروگرام کہیں سے بھی ڈاؤن لوڈ کر رہے ہیں محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

لیکن جتنی بھی کوشش کرلی جائے جنک ویئر سے بچنا انتہائی مشکل ہے، کیونکہ اگر آپ نے درست سافٹ ویئر ڈاؤن لوڈ کر بھی لیا ہے تو اسے فراہم کرنے والے بھی کون سے نیک لوگ ہوتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اس پروگرام کے ساتھ ساتھ آپ ان کی دیگر پروڈکٹس بھی استعمال کریں۔ اس لیے وہ مزید پروگرامز اور ٹول بارز کو انسٹال کرنے کا آپشن بھی اسی میں شامل کر دیتے ہیں۔

مزید ار بات یہ ہے کہ ان کی انسٹالیشن کو لائسنس کے ساتھ مربوط کر دیا جاتا ہے۔ یعنی آپ کے پاس بچنے کا کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا کیونکہ لکھا ہوتا ہے کہ لائسنس قبول کریں اور ساتھ میں فلاں پروگرام انسٹال کریں۔ اب صارفین اس سے کیسے بچیں؟ لیکن آپ کو پتا ہونا چاہیے کہ اس لائسنس کو اگر آپ قبول نہ بھی کریں تو سافٹ ویئر انسٹال ہوجاتا ہے۔ یعنی لائسنس قبول کرنا ضروری نہیں ہوتا، اب کی بار اگر کوئی ایسی صورت حال ہو تو Accept کی جگہ Decline کے بٹن پر کلک کر کے دیکھیں۔ آپ کو حیرت ہوگی کہ اس طرح صرف آپ کی ضرورت کا پروگرام ہی انسٹال ہوگا اور آپ جنک ویئر سے بچ جائیں گے۔

دوسری تہہ: اَن چیکی

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا ہم جتنی بھی احتیاط کرلیں، کوئی فالتو پروگرام یا ٹول بار کسی پروگرام کے ساتھ انسٹال ہو ہی جاتی ہے۔ دراصل انسٹالیشن کے دوران ہم ''نیکسٹ نیکسٹ'' کے عادی ہیں، کسی بھی چیک باکس کے ساتھ لکھی عبارت پڑھنے کی زحمت ہم سے گوارہ نہیں ہوتی اس لیے اسے اَن چیک نہیں کرتے۔ اس صورت حال سے بچنے کے لیے ''اَن چیکی'' بہترین ہے:

http://unchecky.com

اَن چیکی بیک گراؤنڈ میں رہتے ہوئے تمام انسٹالیشنز پر نظر رکھتا ہے۔ یہ تمام چیک باکسز کو اَن چیک کر دیتا ہے، اس طرح آپ کو انھیں خود چیک کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر آپ کسی فالتو چیز کو انسٹال کرنے کے لیے چیک لگا دیں تو یہ فوراً خبردار بھی کرتا ہے۔

ایسے کمپیوٹر صارفین جو انسٹالیشنز کو اچھی طرح نہیں سمجھتے ان کے لیے یہ ٹول

بہت کارآمد ثابت ہوسکتا ہے۔ اس کی موجودگی میں وہ اپنے کمپیوٹر میں فالتو پروگرامز اور ٹول بارز کی انسٹالیشن سے بچ سکتے ہیں۔

تیسری تہہ: ایڈویئر کلینر یا جنک ویئر ریموول ٹول

زیادہ تر اینٹی وائرس پروگرام ایک فضول ترین براؤزر پلگ اِن Conduit SearchProtect اور آسک ٹول بار کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ دونوں چیزیں شاید ہی کوئی صارف شوق سے انسٹال کرتا ہو کیونکہ انھیں انسٹال کرنے سے زیادہ مشکل انھیں اَن انسٹال کرنا ہوتا ہے۔ کئی مفت دستیاب پروگرامز کے ساتھ انھیں شامل کیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی لوگ انھیں انسٹال کر بیٹھتے ہیں اور بعد میں انھیں حذف کرنے کے نسخے گوگل پر تلاش کرتے پھرتے ہیں۔

Conduit SearchProtect سسٹم میں موجود تمام براؤزرز میں انسٹال ہوجاتا ہے۔ براؤزر میں یہ اپنی من پسند تبدیلیاں کرتا پھرتا ہے حتیٰ کہ براؤزر کا ہوم پیج بھی اپنی پسند سے بدل دیتا ہے۔

اگر آپ کے پاس بھی ایسی کوئی چیز یعنی ایڈویئر انسٹال ہے تو اس سے نمٹنے

کے لیے صرف اپنے اینٹی وائرس پر بھروسا نہ کریں۔ اس کام کے لیے ایڈویئر کلینرز اور جنک ویئر ریموول ٹولز دستیاب ہیں۔ ان کا جائزہ لے کر اپنی پسند کے اعتبار سے آپ کوئی ایک ٹول انسٹال کرسکتے ہیں۔

ایڈویئر کلینرز ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیں:

toolslib.net/downloads

جبکہ جنک ریموول ٹول درج ذیل ربط پر دستیاب ہے:

http://thisisudax.org

یہ دونوں پروگرامز اس حوالے سے لاجواب کارکردگی کے مالک ہیں۔ ڈھیٹ ایڈویئر اور ٹول بارز سے نمٹنے کا تمام بندوبست ان میں موجود ہے۔ اپنے سسٹم میں موجود ایڈویئر تلاش اور ڈیلیٹ کرنے کے لیے انھیں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ پروگرام فوراً ہی آپ کا یہ مسئلہ حل کرسکتے ہیں۔

چوتھی تہہ: اینٹی وائرس سافٹ ویئر

اول الذکر تمام باتوں کے باوجود اینٹی وائرس کی اہمیت اپنی جگہ مستحکم ہے۔ انٹرنیٹ سے آپ جو بھی فائل ڈاؤن لوڈ کریں اسے پہلے اپنے اینٹی وائرس سے اسکین ضرور کرلیں۔ اس کے علاوہ اینٹی وائرس کوئی سا بھی ہو اس کا اپ ڈیٹڈ ہونا انتہائی ضروری ہے، اس لیے اپنے اینٹی وائرس پروگرام کو روزانہ کی بنیاد پر اپ ڈیٹ کریں۔

زیادہ تر مفت اینٹی وائرس پروگرامز میں اشتہارات کی بھرمار ہوتی ہے، ان سے بچنے کے لیے لوگ کمرشل اینٹی وائرسز کا انتخاب کرتے ہیں لیکن انھیں خریدے بغیر یعنی کریکڈ ورژن۔

کوئی اچھا اور مہنگا اینٹی وائرس کریک کرکے استعمال کرنا کوئی کمال بات نہیں، یہ زیادہ دن نہیں چلتا۔ کچھ ہی عرصے بعد یہ کام کرنا بند کردیتا ہے۔ اس

لیے ایسی چیزوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے کوئی مفت متبادل استعمال کریں۔ ہم کمپیوٹنگ کے ڈاؤن لوڈز سیکشن میں کئی ایسے اچھے اور مفت اینٹی وائرسز کا ذکر کرچکے ہیں۔ چند ایک کے ربط پھر آپ کی خدمت میں پیش ہیں:

http://bitly.com/sophos-antivirus

antivirus.baidu.com

http://www.360totalsecurity.com/en

پانچویں تہہ: ایپلی کیشن وائٹ لسٹنگ

اگر آئے دن آپ کے کمپیوٹر میں فالتو پروگرامز انسٹال ہوجاتے ہیں تو آپ کو ان کی روک تھام کے لیے وائٹ لسٹنگ کا آپشن استعمال کرنا ہوگا۔ اس طرح صرف وہی پروگرامز چل سکیں گے جن کو آپ کی طرف سے اجازت مرحمت کی جائے گی۔ جبکہ دیگر فالتو پروگرامز جن کو چلنے کی اجازت نہیں ہوگی لاچار ہوجائیں گے۔ اس کام کے لیے آپ ''وُوڈوشیلڈ'' انسٹال کرسکتے ہیں۔

http://voodooshield.com

کوئی بھی نیا پروگرام جب آپ چلائیں تو ''وُوڈوشیلڈ'' پہلے اسے چیک کرے گا کہ آیا اس میں کوئی وائرس تو نہیں۔ اس طرح صرف وہی پروگرامز چلیں گے جو کہ وائرس سے پاک ہوں گے اور جن پر آپ اعتماد کرتے ہوں گے۔

یہ سیکیورٹی پروگرام خاص طور پر ویب براؤزرز اور ای میل کے ذریعے حملہ کرنے والے وائرسز سے نمٹنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ کوئی اینٹی وائرس نہیں ہے جو سسٹم کو اسکین کرکے اس میں سے وائرس ڈیلیٹ کرتا ہو۔

اس سے سو فیصد فائدہ اُٹھانے کے لیے آپ کو پہلے اسے اچھی طرح سمجھنا ہوگا کہ یہ کس طرح کام کرتا ہے۔ البتہ ہم نے اپنے تجربے میں اسے انتہائی کارآمد پایا۔ ایسے لوگ جو وائرسز کی زیادہ پہچان نہیں رکھتے، انھیں یہ ٹول ضرور استعمال کرنا چاہیے۔

کلاؤڈ سسٹم بوسٹر سے اپنے کمپیوٹر کی کارکردگی بہتر بنائیں

اگر آپ کے سسٹم کی ہارڈ ڈسک بھرتی جا رہی ہے، ویب براؤزر اب تیزی سے کوئی ویب سائٹ نہیں کھولتا اور دیگر مختلف قسم کے ایررز نے تنگ کرنا شروع کر دیا ہے تو آپ کو چاہیے ''کلاؤڈ سسٹم بوسٹر'' (Cloud System Booster)۔ اگرچہ یہ کوئی ایسا طلسماتی پروگرام نہیں کہ اس کے چلتے ہی سسٹم کے سارے دُکھ درد دُور ہو جائیں لیکن یہ سسٹم کو پہلے سے بہت بہتر حالت میں لے آتا ہے۔ اپنی کارکردگی ہی کی وجہ سے آج کل یہ پروگرام سسٹم آپٹمائزیشن کی فہرست میں تیزی سے اوپر کی منزلیں طے کر رہا ہے۔

کلاؤڈ سسٹم بوسٹر کی مین اسکرین پر پانچ آپشنز موجود ہیں۔ پہلا آپشن رجسٹری کلینر ہے، جو کہ رجسٹری ایڈیٹر میں موجود فالتو اینٹریز کو صاف کرتا ہے۔ اگر سسٹم کو فالتو فائلوں سے پاک کرنا ہو تو اس کے لیے ڈسک کلینر کا آپشن موجود ہے۔ سسٹم کی رفتار کو بہتر بنانے کے لیے آپٹمائزر کا آپشن دستیاب ہے جبکہ کمپیوٹر کے عام قسم کے ایررز کو ٹھیک کرنے کے لیے پی سی ری پیئر کا آپشن ہے۔

اگر آپ ان تمام آپشنز کو ایک ساتھ استعمال کرنا چاہتے ہیں تو ''کوئیک کیئر'' "Quick Care" کا آپشن موجود ہے۔ یعنی ایک سست پڑتے بے جان سسٹم کو اگر آپ اس پروگرام کے ذریعے ٹھیک کرنا چاہتے ہیں تو براہ راست کوئیک کیئر کی طرف جائیں۔ یہ مکمل سسٹم کو اسکین کر کے آپ کو بتاتا ہے کہ کیا کیا کام کرنے سے سسٹم کی رفتار کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

زیادہ تر ایسے پروگرامز اسی وقت بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں جب انھیں اپ ڈیٹ رکھا جائے لیکن کلاؤڈ سسٹم بوسٹر چونکہ اپنے کلاؤڈ سرور سے رابطے میں رہتا ہے اس لیے وہ ہر وقت اپ ڈیٹ ہوتا ہے۔

کلاؤڈ سسٹم بوسٹر کا مفت دستیاب ورژن عام صارفین کے لیے کافی ہے، لیکن آج کل اس کا پروفیشنل ورژن حاصل کرنے کے لیے پروموشن بھی جاری ہے، جس میں اس پروگرام کو فیس بک اور گوگل پلس پر شیئر کرنے سے اس کا پروفیشنل لائسنس حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فائل سائز: 16.9 MB

anvisoft.com/cloud-system-booster.html

سِلم جیٹ، ونڈوز کے لیے ایک طاقت ور براؤزر

سبھی کو ایک ایسے براؤزر کی ضرورت ہوتی ہے جو تیز رفتار ہو، اس میں ویب سائٹس جلد کھلیں اور اس میں کئی مفید فیچرز موجود ہیں۔ ان تمام خصوصیات پر پورا اُترتا ہے ”سِلم جیٹ“ (Slimjet) براؤزر۔ اس میں بلنک (Blink) انجن استعمال کیا گیا ہے جو کہ تیز رفتار براؤزنگ کو ممکن بناتا ہے۔ اسے آپ کسی بھی براؤزر کے متبادل کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ فائرفوکس ہو یا گوگل کروم آپ اس کا مقابلہ کسی بھی براؤزر سے کر سکتے ہیں۔ سلم جیٹ کے فیچرز کا تذکرہ کیا جائے تو ان کی ایک لمبی فہرست ہے، آیئے آپ کو اس کے چند چیدہ چیدہ فیچرز کے بارے میں بتاتے ہیں۔

فیس بک کی شمولیت

آج کل چونکہ ہم ہر وقت فیس بک پر کچھ نہ کچھ شیئر کرتے رہتے ہیں، اس لیے اس میں پہلے سے فیس بک بٹن شامل کیا گیا ہے، تاکہ آپ کوئی بھی ویب پیج یا تصویر فوراً ہی فیس بک پر شیئر کر سکیں۔

فوٹو ایڈیٹنگ

اس میں فوٹو ایڈیٹر بھی موجود ہوتا ہے، کوئی بھی تصویر اپ لوڈ کرنے سے پہلے آپ اس پر خوبصورت ایفیکٹس اور فریم بھی لگا سکتے ہیں۔

اپ لوڈ کرنے کے لیے تصویری سائز

تصویریں کہیں بھی اپ لوڈ کرنے میں زیادہ وقت اس لیے لیتی ہیں کہ ان کا سائز بہت زیادہ ہوتا ہے، لیکن سلم جیٹ براؤزر میں آپ ایک سائز منتخب کر سکتے ہیں، اس کے بعد جب بھی تصویر اپ لوڈ کریں گے وہ خود بخود دری سائز کر دی جائے گی۔

وڈیو ڈاؤن لوڈنگ

اس براؤزر میں یوٹیوب سے وڈیوز کو ڈاؤن لوڈ کرنے کا فیچر بھی شامل کیا گیا ہے، اس کے علاوہ آپ کسی بھی وڈیو سے صرف آڈیو بطور MP3 بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

ایکسٹینشن، پلگ اِن، تھیم سپورٹ

اس براؤزر میں کروم براؤزر کے ایکسٹینشن، پلگ اِن اور تھیم کی سپورٹ بھی موجود ہے۔ یعنی کروم کے لیے تیار کیے گئے ایکسٹینشن آپ اس براؤزر میں بھی انسٹال کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اس میں فارم بھرنے، زبانوں کے ترجمے، ویب لنکس کو مختصر بنانا یعنی لنک شارٹنر اور موسم کا احوال جیسے کئی بہترین فیچرز موجود ہیں۔

دستیابی: مفت　　مطابقت: ونڈوز، لینکس

www.slimjet.com/en
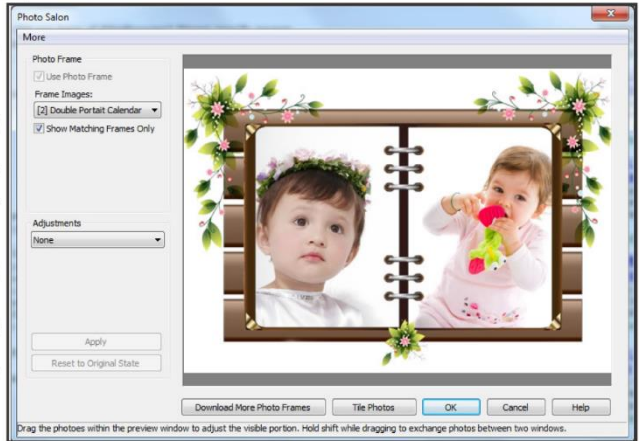
ایک آل اِن ون فائل ویوور، جس میں ہزاروں فائلز دیکھی جاسکتی ہیں

ونڈوز کا فائل منیجر بہت ہی بنیادی فیچرز کا حامل ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر ’’کون ورٹر‘‘ (Konvertor) کی بات کی جائے تو یہ ہرفن مولا فائل منیجر ہے، کیونکہ اس میں 4200 سے زائد فارمیٹس کی سپورٹ موجود ہے۔ جی ہاں تصویریں ہوں، وڈیوز ہوں، آرکائیو فائلز ہوں، گانے ہوں، ڈاکیومنٹ فائلز ہوں یا چاہے ویب فائلز، اس منیجر میں آپ تمام فائلز ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

اگر تصاویر کی بات کی جائے تو اس میں آپ 2034 کے قریب فارمیٹس کی تصاویر دیکھ سکتے ہیں، نہ صرف دیکھ سکتے ہیں بلکہ ان کی کوالٹی بہتر بنا سکتے ہیں، ان پر فلٹرز اپلائی کرسکتے ہیں اور ان پر دلچسپ اور مزاحیہ ایفیکٹس بھی ڈال سکتے ہیں۔ گانوں کی بات کی جائے تو اس میں 795 مختلف فارمیٹس کی سپورٹ موجود
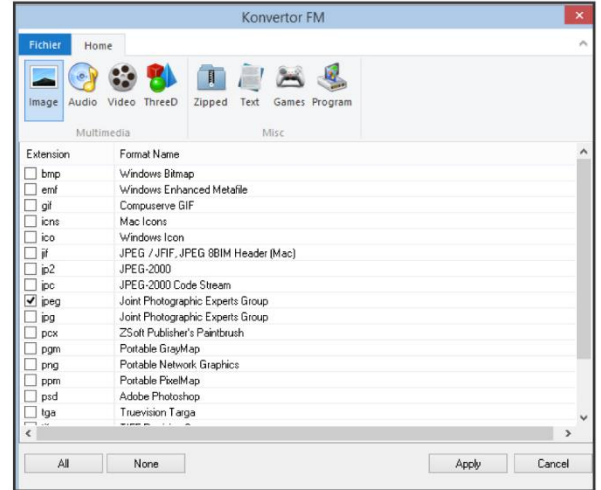
ہے، یعنی ایم پی تھری ہو یا فور۔ جس فارمیٹ میں بھی آپ کے پاس گانے کی فائل ہو اس میں چلائی جاسکتی ہے۔

وڈیوز کے فارمیٹس کی بھی کمی نہیں۔ 230 فارمیٹس کی سپورٹ اس میں موجود ہے۔ نہ صرف وڈیوز آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں بلکہ انھیں کنورٹ، ایکسٹریکٹ اور اسپلٹ بھی کرسکتے ہیں۔

ڈاکیومنٹ فائلز کا ذکر کریں تو ہر طرح کی فائلز آپ اس میں دیکھ سکتے ہیں حتیٰ کہ ویب فائلز جیسے کہ ٹیکسٹ فائلز، پی ایچ پی اور ایچ ٹی ایم ایل فائلز بھی اس میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

آرکائیو فائلز یعنی زِپ فائلز ہوں یا رار، سیون زپ کی فائلز ہو یا ٹی جی زی اس میں سب کچھ دیکھنا ممکن ہے۔

سو باتوں کی ایک بات، اگر آپ ’’کون ورٹر‘‘ فائل منیجر استعمال کرتے ہیں تو

آسان الفاظ میں زندگی آسان ہوجاتی ہے۔ اگر آپ کوئی فائل اس میں دیکھتے ہیں تو اس کا پری ویو بہت اچھا نظر آتا ہے اور ضرورت کی فائل فوراً تلاش کی جا سکتی ہے۔ جیسے تصویروں کا تھمب نیل دکھایا جاتا ہے اس میں ڈاکیومنٹ فائل میں موجود ابتدائی ٹیکسٹ دکھایا جاتا ہے۔

سب سے خاص بات، یہ پروگرام پہلے قیمتاً دستیاب تھا لیکن اب بالکل مفت دستیاب ہے اس لیے آج ہی اسے ڈاؤن لوڈ کرلیں۔

http://www.konvertor.net/index.html

80اور90 کی دہائی کے گیمز کھیل کر اپنے بچپن کی یادیں تازہ کریں

اسی اور نوے کی دہائی میں جب کمپیوٹرز عام نہیں ہوئے تھے تو بچوں کا اکثر وقت آرکیڈ گیمز کھیلنے میں گزارتا۔ نہ صرف وقت بلکہ کافی پیسے بھی اس شوق میں خرچ ہوتے تھے کیونکہ ایک گیم کھیلنے کے لیے ایک سکہ خریدنا پڑتا تھا۔ بہرحال اس دور کے کسی بھی گیم کھیلنے والے سے پوچھیں تو وہ اپنے بچپن کی گیمز اب بھی یاد کر کے خوش ہوگا، آج کل کے جدید گیمز بھی مزیدار ہیں لیکن بچپن میں کھیلی گئی گیمز کسی کو کبھی نہیں بھولتیں۔ اگر آپ 80اور90 کی دہائی کے گیمز سے دوبارہ لطف اندوز ہونا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ''نیو ریٹرو آرکیڈ'' NewRetroArcade متعارف کرایا گیا ہے۔ اس سے پہلے MAME موجود تھا جس میں پرانے گیمز کھیلے جا سکتے تھے۔ نیو ریٹرو آرکیڈ آپ درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں: http://digitalcybercherries.com

چونکہ پرانے گیمز اب جدید آپریٹنگ سسٹمز میں نہیں کھیلے جا سکتے اس لیے اس پروگرام میں ایمولیٹر سافٹ ویئر کے ذریعے گیمز چلائے جاتے ہیں۔ یعنی اس کے ذریعے آپ آرکیڈ، نائنٹینڈ و اور سیگا گیمز سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ MAME کی طرح اس میں بھی جو گیم کھیلنا ہو اس کی ROM ڈاؤن لوڈ کر کے اس آرکیڈ کے فولڈر میں رکھنی ہوتی ہے۔ ROM ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیے: archive.org/details/internetarcade

فائل کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کریں
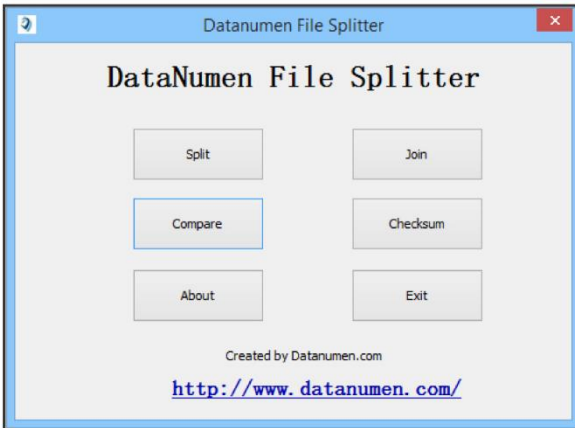
فرض کریں آپ کو کوئی بڑی فائل کسی کو ای میل کرنی ہے، یا کئی جی بی کی فائل کو سی ڈی پر کاپی کرنا ہے تو اس میں مشکل پیش آ سکتی ہے۔ لیکن اگر آپ اس فائل کو ٹکڑوں میں تقسیم کر لیں تو یہ کام با آسانی کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی فائل کے ٹکڑے کرنے اور پھر انھیں جوڑنے کے لیے DataNumen File Splitter مفت دستیاب ہے۔

اس کے ذریعے فائل کو اپنی مرضی کے سائز کے ٹکڑوں میں بدل کر انھیں

Split - Datanumen File Splitter
DataNumen File Splitter
Param
Input file : C:\
Output file directory : C:\
Split file size : 1 MBytes
To split a file, please select the appropriate parameters.After the file has been splitted up,the output files will be found in the output file directory with suffix like '0001','0002',etc.
Start Split
Close
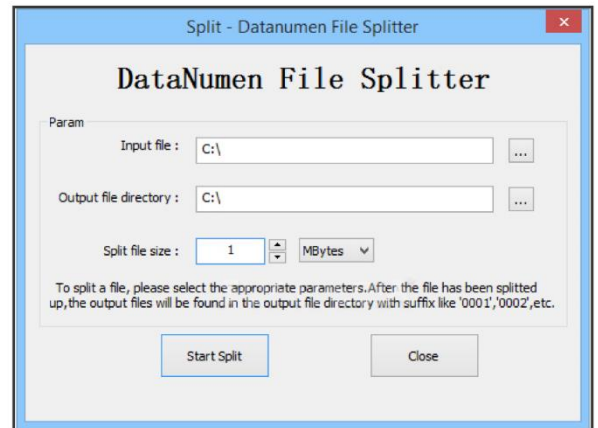
آسانی سے کہیں اپ لوڈ کیا جا سکتا ہے اور پھر انھیں ڈاؤن لوڈ کرنا بھی آسان ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر آپ ایک جی بی کی فائل کو پچاس پچاس ایم بی کے ٹکڑوں میں بانٹنا چاہیں تو اس پروگرام سے با آسانی یہ کام کر سکتے ہیں۔ اگر آپ یہ فائلز کسی کو بھیجیں تو ان ٹکڑوں کو جوڑنے کے لیے بھی یہی پروگرام درکار ہے جو کہ صرف 437 KB کے سائز میں بالکل مفت دستیاب ہے۔

www.datanumen.com/file-splitter

سام گلیکسی بیک اپ اور اپ گریڈ کریں ''کائیز'' سے
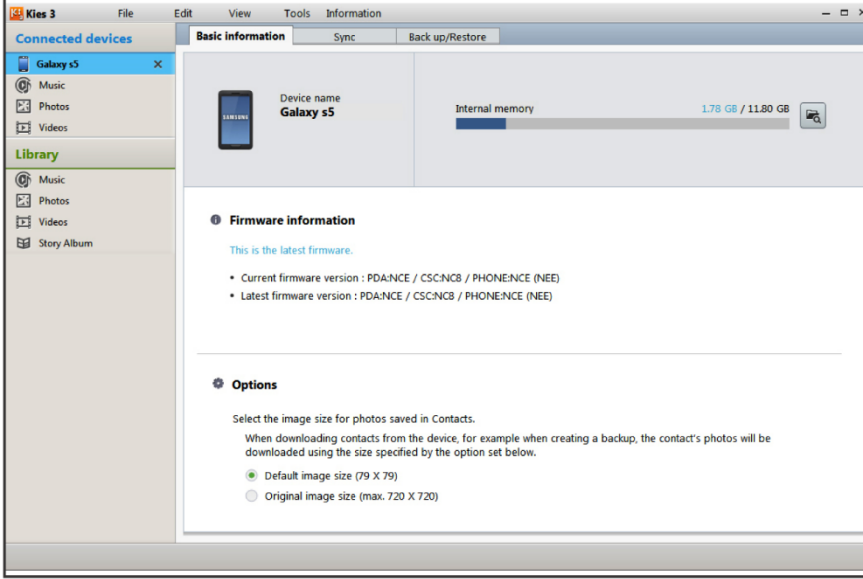
سام سنگ گلیکسی ایک معروف ترین اسمارٹ فون سیریز ہے۔جس طرح آئی فون کو کمپیوٹر پر مکمل بیک اپ کرنے اور اس کا آپریٹنگ سسٹم اپ گریڈ کرنے کے لیے آئی ٹیونز دستیاب ہے بالکل اسی طرح سام سنگ نے گلیکسی سیریز کے لیے ایک پروگرام ''کائیز'' فراہم کر رکھا ہے۔اس پروگرام کو انسٹال کرنے کے بعد آپ اپنے فون کو بذریعہ یو ایس بی کیبل پی سی سے کنیکٹ کر کے اپنا تمام ڈیٹا یعنی کانٹیکٹ نمبرز، ایس ایم ایس سے لے کر تمام تصاویر و وڈیوز کو کمپیوٹر پر بیک اپ کر سکتے ہیں اور پھر جب چاہیں اس ڈیٹا کو ری اسٹور بھی کر سکتے ہیں۔

اس پروگرام کی خاص بات اینڈرائیڈ ورژن اپ گریڈ کرنا ہے۔اگر آپ اپنے فون کو براہ راست اپ گریڈ نہیں کر پا رہے تو اس پروگرام کو آزمائیں، چونکہ یہ آپ کے کمپیوٹر کا انٹرنیٹ استعمال کرتا ہے اس لیے جلد اپ گریڈ ڈاؤن لوڈ کر لیتا ہے اور پھر آپ کا فون اینڈرائیڈ کے تازہ ترین دستیاب ورژن پر اپ گریڈ کر دیتا ہے۔

یہاں لگے ہاتھوں آپ کو سام سنگ گلیکسی کی ایک اہم ٹپ بھی بتاتے ہیں۔
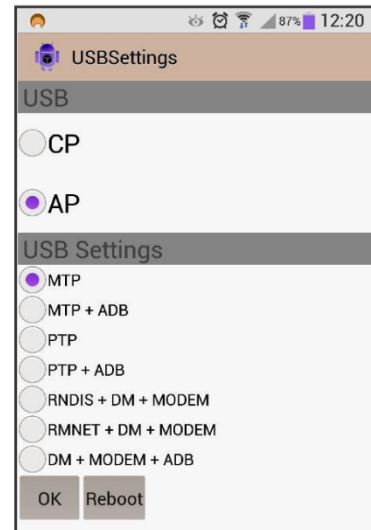
اکثر فون بذریعہ یو ایس بی کیبل پی سی سے کنیکٹ نہیں ہو پاتے۔اس کی وجہ سے فون کو یہ پروگرام بھی کنیکٹ نہیں کر پاتا۔اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے اپنے فون کے ڈائل پیڈ پر درج ذیل کوڈ ٹائپ کریں:

*#0808#

یو ایس بی سیٹنگز کا مینو کھل جائے گا۔یہاں اوپر موجود USB کے حصے سے AP اور نیچے والے خانے میں MTP سلیکٹ کر کے REBOOT کے بٹن پر کلک کر دیں۔فون جب دوبارہ آن ہوگا تو با آسانی پی سی سے کنیکٹ ہو جائے گا۔کائیز بھی اب فون کو کنیکٹ کر سکتا ہے۔

کائیز پروگرام ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے درج ذیل ربط پر جائیں:

http://www.samsung.com/us/kies

پروگرام کو ڈاؤن لوڈ کرنے سے پہلے اپنا اینڈرائیڈ ورژن ضرور دیکھ لیں کیونکہ کائیز پرانے اور نئے اینڈرائیڈ ورژنز کے لیے الگ الگ دستیاب ہے۔اس کے علاوہ کائیز کے ڈاؤن لوڈ بٹن کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ یہ کون کون سے فون ماڈل کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

کائیز کی اچھی بات یہ بھی ہے کہ یہ پروگرام ونڈوز کے لیے میک سسٹم کے لیے بھی دستیاب ہے اور یو ایس بی کیبل کے ساتھ ساتھ وائرلیس طور پر بھی فون کو کنیکٹ کر سکتا ہے۔

دیگر اسمارٹ فون ڈیوائس مینیجر پروگرامز کی طرح اس کے ذریعے بھی آپ فون کا سارا ڈیٹا پی سی پر دیکھ سکتے ہیں۔اس کے ذریعے ڈیٹا فون میں کاپی کر سکتے ہیں اور فون کا ڈیٹا پی سی پر کاپی بھی کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ اگر آپ پلے اسٹور کی بجائے پی سی اپلی کیشنز انسٹال کرنے کے لیے کسی طریقے کی تلاش میں تھے تو کائیز انسٹال کر لیں کیونکہ یہ دلچسپ فیچر بھی اس پروگرام میں شامل ہے۔

کوئی بھی سکیوریٹی پروگرام اَن انسٹال کریں
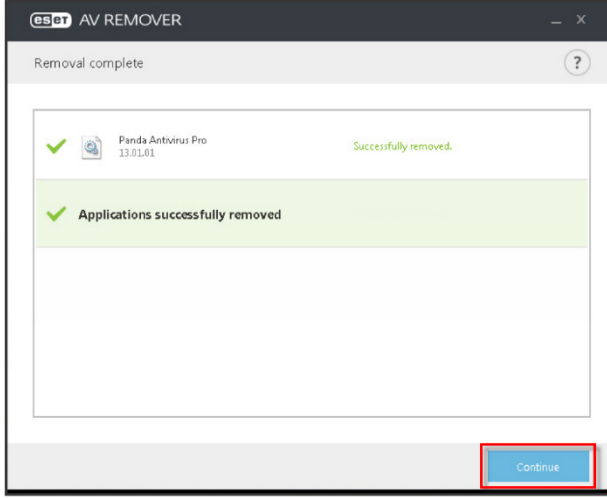
سکیوریٹی پروگرامز جیسے کہ اینٹی وائرسز وغیرہ کا مسئلہ انھیں انسٹال کرنا نہیں ہوتا بلکہ اصل مسئلہ ہوتا ہے انھیں اَن انسٹال کرنا۔ چونکہ ان کے کئی پراسیس چل رہے ہوتے ہیں اور یہ مکمل طور پر کمپیوٹر پر قابض ہوتے ہیں اس لیے انھیں اَن انسٹال کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لیے کئی اینٹی وائرس بنانے والی کمپنیز اپنے پروگرام کو اَن انسٹال کرنے کے لیے بھی ٹول فراہم کرتی ہیں، کیونکہ وہ جانتی ہیں ان کی پروڈکٹ کو کیسے ڈیلیٹ کیا جاسکتا ہے۔

اسی طرح کا ایک پروگرام ESET AV Remover بھی موجود ہے۔ اسے آپ صرف ای ایس ای ٹی تک محدود نہ سمجھیں کہ یہ صرف اپنا اینٹی وائرس نوڈ 32 اَن انسٹال کرتا ہوگا، بلکہ اس سے آپ تقریباً تمام معروف سکیوریٹی پروگرامز جیسے کہ کیسپر اسکائی، مال ویئر بائٹس، آ شیمپو، کوموڈو، بٹ ڈیفینڈر، سوفوز، نورٹن، ٹوٹل ڈیفنس، ٹرینڈ مائیکرو، کوئیک ہیل، پانڈا، مائیکروسافٹ، میک ایفی اور ایف سیکیور وغیرہ کو اَن انسٹال کر سکتے ہیں۔

یہ پروگرام جو سکیوریٹ پروگرامز اَن انسٹال کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اس کی ایک لمبی لسٹ ہے۔ اگر آپ کسی ڈھیٹ اینٹی وائرس سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو یہ ٹول آپ کے پاس موجود ہونا چاہیے۔

http://bitly.com/eset-av-remover

ایک ساتھ کئی پروگرامز اَن انسٹال کریں

''بلک کریپ اَن انسٹالر'' (Bulk Crap Uninstaller) سافٹ ویئر ایک ساتھ کئی پروگرامز کو اَن انسٹال کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اکثر لوگوں کو پتا ہی نہیں ہوتا کہ ان کے سسٹم میں کیا کچھ انسٹال ہو چکا ہے، فالتو پروگرامز کو ٹھکانے لگانے کے لیے یہ پروگرام اس لحاظ سے بہترین ہے کہ اس میں آپ کو زحمت نہیں دی جاتی، بلکہ آپ کے منتخب کردہ پروگرامز یہ خود ہی اَن انسٹال کر دیتا ہے۔ اس میں تمام پروگرامز کو مختلف کیٹیگر یز کے اعتبار سے رکھا جاتا ہے۔ اس میں مائیکروسافٹ کے تمام ضروری پروگرامز کو الگ کر دیا جاتا ہے تاکہ آپ غلطی سے کوئی اہم چیز نہ ڈیلیٹ کر دیں۔

اس میں پروگرامز کو اَن انسٹال کرنے کے بھی دو طریقے موجود ہیں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ پہلے جن پروگرامز کو اَن انسٹال کرنا چاہتے ہیں ان تمام کو منتخب کر لیں۔ اب اَن انسٹالیشن کی باری ہے تو اس میں آپ ہر پروگرام کو اَن انسٹال ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں یا پھر خاموشی سے سب کو خدا حافظ کہنا چاہتے ہیں؟ یقیناً آپ نیکسٹ نیکسٹ کی زحمت بھی گوارہ نہیں کریں گے اس لیے Quietly Uninstall کا آپشن بھی آپ کے لیے دستیاب ہے۔ یہ پروگرام مکمل طور پر پورٹ ایبل ہے۔ اسے چلنے کے لیے ڈاٹ نیٹ فریم ورک 3.5 درکار ہوتا ہے جو ونڈوز 7 میں پہلے سے موجود ہے۔

http://klocmansoftware.weebly.com

گرین کلاؤڈ سے پرنٹنگ کریں کاغذ اور سیاہی بچائیں

گرین کلاؤڈ (GreenCloud) ایک ماحول دوست پرنٹر ڈرائیور ہے جو کہ پرنٹنگ کے دوران کاغذ اور سیاہی بچا کر آپ کے پیسوں کی بچت کرتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ پی ڈی ایف فائلز بنانے کے لیے دستیاب پروگرام ہے لیکن اس کا کام بہت ہی دلچسپ اور مفید ہے۔

مختلف فائلز پرنٹ کرتے ہوئے آپ نے نوٹ کیا ہوگا کہ اکثر ایسے صفحات پرنٹ ہوجاتے ہیں جن پر ضرورت کا مواد نہیں ہوتا۔ بلکہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ صرف ایک لائن کی وجہ سے ایک صفحہ پرنٹ ہوجاتا ہے یا پھر کئی خالی صفحے بھی پرنٹ ہوجاتے ہیں جن پر صرف ڈاکیومنٹ کا نام لکھا ہوتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں جہاں آپ کا وقت اور توانائی ضائع ہوتی ہے وہیں پرنٹر کی سیاہی، ٹونر اور کاغذ بھی ضائع ہوتے ہیں۔ ان تمام چیزوں کی بچت کے لیے گرین کلاؤڈ پرنٹر ڈرائیور موجود ہے۔

اگر یہ پروگرام آپ کے پاس انسٹال ہو تو کوئی بھی ڈاکیومنٹ پرنٹ ہونے سے پہلے یہ ان تمام فضول خرچیوں پر نظر رکھتا ہے۔ کسی ڈاکیومنٹ میں موجود غیر ضروری اسپیس کو یہ ختم کردیتا ہے۔ کوئی صفحہ جس پر چند لائنیں ہوں یہ کوشش کرتا ہے ان کو پچھلے صفحوں پر ہی مکمل کردے۔ اس کے ذریعے پرنٹنگ کرتے ہوئے آپ غیر ضروری صفحات کو ہٹا سکتے ہیں۔ اس سے پی ڈی ایف فائلز بھی بنائی جاسکتی ہیں اور کلاؤڈ سروسز جیسے کہ گوگل ڈاکس، ڈراپ باکس وغیرہ پر موجود ڈاکیومنٹس کو بھی پرنٹ کیا جاسکتا ہے۔

پرنٹر میں موجود سیاہی (INK) بچانے کے لیے ڈاکیومنٹ کو خاص طور پر اس کے ذریعے آپٹمائز کیا جاسکتا ہے اور اس کے انسٹال ہونے کی صورت میں آپ ورڈ سے کوئی فائل براہ راست پی ڈی ایف فارمیٹ میں بھی محفوظ کرسکتے ہیں۔

بنیادی طور پر اس پروگرام کے پیچھے انسان دوست ماحول سے آگاہی پیدا کرنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کاغذ کم استعمال ہوگا تو درخت بھی کم کٹیں گے۔ اس طرح درختوں کی موجودگی سے ماحول اچھا رہے گا۔ اس کے علاوہ اس پروگرام کے مسلسل استعمال پر ان کی جانب سے آپ کو بیج (Badge) بھی ملتے ہیں تاکہ آپ کی حوصلہ افزائی ہوتی رہے۔

http://bitly.com/greencloud-printer

فولڈر کو ڈرائیو بنائیں

ہم اپنے اکثر اہم فولڈرز تک فوری پہنچنے کے لیے انھیں کسی ڈرائیو روٹ پر بناتے ہیں یا زیادہ تر ڈیسک ٹاپ پر ہی بناتے ہیں تاکہ کام کے دوران انھیں تلاش کرنے میں دِقت نہ ہو بلکہ فوراً ہی ان تک پہنچا جا سکے۔ اس کام کو مزید آسان بنایا جاسکتا ہے کہ ان فولڈرز کو ڈرائیو میں بدل کر۔ Visual Subst پروگرام اس کام کے لیے بالکل مفت دستیاب ہے۔

اس پروگرام کی مدد سے آپ اپنے ضروری فولڈرز کو مائی کمپیوٹر میں بطور ڈرائیو دیکھ سکتے ہیں۔ مثلاً کسی فولڈر کی آپ کو بار بار ضرورت پڑتی ہے اور وہ آپ کے سسٹم کی ڈی ڈرائیو میں ایک فولڈر کے اندر اور پھر اس کے بھی اندر پڑا ہے تو اس تک پہنچنا یقیناً دشوار ثابت ہوگا۔ اس لیے اس پروگرام کی مدد سے اس فولڈر کو منتخب کریں اور اس کے لیے اپنی پسند کا ڈرائیو لیٹر بھی منتخب کرلیں۔ یہ پروگرام اس فولڈر کو بطور ڈرائیو دکھانا شروع کردے گا۔ اب اس فولڈر تک پہنچنے کے لیے بس مائی کمپیوٹر کھولیں، آپ کا مطلوبہ فولڈر آپ کی دیگر سسٹم ڈرائیوز جیسے سی یا ڈی ڈرائیو ہوتی ہے وہاں فولڈر بھی بطور ایک ڈرائیو موجود ہوگا۔

یہ پروگرام آپ تمام دستیاب آپریٹنگ سسٹمز پر استعمال کرسکتے ہیں جبکہ اسے انسٹال کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں، یہ ایک پورٹ ایبل پروگرام ہے۔

http://bitly.com/visual-subst

تمام سرگرمیوں کا سراغ مٹا کر اپنی پرائیویسی یقینی بنائیں

یہ تو آپ کو پتا ہوگا کہ انٹرنیٹ پر کی جانے والی آپ کی تمام سرگرمیوں کا ریکارڈ کمپیوٹر میں مرتب ہو رہا ہوتا ہے۔ آن لائن کے علاوہ آف لائن سرگرمیوں کی بھی لاگ فائلز بنتی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف دیکھی ہوئی ویب سائٹس کی ہسٹری بنتی ہے، دیکھے گئے تمام ڈاکیومنٹس وغیرہ کا ریکارڈ بھی سسٹم میں موجود رہتا ہے۔ مثلاً آپ نے مائیکروسافٹ آفس میں کون کون سے ڈاکیومنٹ دیکھے، میڈیا پلیئر پر کون سے گانے سنے یا وڈیوز دیکھیں، سب چیزوں کا لاگ موجود رہتا ہے۔ کمپیوٹر پر انجام دی تمام سرگرمیوں کو صاف کرنے کے لیے ''گلارے ٹریک ایریزر'' (Glary Track Eraser) مفت موجود ہے۔ اس پروگرام کو Glary Utilities نے بنایا ہے، جن کے دیگر پروگرامز کے ریویو بھی ہم کمپیوٹنگ میں شائع کرچکے ہیں۔ یہ کمپنی اپنی بہترین پروڈکٹس کے حوالے سے بہت اچھی شہرت رکھتی ہے۔

گلارے ٹریک ایریزر کی بات کی جائے تو اس کا انٹرفیس انتہائی سادہ اور استعمال میں آسان ہے۔ یہ پروگرام بہت اچھی طرح سے جانتا کہ پرائیویسی کو یقینی بنانے کے لیے کمپیوٹر سے کیا کیا چیزیں ڈیلیٹ کرنی چاہیں۔ اس لیے ونڈوز و انٹرنیٹ کی ہسٹری سے لے کر یہ کلپ بورڈ میں موجود کاپی چیزوں تک کو صاف کرسکتا ہے۔ لیکن یہ کام آپ کی اجازت سے ہوتا ہے۔ ایک دفعہ اسکین کر کے یہ مکمل رپورٹ فراہم کرتا ہے کہ کیا کیا چیزیں ڈیلیٹ کی جاسکتی ہیں۔ اس میں سے آپ اپنی پسند کا ڈیٹا ڈیلیٹ کرسکتے ہیں۔

www.glarysoft.com/tracks-eraser

ٹیمپلیٹس کے ذریعے ای میلز تیزی سے لکھیں۔ جی میل+گوگل کروم
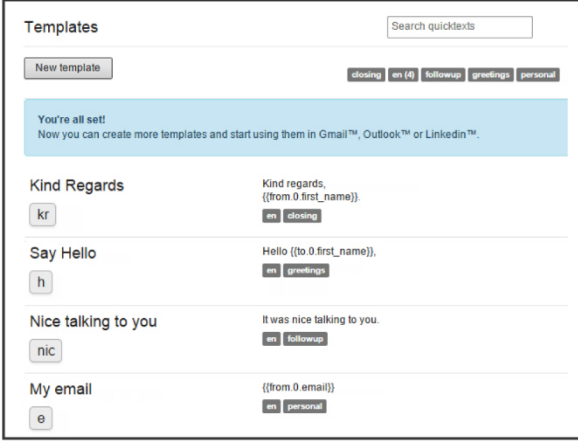
اگر آپ بہت زیادہ ای میلز بھیجتے ہیں تو ''جارجیا'' آپ کی بہت مدد کرسکتا ہے۔ ای میلز ٹائپ کرتے ہوئے اکثر بار بار ایک ہی جیسے جملے لکھنے پڑتے ہیں جیسے کہ ای میل کے آغاز میں ہیلو یا Dear Concern اور پھر آخر میں تھینک یو یا Kind regards وغیرہ۔ اس طرح کے جتنے بھی الفاظ یا لائینیں ہوں انھیں آپ کروم کے اس ایڈاون کی مدد سے ٹیمپلیٹس کی صورت میں محفوظ کرسکتے ہیں۔ اور پھر انھیں جی میل میں استعمال کرنے کے لیے ان کی مخصوص کمانڈ دبائیں تو وہ الفاظ خودبخود ٹائپ ہوجائیں گے۔ جیسے Hello کو لکھنے کے لیے ہم H+Tab کی کمانڈ سیٹ کرسکتے ہیں۔ ای میل لکھتے ہوئے اگر کمانڈ بھول جائیں تو فوراً ہی پوری لسٹ کھول کر اسے دیکھا جاسکتا ہے۔ https://gorgias.io

براؤزر کو بڑی تصاویر کی وجہ سے ہینگ ہونے سے بچائیں۔ کروم
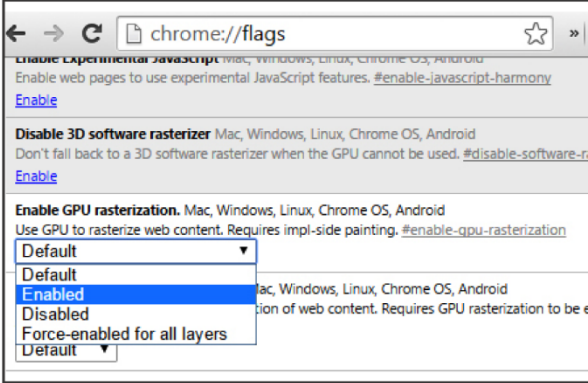
کروم براؤزر میں اگر آپ کوئی ایسی ویب سائٹ دیکھ رہے ہوں جس پر بہت بڑے سائز کی تصاویر موجود ہوں تو ویب پیج لوڈ ہونے میں کافی وقت لیتا ہے۔ آج کل کے جدید کیمرے بہت بے سائز کی تصاویر بناتے ہیں اور لوگ انھیں براہ راست اپ لوڈ کردیتے ہیں۔ ایک ہی صفحے پر اتنی زیادہ بڑے سائز کی تصویریں ہونے سے گوگل کروم ہینگ ہونے لگتا ہے۔ اس کا بڑا اچھا حل کروم میں بغیر کسی ایڈاون کے دستیاب ہے۔ کروم کی ایڈریس بار میں درج ذیل کمانڈ ٹائپ کرکے اینٹر پریس کریں: chrome://flags/

یہاں Enable GPU rasterization کے نیچے موجود ڈراپ ڈاؤن مینو سے Enable منتخب کرکے کروم کو ری اسٹارٹ کرلیں۔ اب آپ نوٹ کریں گے کہ کروم میں تصاویر بہت جلدی لوٹ ہو رہی ہیں۔

ڈیٹا کو کمپریس کرتے ہوئے ویب پیجز جلدی لوڈ کریں۔ کروم
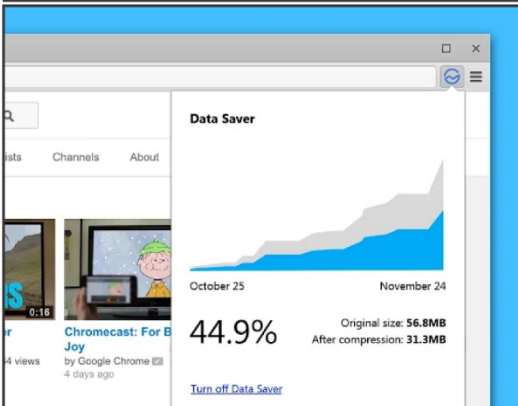
اگر کے پاس انٹرنیٹ کی ماہانہ محدود بینڈ وڈتھ ہے تو ویب براؤزنگ کرتے ہوئے ایک ایک بائٹ قیمتی ہوتی ہے۔ خاص کر اگر اسمارٹ فون کی بات کی جائے تو اس پر ماہانہ محدود انٹرنیٹ پیکیج استعمال کیا جاتا ہے اس لیے ضروری ہوتا ہے کہ آپ انٹرنیٹ بینڈ وڈتھ کی بچت کریں۔ اس کام کے لیے گول کروم میں ایک ایڈاون ''ڈیٹا سیور'' انسٹال کیا جاسکتا ہے۔ ڈیٹا سیور ویب پیجز کو کمپریس کرکے لگ بھگ پچاس فیصد بینڈ وڈتھ کی بچت کراتا ہے۔ اس طرح ویب سائٹ بھی بہت تیزی سے کھلتی ہیں۔ یہ ایڈاون فی الحال Beta ورژن میں دستیاب ہے لیکن امید ہے اس کی کارکردگی کو مزید بہتر بناتے ہوئے فائنل ورژن جلد ریلیز کردیا جائے گا۔ http://bitly.com/datasaver-chrome

بیس منٹ تک استعمال نہ ہونے والے ٹیبز خود بخود بند کریں۔ فائرفوکس
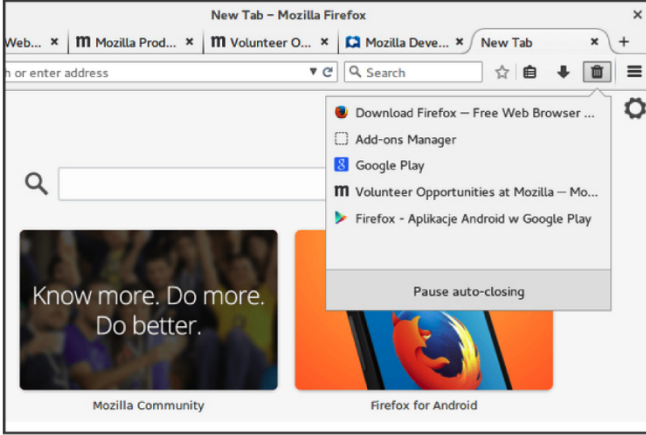
ہم اکثر اپنے براؤزر میں بے شمار ٹیبز کھول لیتے ہیں اور ان میں سے بیشتر ٹیبز کو استعمال ہی نہیں کرتے۔ یہ تمام غیر ضروری ٹیبز سسٹم کی میموری پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس کا بڑا اچھا حل "ڈسٹ مین" ایڈ اون کی صورت میں دستیاب ہے۔ یہ بیس منٹ تک استعمال میں نہ آنے والے ٹیب کو خود بخود غیر ضروری سمجھتے ہوئے بند کردیتا ہے۔ تمام بند کرنے والے ٹیب اس کی لسٹ میں موجود رہتے ہیں، تاکہ ان کی دوبارہ ضرورت پڑنے پر ان تک پہنچا جا سکے۔ اس کے علاوہ آپ جب چاہیں اس کو pause بھی کرسکتے ہیں۔

http://bitly.com/dustman

گوگل کے علاوہ دیگر سرچ انجنز میں بھی تلاش کریں۔ فائرفوکس

اپنے براؤزر میں جب ہم کسی ٹیکسٹ کو سلیکٹ کرکے اس پر رائٹ کلک کرتے ہوئے اسے تلاش کرنا چاہتے ہیں تو صرف "گوگل" سرچ انجن موجود ہوتا ہے۔ گوگل اور دیگر سرچ انجنز کے نتائج مختلف ہوتے ہیں، اس لیے ہمیشہ صرف گوگل پر ہی انحصار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ کبھی کبھار دوسرے سرچ انجنز پر بھی نظر ڈال لینی چاہیے۔ اگر آپ دیگر سرچ انجنز جیسے کہ بنگ، یاہو، ڈک ڈک گو، آسک یا وکی پیڈیا پر تلاش کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے فائرفوکس براؤزر میں "سرچ دِس آن" ایڈ اون انسٹال کرنا ہوگا۔ خاص کر اگر آپ وکی پیڈیا پڑھتے ہیں تو یہ سرچ انجن آپ کے لیے بہت آسانی فراہم کرسکتا ہے۔

http://bitly.com/searchthison

کسی بھی ویب پیج پر موجود تبصرے غائب کریں۔ فائرفوکس
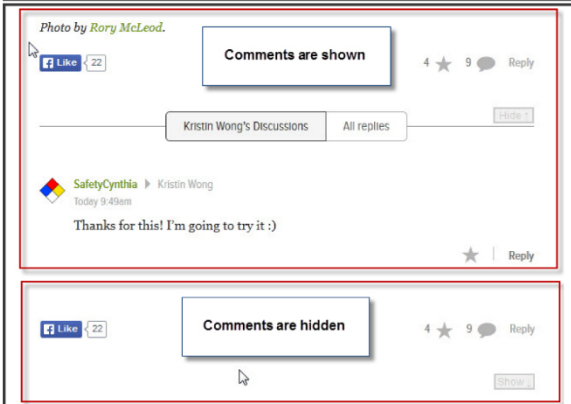
کیا آپ کو کسی ویب سائٹ پر موجود تبصروں کا حصہ پسند نہیں؟ اکثر ویب سائٹ پر انتہائی غیر معیاری تبصرے موجود ہوتے ہیں جن کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ یا پھر اتنی بڑی تعداد میں تبصرے موجود ہوتے ہیں کہ ویب پیج لوڈ ہونے میں بہت وقت لے لیتا ہے۔ ایسی یا اس جیسی کوئی بھی صورت ہو اور آپ ان تبصروں کو ویب پیج سے غائب کرنا چاہیں تو اس کے لیے فائرفوکس میں ایک پلگ ان "ڈونا ریڈ دا کمنٹس" (Don't Read The Comments) موجود ہے۔ اس کی انسٹالیشن سے ویب سائٹس پر موجود تبصروں کا حصہ غائب ہوجاتا ہے۔

http://bitly.com/nocomments-ff

آج کل تقریباً تمام اسمارٹ فونز میں جی پی ایس (GPS) موجود ہوتا ہے، جس کی وجہ سے فون سے بنائی گئی ہر تصویر میں جی پی ایس کوآرڈنیٹس (coordinates) موجود ہوتے ہیں۔ یعنی ہر تصویر میں ایسا ڈیٹا موجود ہوتا ہے جس سے یہ جانا جا سکتا ہے کہ یہ تصویر کس مقام پر بنائی گئی۔ جدید ڈیجیٹل کیمروں میں بھی یہ چیز موجود ہوتی ہے۔

میٹا انفارمیشن

EXIF یا ایکسچینج ایبل امیج فائل فارمیٹ تصاویر میں شامل میٹا (meta) انفارمیشن کو کہا جاتا ہے۔ اس معلومات میں تاریخ و وقت، کیمرے، تصویر، کیمرے کی مختلف خصوصیات سمیت کئی اہم معلومات موجود ہوتی ہیں۔ یہ تمام معلومات تصاویری فائل ہی میں محفوظ ہوتی ہے۔ مائیکروسافٹ ونڈوز سمیت تمام ہی جدید آپریٹنگ سسٹمز میں یہ معلومات کسی تصویر پر رائٹ کلک کر کے پراپرٹیز کی ونڈوز میں دیکھی جا سکتی ہے۔ یہ ایک معیار ہے جسے 1998ء میں جاپان الیکٹرانک انڈسٹریز ڈویلپمنٹ ایسوسی ایشن نے متعارف کروایا تھا۔ اس کے معیارات یا اصول کوئی ادارہ یا صنعت کنٹرول نہیں کرتی تاہم تمام ہی کیمرے بنانے والی کمپنیاں اسے استعمال ضرور کرتی ہیں۔

پرانے فوٹو ایڈیٹرز کے ذریعے جب کسی فوٹو کو ایڈٹ کیا جاتا تھا تو وہ یہ میٹا معلومات ضائع کر دیتے تھے لیکن جدید ایڈیٹر (بشمول فوٹو شاپ، کورل ڈرا وغیرہ) یہ معلومات ضائع نہیں کرتے بلکہ تصویر میں کی گئی ایڈیٹنگ کی معلومات بھی اس میں شامل کر دیتے ہیں۔

چونکہ جدید کیمروں اور موبائل فونز میں جی پی ایس (گلوبل پوزیشنگ سسٹم) بھی موجود ہوتا ہے، اس لئے اب Exif ڈیٹا میں اس جگہ کے طول البلد اور عرض البلد کی معلومات بھی موجود ہوتی ہے جہاں تصویر کھینچی گئی ہے۔ اسے جیوٹیگنگ کہا جاتا ہے۔ یہ معلومات صارفین کے فائدے کے لئے شامل کی جاتی ہے، لیکن اس کے کئی نقصانات بھی ہیں۔ Exif ڈیٹا کی وجہ سے تصویر کھینچے والے، کھنچوانے والے اور کئی دیگر حساس و نجی معلومات تک پہنچا جا سکتا ہے۔ کئی لوگ اس ڈیٹا کو پرائیوسی کے لئے خطرہ قرار دیتے ہیں۔ دسمبر 2012ء میں جب میک ایفی اینٹی وائرس بنانے والے جان میک ایفی پر قتل کا الزام لگا اور وہ ملک Belize سے فرار ہو کر گوئٹے مالا پہنچے، انہوں نے وہاں Vice نامی میگزین کو ایک خصوصی انٹرویو دیا۔ وائس کے رپورٹ نے میک ایفی کی جو تصاویر اپنے موبائل فون سے کھینچیں، ان میں میک ایفی کے جی پی ایس coordinates تھے۔ انٹرویو چھپنے کے صرف دو دن بعد ہی پولیس نے میک ایفی کو گوئٹے مالا سے گرفتار کر لیا۔

جی پی ایس کوآرڈنیٹس تلاش کریں

یہ معلومات تصویر کے ''میٹا ڈیٹا'' (Metadata) میں موجود ہوتی ہے۔

اسے دیکھنا بھی بالکل آسان ہوتا ہے۔ بس تصویر کو ڈاؤن لوڈ کر کے اس پر رائٹ کلک کرتے ہوئے پراپرٹیز منتخب کر لیں۔ پراپرٹیز کھل جائیں تو Details کے ٹیب میں

آجائیں۔ یہاں جی پی ایس کے ذیل میں موجود Latitude اور Longitude کوآرڈنیٹس دیکھیں۔ اگر یہ معلومات موجود ہے تو آپ اس تصویر کو کھینچے جانے کا مقام باآسانی معلوم کرسکتے ہیں۔

ضروری نہیں ہوتا کہ آپ کو یہ معلومات ہر تصویر میں مل جائے۔ کیونکہ تصویر بنانے والے اکثر یہ آپشن کو غیرفعال رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر آپ تصویر کہیں سے ڈاؤن لوڈ کریں تو یہ جس ویب سائٹ پر موجود ہوگی اکثر وہ ویب سائٹس بھی یہ میٹا ڈیٹا ڈیلیٹ کردیتی ہیں۔

کوآرڈنیٹس سے نقشے پر مقام کی تلاش

جی پی ایس کوآرڈنیٹس کو کسی نقشے پر تلاش کرتے ہوئے جانا جاسکتا ہے کہ تصویر کس مقام پر بنائی گئی۔ آن لائن نقشوں کی کئی سروسز یہ سہولت دیتی ہیں۔ مثلاً آپ باآسانی گوگل میپس پر تلاش کرسکتے ہیں۔ کوآرڈنیٹس کو استعمال کرتے ہوئے کیسے مقام کا تعین کیا جاتا ہے، آیئے آپ کو بتاتے ہیں۔

سب سے پہلے تو اپنے موبائل فون کے کیمرے سے لوکیشن کو آن کرتے ہوئے کوئی تصویر بنائیں۔ اب اس تصویر کو کمپیوٹر پر منتقل کرکے اس کی پراپرٹیز میں آجائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اس میں GPS کے ذیل میں ہماری مطلوبہ
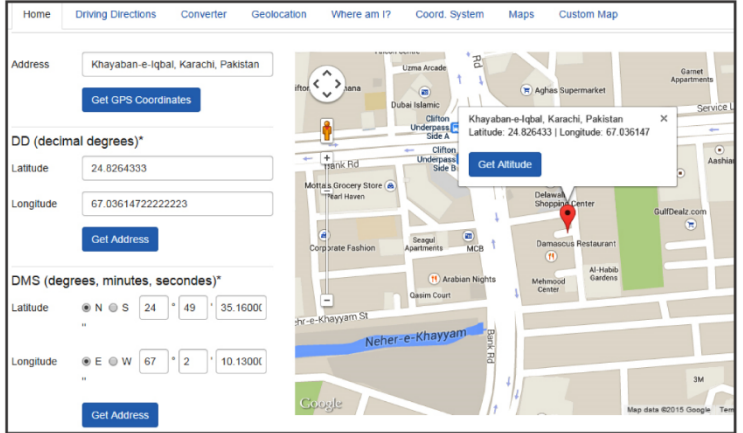
معلومات موجود ہے۔ اسے اپنے پاس نوٹ پیڈ میں ٹائپ کرلیں۔

اب نقشوں کی یہ ویب سائٹ کھولیں:

http://www.gps-coordinates.net

ہمارے پاس Latitude اور Longitude کی جو معلومات ہے وہ ڈگریز، منٹس اور سیکنڈز کے حساب سے ہے۔ اس لیے اسے اس ویب پر موجود DMS (degrees, minutes, secondes) کے حساب میں ٹکڑوں میں پیسٹ کریں۔

مثلاً ہمارے پاس Latitude اگر درج ذیل ہے:

24; 49; 35.16000000003322

تو اسے غور سے دیکھیں تو یہ تین حصوں میں بٹا ہے۔ ایک سیمی کولن سے اسے واضح کیا گیا ہے۔ تصویر کے مطابق Latitude اور Longitude ٹائپ یا پیسٹ کرنے کے بعد نیچے موجود Get Address کے بٹن پر کلک کریں تو چند لمحوں میں ایڈریس بمع نقشے پر مقام آپ کے سامنے ہوگا۔

اسی صفحے پر DD (decimal degrees) میں بھی Latitude اور Logitude فراہم کردیا جائے گا۔ دونوں معلومات کاپی کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھیں کہ اعشاریہ یعنی ڈاٹ کے بعد چھ ہندسے ہوں۔ اس سے اضافی مت کاپی کریں۔ جیسے کہ ہم نے درج ذیل معلومات کاپی کی ہے:

Latitude: 67.036147

Longitude: 67.036147

آیئے اب ان کو استعمال کرتے ہوئے گوگل سے کوآرڈینیٹس حاصل کرتے ہیں۔ اس حوالے سے گوگل کا مددگاری صفحہ آپ اس ربط پر ملاحظہ کرسکتے ہیں:

support.google.com/maps/answer/18539

یہاں Fortmat your search on Google Maps کے آپشن پر کلک کریں تو کوآرڈینیٹس کو فارمیٹ کرنے کا حصہ کھل جائے گا۔

I have decimal degrees کے ساتھ موجود بٹن پر کلک کریں اور نیچے Latitude اور Longitude جو کہ ہم نے پچھلے ویب سائٹ سے حاصل کیا ہے پیسٹ کریں اور Get Coordinates کے بٹن پر کلک کردیں۔ فوراً ہی یہ آپ کو حساب کتاب کرکے گوگل میپس کے لیے کوآرڈینیٹس فراہم کردے گا۔ اسے بھی کاپی کرلیں۔ مثال کے طور پر ہمیں گوگل میپس پر تلاش کے لیے درج ذیل کوآرڈینیٹس فراہم کیے گئے ہیں:

+24° 49' 35.1588",+67° 2' 10.1286"

اب گوگل میپس پر مقام کی تلاش کے لیے گوگل میپس کی ویب سائٹ جو کہ درج ذیل ہے، کھول لیں:

www.google.com/maps

یہاں سرچ کے خانے میں یہ کوآرڈینیٹس پیسٹ کرکے اینٹر کا بٹن دبادیں۔ فوراً ہی گوگل میپس پر یہ مقام آپ کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

Format your coordinates to search

Format your coordinates so they work on Google Maps. Don't include directions (N, S, E, W) or these symbols: °, ", '

I have degrees, minutes, and seconds
Ex: 38° 42' 4.98", -9° 9' 48.30"

I have decimal degrees
Ex: 38.701383, -9.163417

Latitude
24.826433

Longitude
67.036147

GET COORDINATES

Search for these coordinates in Google Maps: +24° 49' 35.1588",+67° 2' 10.1286"

اس کام کے لئے کئی چھوٹے اور مفت سافٹ ویئر با آسانی دستیاب ہیں۔ ایک ایسا ہی سافٹ ویئر Free EXIF Eraser ہے۔ اس سافٹ ویئر کو درج ذیل ربط سے ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔

http://www.exiferaser.com

Exif ڈیٹا حذف کریں

اگر ذاتی تصاویر کسی اجنبی کے ساتھ شیئر کرنا ہوں تو Exif ڈیٹا کو حذف کر دینا ہی عقل مندی ہے۔ یہ عمل کچھ زیادہ مشکل نہیں۔ جس تصویر سے یہ ڈیٹا صاف کرنا
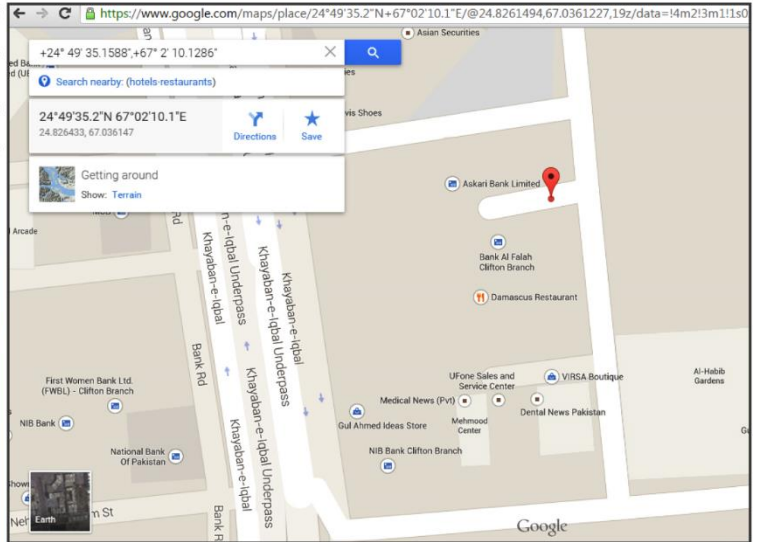
ہو اس پر رائٹ کلک کرتے ہوئے پراپرٹیز میں آئیں۔ پراپرٹیز میں Details کے ٹیب میں جہاں یہ ساری معلومات موجود ہے وہیں نیچے Remove Properties Personal Information کا آپشن بھی موجود ہے۔ اس پر کلک کریں تو اگلے مرحلے پر پوچھا جائے گا کہ آپ اس تصویر میں سے کون کون سی معلومات حذف کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں سے مخصوص معلومات یا پھر تمام معلومات ایک ساتھ حذف کی جاسکتی ہے۔

تصاویر میں GPS کوآرڈینیٹس کو آف کریں

ضروری نہیں کہ آپ تصاویر میں سے ہر بار جی پی ایس کوآرڈینیٹس حذف کرتے پھریں، انھیں مکمل طور پر غیر فعال بھی کیا جاسکتا ہے۔ فون کی سیٹنگز میں لوکیشن سیٹنگ موجود ہوتی ہے، اسے غیر فعال کر دینے سے یہ آپشن کام کرنا بند کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ کیمرہ ایپلی کیشن میں بھی لوکیشن کا آپشن موجود ہوتا ہے، اسے بند کر دیں تو تصویر میں یہ ڈیٹا شامل نہیں ہوتا۔ آئی فون اور اینڈرائیڈ دونوں کی کیمرہ سیٹنگ میں دیکھیں یہ آپشن آپ کو مل جائے گا۔

☆☆

درج ذیل آسان سوالوں کے جوابات دے کر آپ حاصل کرسکتے ہیں، 2000 روپے تک کا کیش پرائز

1) اس وقت مائیکروسافٹ آفس کا تازہ ترین دستیاب ورژن کون سا ہے؟

☆ آفس 2015 ☆ آفس 2014 ☆ آفس 2013

2) انٹرنیٹ ڈاٹ آرگ کس معروف کمپنی کا پروجیکٹ ہے؟

☆ مائیکروسافٹ ☆ فیس بک ☆ ایپل

3) ویب سرور عموماً کونسی پورٹ (Port) استعمال کرتے ہیں؟

☆ 8080 ☆ 80 ☆ 81

☆......ان سوالات کے جوابات 25 مئی تک ارسال کئے جاسکتے ہیں۔

☆......کوپن پر جوابات لکھ کر اس کوپن کی اسکین کاپی یا موبائل سے فوٹو کھینچ کر بھی بھیجا جاسکتا ہے۔ موصول ہونے والی ای میلز چونکہ بہت زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے کوپن مل جانے کی اطلاع دینا ہمارے لئے ممکن نہیں۔

پہلا انعام 2000 روپے نقد (ایک انعام)

دوسرا انعام 200 روپے نقد (10 انعامات)

ماہ مارچ کے سوالات کے درست جوابات

❶ ہاٹ میل ❷ 1985

❸ ایشیاء

پہلا انعام

فراست علی، کراچی

دوسرا انعام جیتنے والے دس قارئین

☆ سکندر بخت، کراچی ☆ ماجد علی خان، کراچی ☆ سید شاہزیب، کراچی ☆ شبیر احمد، حیدر آباد ☆ نور علی سلیمان، اسلام آباد ☆ سید مالک، گھوٹکی ☆ رحیم علی، لاہور ☆ کلیم اللہ، راولپنڈی ☆ عدیل، کراچی ☆ علی رضا، پشاور

انعامی کوپن برائے مئی 2015ء

جوابات: 1) .... 2) .... 3) ....

نام .... فون نمبر ....

پتا ....

....

یہ کوپن crm@computingpk.com پر ای میل کیجیے یا ''ماہنامہ کمپیوٹنگ''، پوسٹ باکس نمبر 786، کراچی 74200 پر بذریعہ ڈاک ارسال کیجیے

ڈیسک ٹاپ بمقابلہ موبائل پروسیسر

ڈیسک ٹاپ پروسیسر کیوں موبائل پروسیسر سے بہتر ہے؟

سام سنگ نے حال ہی میں گلیکسی ایس 6 اسمارٹ فون متعارف کروایا ہے۔ کہا جارہا ہے کہ یہ اب تک دستیاب تمام اینڈرائیڈ اسمارٹ فونز میں سب سے طاقتور اور تیز رفتار ہے۔ ماضی میں سام سنگ گلیکسی ایس سیریز کے اسمارٹ فون کے لئے کوالکوم سے پروسیسر بنواتا تھا لیکن اس فون میں سام سنگ نے اپنا ہی تیار کردہ پروسیسر Exynos 7420 استعمال کیا ہے۔ یہ پروسیسر بھی کمال کا ہے۔ اس میں ایک نہیں بلکہ بیک وقت دو پروسیسر کام کررہے ہوتے ہیں اور ہر پروسیسر کی چار cores ہیں۔ یوں یہ پروسیسر مجموعی طور پر آٹھ cores پر مشتمل ہے۔ اس پروسیسر کو اس طرح ڈیزائن کیا گیا ہے کہ ایک پروسیسر 1.5 گیگا ہرٹز کی رفتار پر کام کرتا ہے جبکہ دوسرا پروسیسر 2.1 گیگا ہرٹز کی کلاک اسپیڈ رکھتا ہے۔ کم کلاک اسپیڈ والا پروسیسر عام حالات میں استعمال ہوتا ہے لیکن جیسے ہی زیادہ کلاک اسپیڈ کی ضرورت پیش آتی ہے، 2.1 گیگا ہرٹز کی کلاک اسپیڈ والا پروسیسر اسٹارٹ ہوجاتا ہے۔

اب کچھ بات کرتے ہیں اس لیپ ٹاپ کی جس پر یہ مضمون ٹائپ کیا جارہا ہے۔ یہ لیپ 2012ء میں خریدا گیا تھا اور اس میں دو cores رکھنے والا Core i3 پروسیسر نصب ہے جس کی کلاک اسپیڈ 2 گیگا ہرٹز کے لگ بھگ ہے۔ تو کیا سام سنگ گلیکسی ایس 6 میں استعمال کیا گیا پروسیسر ہمارے لیپ ٹاپ سے زیادہ طاقتور ہے؟ 2006ء میں انٹل نے ایسے پینٹیئم 4 پروسیسر بھی بنائے تھے جو 3.6 گیگا ہرٹز کی زبردست کلاک اسپیڈ پر کام کرتے تھے۔ تو کیا وہ پینٹیئم پروسیسر ہمارے لیپ ٹاپ اور گلیکسی ایس 6 دونوں سے زیادہ طاقتور تھا؟

کلاک اسپیڈ اور پروسیسر cores کے اعتبار سے Exynos 7420 پروسیسر ہمارے لیپ ٹاپ کے پروسیسر سے زیادہ طاقتور ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ کسی لیپ ٹاپ یا ڈیسک ٹاپ میں نصب پروسیسر اور اسمارٹ فون میں لگے پروسیسر کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں۔ بلکہ آج

Model	L2 Cache	TDP (Watt)	MHz	Cores	Process (nm)
Intel Xeon E5-2697 v2	3MB	130	2700	12	22
Intel Core i7-4960X	1.5MB	130	3600	6	22
AMD A10-7850K	4MB	95	3700	4	28
AMD A10-7700K	4MB	95	3400	4	28
AMD A8-7650K	4MB	95	3300	4	28
Intel Core i7-4790	1MB	84	3600	4	22
Intel Core i7-4790S	1MB	65	3200	4	22
Intel Core i7-4940MX	1MB	57	3100	4	22
Intel Core i7-4960HQ	1MB	47	2600	4	22
Intel Core i7-4712MQ	1MB	37	2300	4	22
Intel Core i5-4340M	512KB	37	2900	2	22
Intel Core i5-4310M	512KB	37	2700	2	22
Intel Core i5-4400E	512KB	37	2700	2	22
Intel Core i5-4210M	512KB	37	2600	2	22
Intel Core i7-5557U	512KB	28	3100	2	14
Intel Core i5-5287U	512KB	28	2900	2	14
Intel Core i7-4578U	512KB	28	3000	2	22
Intel Core i5-5257U	512KB	28	2700	2	14
Intel Core i5-4308U	512KB	28	2800	2	22
Intel Core i5-4278U	512KB	28	2600	2	22
Intel Core i7-5600U	512KB	15	2600	2	14
Intel Core i7-4600U	512KB	15	2100	2	22
Intel Atom Z3736F	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3736G	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3745	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3745D	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3740	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3740D	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3735D	2MB	<4	1330	4	22
Intel Atom Z3735E	2MB	<4	1330	4	22

گزشتہ بیس ماہ کے دوران ریلیز ہونے والے چند پروسیسرز کی تفصیلات

کے جدید ترین موبائل پروسیسر اور چار پانچ سال پرانے ڈیسک ٹاپ پروسیسر کا بھی آپس میں کوئی مقابلہ نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن آخر ایسا کیوں ہے؟

ماضی میں جب پروسیسر گیگا ہرٹز کے بجائے میگا ہرٹز کی رفتار میں آتے تھے، اس وقت ہر نئے پروسیسر کی کلاک اسپیڈ گزشتہ پروسیسر کے مقابلے میں زیادہ ہوتی تھی اور ساتھ ہی نئے پروسیسر کے استعمال سے کارکردگی پر زبردست فرق پڑتا تھا۔ یعنی اس زمانے میں کلاک اسپیڈ کا براہ راست تعلق کارکردگی سے تھا کیونکہ اس وقت ملٹی پروسیسنگ جیسی تکنیکیں دستیاب نہیں تھیں۔

اب صورت حال ویسی نہیں ہے۔

آپ نے اکثر سنا ہوگا کہ سائنس دان پروسیسر کے بنیادی جُز ٹرانسسٹر کو اتنا چھوٹا کر چکے ہیں کہ اسے مزید چھوٹا کرنا مشکل تر ہوتا جارہا ہے اور ایک ایسا وقت بھی آئے گا جبکہ ٹرانسسٹر کو مزید چھوٹا کرنا ممکن نہیں رہے گا (ہم اس وقت کے خاصے قریب پہنچ چکے ہیں)۔ کچھ ایسی ہی صورت حال ہمیں پروسیسر کی کلاک اسپیڈ کے ساتھ بھی درپیش ہے۔ ہم 800 میگا ہرٹز سے 1 گیگا ہرٹز اور پھر 1 گیگا ہرٹز سے 2 گیگا ہرٹز کی کلاک اسپیڈ تک تو تیزی سے پہنچ گئے لیکن اب تک پانچ یا دس گیگا ہرٹز کے پروسیسر دستیاب نہیں ہیں۔ یوں کہہ لیں کہ ہم کلاک اسپیڈ کے معاملے میں بھی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں یا پہنچنے والے ہیں اور اس سے زیادہ کلاک اسپیڈ کے پروسیسر بنانا اب ممکن نہیں رہا یا سودمند نہیں رہا۔

کلاک اسپیڈ اب کسی بھی پروسیسر کی کارکردگی بتانے کے لئے ناکافی ہے۔ ماضی کی طرح اب دو مختلف پروسیسرز کے درمیان مقابلہ ان کی کلاک اسپیڈ سے نہیں کیا جاسکتا۔ 2006ء میں بنایا گیا 3.6 گیگا ہرٹز کلاک اسپیڈ کا حامل پینٹیئم پروسیسر آج کل دستیاب 2 گیگا ہرٹز کور آئی تھری پروسیسر حتیٰ کہ Core2Duo پروسیسر سے بھی کارکردگی میں بہت پیچھے ہے۔

فی زمانہ کسی پروسیسر کا مقابلہ دوسرے پروسیسر سے دو چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ اول تھرمل ڈیزائن پاور یا TDP (اسے بعض اوقات تھرمل ڈیزائن پوائنٹ بھی کہا جاتا ہے) اور دوم فیچر فیبریکیشن سائز یا fab size۔ تھرمل ڈیزائن پاور ہی وہ سب سے اہم چیز ہے جس نے نہ صرف کلاک اسپیڈ پر اسپیڈ بریکر لگا رکھا ہے بلکہ موبائل اور ڈیسک ٹاپ پروسیسر کے درمیان بڑا فرق پیدا کر رکھا ہے۔ کسی پروسیسر کی تھرمل ڈیزائن پاور وہ زیادہ سے زیادہ حرارت ہے جو پروسیسر پیدا کرتا ہے اور اس حرارت کو منتشر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آپ جانتے ہی ہونگے کہ پروسیسر جب چلتا ہے تو زبردست حرارت پیدا کرتا ہے اور اگر پروسیسر کو ہیٹ سنک یا پنکھے کے ذریعے ٹھنڈا نہ کیا جائے تو وہ جل کر بیکار ہوسکتا ہے۔ اگر کسی پروسیسر کا ٹی ڈی پی 20 واٹ (Watt) ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ اس پروسیسر کو اپنی پوری قوت سے چلتے دوران مناسب حد تک ٹھنڈا رکھنے کے لئے کولنگ سسٹم (ٹھنڈا کرنے والے نظام) کو 20 واٹ توانائی خرچ کرنی ہوگی۔

کسی پروسیسر کی جتنی زیادہ کلاک اسپیڈ ہوگی وہ اتنی ہی زیادہ حرارت پیدا کرے گا۔ اب ہم اس حد کو پہنچ چکے ہیں جہاں کلاک اسپیڈ میں مزید اضافہ عملی لحاظ سے گھاٹے کا سودا ہے۔ کیونکہ کلاک اسپیڈ میں مزید اضافے سے پروسیسر کو ٹھنڈا کرنے والے نظام کو درکار توانائی بھی بڑھ جائے گی۔ جبکہ ماہرین پہلے ہی

توانائی کا خرچ کم سے کم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لہٰذا پروسیسر بنانے والی کمپنیاں اب کلاک اسپیڈ میں اضافے کے بجائے پروسیسر کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے دوسرے طریقوں پر کام کر رہی ہیں۔

اسمارٹ فون میں چونکہ توانائی کا منبع یعنی بیٹری محدود ہوتی ہے، اس لئے اس میں استعمال ہونے والے پروسیسر کا ٹی ڈی پی چند واٹ سے زیادہ نہیں ہوتا۔ Samsung Exynos 7420 پروسیسر جس کا ہم نے مضمون کے شروع میں تذکرہ کیا تھا، کا ٹی ڈی پی صرف 2.5 واٹ ہے۔ موبائل سی پی یوز کے کم ٹی ڈی پی کی وجہ صرف بیٹری ہی نہیں بلکہ ان کا چھوٹا سائز بھی ہے۔ ہوسکتا ہے آپ سوچیں کہ اگر موبائل فون کو چارجر کے ساتھ جوڑ کر رکھا جائے تو دستیاب توانائی کا مسئلہ نہیں ہونا چاہئے اور پروسیسر کو زیادہ ٹی ڈی پی پر کام کرنا چاہئے۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ جتنا زیادہ ٹی ڈی پی ہوگا، حرارت بھی اسی قدر پیدا ہوگی اور نتیجتاً اتنا ہی بہتر کولنگ سسٹم بھی چاہئے ہوگا۔ اب ایک ایسا اسمارٹ فون جس میں پروسیسر کو ٹھنڈا کرنے کے لئے اسمارٹ فون جتنا ہی کولنگ سسٹم لگا ہو تو اُسے کون استعمال کرے گا؟

اس کے مقابلے میں ڈیسک ٹاپ پروسیسر کا ٹی ڈی پی عموماً دو عددی یا بعض اوقات تین عددی تک ہوتا ہے۔ یہ 10 واٹ سے لیکر 100 یا اس سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے۔ بعض گرافکس کارڈز ایسے بھی دستیاب ہیں جن میں لگے گرافکس پروسیسنگ یونٹ جو بنیادی طور پر ایک پروسیسر ہی ہے، کا ٹی ڈی پی 200 واٹ سے بھی زیادہ ہے۔ دوسری جانب 200 واٹ ٹی ڈی پی کے حامل ڈیسک ٹاپ پروسیسر بھی عام دستیاب ہیں۔ تاہم یہ دیگر پروسیسرز کے مقابلے میں مہنگے ہوتے ہیں اور انہیں ٹھنڈا کرنے والا نظام بھی مختلف ہوتا ہے۔

آج کل پروسیسر اس طرح ڈیزائن کئے جاتے ہیں کہ ان کی کلاک اسپیڈ متعین یا فکسڈ نہیں ہوتی۔ یہ حالات اور ضرورت کے مطابق کم یا زیادہ ہوسکتی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ جب ضرورت نہ ہو اس وقت کلاک اسپیڈ کو کم کر کے پروسیسر کی جانب سے خرچ کی جانے والی توانائی کو کم کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ پروسیسر حرارت بھی کم پیدا کرتا ہے جس سے اسے ٹھنڈا کرنے کے لئے مزید توانائی نہیں خرچ کرنی پڑتی۔ موبائل پروسیسر میں خاص طور پر اس بات کا دھیان رکھا جاتا ہے کہ جیسے ہی پروسیسر ایک مقررہ حد سے زیادہ گرم ہوجائے، اس کی کلاک اسپیڈ فی الفور کم کردی جاتی ہے یا اگر وہ ملٹی کور پروسیسر ہے تو اس کی چند ایک cores کو سرے سے بند ہی کردیا جاتا ہے تاکہ پروسیسر مزید گرم نہ ہو۔ اس لئے موبائل فون کے پروسیسر اپنی زیادہ سے زیادہ کلاک اسپیڈ پر بہت محدود وقت کے لئے چل پاتے ہیں۔ دوسری جانب ڈیسک ٹاپ پروسیسر میں چونکہ کولنگ سسٹم طاقتور لگا ہوتا ہے اس لئے ان میں پروسیسر کو ان کی زیادہ سے زیادہ کلاک اسپیڈ پر حسب ضرورت وقت تک چلایا جاسکتا ہے۔

ٹی ڈی پی کے بعد دوسری اہم چیز فیبریکیشن سائز ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں کے دوران انجینئروں نے سیلکان ویفر پر ٹرانسسٹر کا سائز انتہائی کم کرلیا ہے اور اب یہ چند نینو میٹر تک پہنچ گیا ہے۔ یاد رہے کہ ایک نینو میٹر ایک میٹر کا اربواں حصہ ہوتا ہے اور یہ کتنا چھوٹا ہوتا ہے اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ہیلیم گیس کے ایٹم کا سائز تقریباً 0.5 نینو میٹر ہوتا ہے۔

فیبریکیشن سائز یا پروسس سائز کا آسان ترین زبان میں مطلب یہی ہوتا ہے کہ سیلکان ویفر پر بنائے گئے پرزوں مثلاً ٹرانسسٹر، رزسسٹر وغیرہ کا سائز کیا ہے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ ان پرزوں کا سائز کم ہوجانے سے ان کے کام کرنے کی صلاحیت متاثر نہیں ہوتی۔ 20 نینو میٹر پروسس پر بنائے گئے کسی ٹرانسسٹر کی خصوصیات 14 نینو میٹر پروسس پر بنائے گئے ٹرانسسٹر جیسی ہی ہوتی ہیں۔ فرق صرف ان کے سائز کا ہوتا ہے۔

اسمارٹ فون اور ٹیبلٹ میں استعمال ہونے والے زیادہ تر پروسیسر عموماً 28 یا 20 نینو میٹر پروسس پر تیار کئے جاتے ہیں۔ سام سنگ Exynos 7420 کو جدید ترین 14 نینو میٹر پروسس پر تیار کیا گیا ہے۔ ڈیسک ٹاپ پروسیسر بھی مختلف فیبریکیشن سائز میں تیار کئے جاتے ہیں۔ یہ 20 نینو میٹر سے لیکر 14 نینو میٹر کے فیبریکیشن سائز میں دستیاب ہے۔ مستقبل میں فیبریکیشن سائز مزید کم ہوگا اور اس کے لئے پہلے ہی زور و شور سے تحقیق جاری ہے۔

جب پروسیسر کا فیبریکیشن سائز کم ہوتا ہے تو اس کی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ ٹرانسسٹر اور دیگر پرزوں کا سائز چھوٹا ہونے سے یہ کم توانائی خرچ کرتے ہیں اور حرارت بھی کم پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا جس پروسیسر کا فیبریکیشن سائز کم ہوگا، وہ کم توانائی خرچ ہوگا اور اس کا ٹی ڈی پی بھی زیادہ کیا جاسکتا ہے۔

موبائل فون کے لئے جدید پروسیسر 14 نینو میٹر پروسس پر تیار کئے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے یہ پروسیسر توانائی کے معاملے میں 20 نینو میٹر پروسس پر تیار کئے گئے پروسیسر کے مقابلے میں بہت کفایت شعار ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ٹی ڈی پی کا فرق موبائل فون کے لئے تیار کئے پروسیسر کو ڈیسک ٹاپ پروسیسر پر سبقت نہیں دلاسکتا۔

تاہم ضروری نہیں کہ یہ صورت حال مستقبل میں بھی قائم رہے۔ پروسیسر ڈیزائنرز جس تن دہی سے پروسیسر کو بہتر سے بہترین بنانے میں مصروف ہیں، مستقبل میں امید کی جاسکتی ہے کہ موبائل پروسیسر اور ڈیسک ٹاپ پروسیسر کی کارکردگی میں موجود فرق ختم نہ سہی لیکن بہت کم ضرور ہوجائے گا۔

تصاویر کو متن میں بدلنے کا مفت طریقہ

آپٹیکل کیریکٹر ریکگ نیشن یعنی اوسی آر سافٹ ویئر سے ہمارے قارئین بخوبی واقف ہونگے۔ اوسی آر ایک ایسے سافٹ ویئر ہوتا ہے جو کسی تصویر میں موجود متن یا الفاظ کو شناخت کرکے آپ کے سامنے قابلِ تدوین شکل میں پیش کرتا ہے۔ اس کے ذریعے کتابوں کو اسکین کرکے بہت تھوڑے وقت میں برقی کتب میں بدلا جاسکتا ہے۔

یہ ٹیکنالوجی نئی نہیں ہے بلکہ برسوں سے اسے استعمال کیا جارہا ہے۔ انگریزی اور دیگر لاطینی زبانوں میں لکھے متن کو کسی تصویر میں شناخت کرنے کے حوالے سے بہت تحقیقی کام ہوا ہے۔ اب یہ ٹیکنالوجی اس قدر پختہ ہوچکی ہے کہ تصاویر میں موجود انگریزی، فرانسیسی، چینی اور جاپانی زبانوں کے متن کو انتہائی عمدہ طریقے سے شناخت کرسکتی ہے۔ بدقسمتی سے اردو ایسی زبانوں کی فہرست میں شامل نہیں جس کے لئے تجارتی پیمانے پر کوئی اوسی آر دستیاب ہے۔ اردو کے پیچیدہ طرزِ تحریر کی وجہ سے اس زبان میں لکھے الفاظ کی شناخت کرنا بہت مشکل کام ہے۔

اوسی آر سافٹ ویئر کی ہزار خوبیوں کے سامنے ایک ہی خرابی زیادہ بڑی لگتی ہے۔ وہ یہ کہ اوسی آر سافٹ ویئر عموماً خاصی بھاری بھرکم اور مفت دستیاب نہیں ہوتے۔ اگرچہ اسکینر خریدنے پر اوسی آر سافٹ ویئر بھی مفت مل جاتا ہے لیکن اگر آپ کے پاس اسکینر نہ ہو تو مفت اوسی آر ڈھونڈنا ایک مشکل کام ثابت ہوسکتا ہے۔ خصوصاً اگر کسی کو کبھی کبھار ہی کسی تصویر میں سے ٹیکسٹ نکالنا ہو تو اس کے لیے اوسی آر سافٹ ویئر خریدنا فضول کا سردرد ہے۔

تصویر کو متن میں بدلنے کے ویسے تو کئی مفت طریقے ہیں۔ مگر دو مفت طریقے ایسے ہیں جو کہ استعمال میں انتہائی آسان ہیں۔ ایک تو مائیکروسافٹ ون نوٹ (OneNote) کا استعمال ہے۔ ون نوٹ بنیادی طور پر مائیکروسافٹ آفس کا حصہ ہے۔ تاہم اب یہ الگ سے بھی دستیاب ہے۔

اسے استعمال کرے کا طریقہ کار بہت آسان ہے۔ پروگرام چلائیں، کوئی بھی تصویر کاپی کرکے ون نوٹ میں پیسٹ کردیں۔ پھر تصویر میں ہی متن پر کلک کر کے Copy Text From Picture کے آپشن پر کلک کردیں۔ چند ہی لمحوں میں وَن نوٹ تصویر میں سے متن کاپی کرکے کلپ بورڈ پر محفوظ کردے گا۔ آپ اپنا من پسند ٹیکسٹ ایڈیٹر مثلاً نوٹ پیڈ، مائیکروسافٹ ورڈ وغیرہ کھول کر کاپی کیا ہوا متن پیسٹ کردیں۔

اگر آپ کے پاس مائیکروسافٹ وَن نوٹ نصب یا انسٹال نہیں ہے تو آپ اسے درج ذیل ربط سے بالکل مفت ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔ یہ سافٹ ویئر صرف ڈیسک ٹاپ ہی نہیں بلکہ اسمارٹ فون کے لئے بھی مفت دستیاب ہے۔

http://www.onenote.com/download

اگر آپ کوئی نیا سافٹ ویئر انسٹال نہیں کرنا چاہتے یا وَن نوٹ آپ کو پسند نہ آرہا ہو تو آپ Free OCR کا استعمال کرسکتے ہیں۔

http://www.free-ocr.com

اس آن لائن سروس کی مدد سے صارفین مفت میں اپنے تصویری دستاویزات سے متن نکال سکتے ہیں۔ آپ نے کرنا یہ ہے کہ تصویر کو اس ویب سائٹ پر اپ لوڈ کریں، متن کی زبان منتخب کریں اور Send File کے بٹن پر کلک کردیں۔ چند ہی لمحوں میں یہ ویب سائٹ تصویر میں سے متن شناخت کرکے آپ کے سامنے پیش کردے گی۔ یہ سروس اُن لوگوں کے لیے واقعی بہترین ہے جو کبھی کبھار تصویر سے متن نکالنا چاہے۔ اس ویب سائٹ کا وعدہ ہے کہ وہ صارفین کے اپ لوڈ کئے گئے کاغذات کو اپنے پاس محفوظ نہیں کرے گی۔ البتہ اس ویب سائٹ کے استعمال میں ایک قباعت ہے کہ اس پر زیادہ سے زیادہ 2 میگا بائٹس تک کا سائز رکھنے والی تصویر اپ لوڈ کی جاسکتی ہے۔

تصویر سے متن نکالتے ہوئے ایک بات دھیان میں رہے کہ تصویر جتنی صاف ہوگی، فونٹ جتنا عام سا ہوگا اتنا ہی نتیجہ اچھا نکلے گا۔ اگر تصویر میں غیر رسمی فونٹ، دھندلا پن، آڑھے ترچھے الفاظ، پینسل یا پن کے ذریعے کی گئی درستگیاں موجود ہوں تو نتیجہ خلاف توقع بھی آسکتا ہے۔ ایسی تصاویر میں سے متن نکالنے کا کام خریدا ہوا سافٹ ویئر بھی نہیں کرپاتا۔

وَن نوٹ یا فری اوسی آر دونوں تصویر میں موجود متن کی فارمیٹنگ کو محفوظ نہیں رکھتے۔ یعنی اگر تصویر میں متن کہیں پر بولڈ یا موٹا لکھا گیا ہے، یا اس کا فونٹ سائز بڑا ہے یا اس کا رنگ دوسرے متن کے مقابلے میں الگ ہے تو یہ سافٹ ویئر اسے شناخت نہیں کرتے بلکہ متن کا بغیر کسی فارمیٹنگ کے پیش کرتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں قیمتاً دستیاب سافٹ ویئر مثلاً Omnipage OCR عموماً فارمیٹنگ کو بھی شناخت کرتے ہیں۔

سوال: ونڈوز سیون میں موجود اسٹکی نوٹس یاددہانی کے لئے بہترین چیز ہے۔ لیکن اس کا فونٹ مجھے قطعی طور پر پسند نہیں۔ بدقسمتی سے کافی ڈھونڈنے پر بھی مجھے اس کا فونٹ تبدیل کرنے کا کوئی آپشن نہیں ملا۔ کیا اس کا فونٹ تبدیل کیا جاسکتا ہے؟ (دلشاد، فیس بک)

جواب: مائیکروسافٹ ونڈوز اسٹکی نوٹس (Sticky Notes) میں بطور فونٹ Segoe نامی فونٹ استعمال کرتی ہے۔ لیکن اسے تبدیل کرنے کا کوئی آپشن اسٹکی نوٹس میں موجود نہیں۔ اس مسئلے کو کئی طریقوں سے حل کیا جاسکتا ہے۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ Segoe فونٹ فیملی کو ونڈوز سے Uninstall کردیں۔ رَن باکس کھولیں اور اس میں fonts لکھ کر اینٹر کا بٹن دبا دیں۔ کھلنے والی ونڈو میں Segoe فونٹ تلاش کریں اور اس پر کلک کرکے کی بورڈ سے ڈیلیٹ کا بٹن دبا دیں۔ فونٹ کے ڈیلیٹ ہوجانے کے بعد اسٹکی نوٹس خودبخود MS Sans Serif کو بطور فونٹ استعمال کرنا شروع کردیں گے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رجسٹری کے ذریعے Segoe فیملی کے فونٹس کی فونٹ فائل ہی بدل دی جائے۔ نوٹ پیڈ کھولیں اور اس میں درج ذیل کوڈ ٹائپ کریں:

```
REGEDIT4
[HKEY_LOCAL_MACHINE\SOFTWARE\Microsoft\Windows NT\CurrentVersion\Fonts]
"Segoe Print (TrueType)"="consola.ttf"
"Segoe Print Bold (TrueType)"="consolab.ttf"
```

اس کوڈ کو sticky.reg کے نام سے ڈیسک ٹاپ پر محفوظ کریں اور پھر اس پر ماؤس کے ذریعے دوبار کلک کرکے اسے رجسٹری میں شامل کردیں۔ کمپیوٹر ری اسٹارٹ کریں اور اسٹکی نوٹس کھولیں۔ آپ دیکھیں گے کہ اسٹکی نوٹس کا فونٹ تبدیل ہوگیا ہے۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ مائیکروسافٹ ورڈ میں اپنے من پسند فونٹ میں نوٹس ٹائپ کریں اور انہیں من چاہا فونٹ سائز بھی دیں۔ اس کے بعد ان نوٹس کو وہاں سے کاپی کرکے اسٹکی نوٹس میں پیسٹ کردیں۔ اس طریقے میں آپ ایک ہی اسٹکی نوٹ میں کئی فونٹس استعمال کرسکتے ہیں اور ہر نوٹ کو الگ الگ فونٹ سائز بھی دے سکتے ہیں۔

سوال: میرے ایچ پی 530 لیپ ٹاپ پر ماسٹر پاس ورڈ (بایوس پاس ورڈ) لگا ہوا ہے۔ اس پاس ورڈ کو ختم کرنے کا کوئی طریقہ بتائیں۔ (کاشی خان، فیس بک)

جواب: ایچ پی 530 سیریز کے تمام لیپ ٹاپس میں بایوس پر لگے پاس ورڈ کو ختم کرنے کے لئے اس کے مدر بورڈ پر نصب دو نقاط یا پوائنٹس کو کچھ دیر کے لئے آپس میں جوڑنا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے لیپ ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کردیں۔ اس یقین دہانی کے بعد کہ لیپ ٹاپ مکمل طور پر بند ہوچکا ہے، لیپ ٹاپ کو الٹا کریں اور وہ حصہ تلاش کریں جس پر میموری کا نشان بنا ہوا ہے۔ یہ حصہ چکور شکل کا ہے۔ آپ اس حصے پر موجود cover کے اسکرو کھول کر cover ہٹا دیں۔ جہاں RAM لکھیں ہیں، وہیں آپ دائیں جانب آپ دو پوائنٹس تلاش کریں جن کے قریب RTC RESET لکھا ہوگا۔ آپ کسی اسکرو ڈرائیو کی مدد سے ان دونوں پوائنٹس کو کچھ دیر کے لئے ملا دیں یا شارٹ کردیں۔ ایسا کرنے سے بایوس مکمل طور پر ری سیٹ ہوجائے گی اور پاس ورڈ ختم ہوجائے گا۔

سوال: کئی دنوں سے میں گوگل کروم براؤزر کے ذریعے جی میل پر سائن اِن نہیں ہو پا رہا۔ دوسرے ویب براؤزر استعمال کرنے پر جی میل کا اکاؤنٹ لاگ اِن ہو جاتا ہے۔ یہ جو تصویر میں نے آپ کو ارسال کی ہے، کیا اس کی وجہ سے تو مسئلہ نہیں آرہا؟ (حسن طارق، فیس بک)
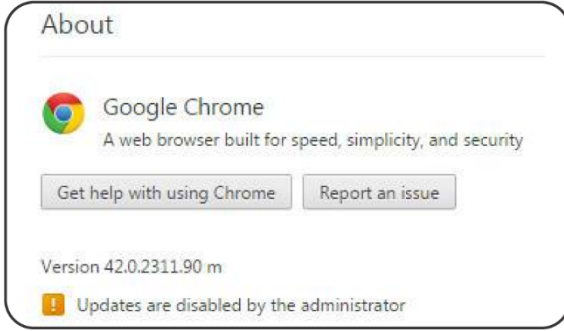
جواب: جو مسئلہ اپ نے بیان کیا ہے، اس کی کئی وجوہ ہوسکتی ہیں۔ لیکن صرف گوگل کروم کی اپ ڈیٹس بند کردینے سے یہ مسئلہ نہیں پیدا ہوسکتا۔ جی میل https پروٹوکول استعمال کرتا ہے اور گوگل کروم کے پرانے ورژنز میں یہ بگ موجود تھا کہ بعد اوقات https پروٹوکول استعمال کرنے والی ویب سائٹس کھلنا بند ہوجاتی تھیں۔ لیکن آپ آپ کے پاس گوگل کروم کا تازہ ترین ورژن نصب ہے۔

آپ کا بیان کردہ مسئلہ کمپیوٹر کو ری اسٹارٹ کرنے پر اکثر حل ہوجاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے باوجود مسئلہ درپیش ہو تو پھر آپ کو گوگل کروم کا ساکٹ پول flush کرنا ہوگا۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ گوگل کروم کھولیں اور ایڈریس بار میں chrome://net-internals لکھ کر کی بورڈ سے اینٹر کا بٹن دبائیں۔ چند ہی لمحوں میں ایک نیا ویب پیج ظاہر ہوجائے گا جس میں سب سے اوپر ایک سرخ رنگ کی پٹی ہوگی اور اس پٹی میں ایک ڈراپ ڈاؤن لسٹ۔ آپ اس فہرست میں سے Sockets پر کلک کریں اور پھر نئے ظاہر ہونے والے ویب پیج میں سے Flush socket pools کے بٹن پر کلک کریں۔

جی میل کی ویب سائٹ کھولنے کی کوشش کریں۔ امید ہے اس بار کامیابی ہوگی۔

سوال: کیا کوئی ایسا سافٹ ویئر ہے جس کی مدد سے ہم بہت سی تصاویر کی ترمیم ایک ساتھ کرسکیں؟ مثلاً مجھے 10 تصاویر پر اپنا لوگو (logo) لگانا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ میں ایک تصویر پہ لوگو (یا واٹر مارک) ڈالوں تو یہ ایک ساتھ تمام تصاویر پر لگ جائے تاکہ وقت کی بچت ہو۔ میرا خیال ہے کہ اسی قسم کا ایک سافٹ ویئر کا تعارف کمپیوٹنگ میں کرایا گیا تھا۔ میں نے گزشتہ شماروں میں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن تلاش نہیں کرپایا۔ براہِ کرم رہنمائی ضرور فرمایئے گا۔ (احمد، فیس بک)
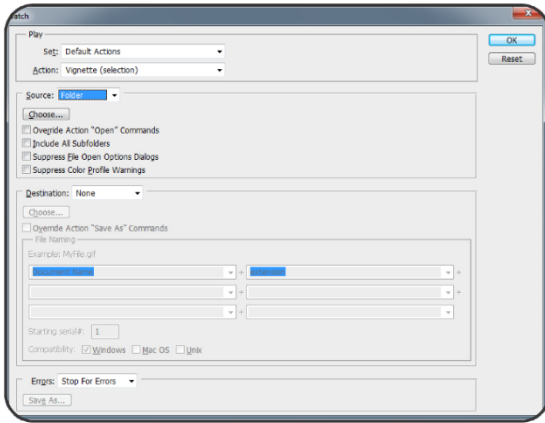
جواب: اس قسم کے درجنوں مفت سافٹ ویئر دستیاب ہیں۔ اس عمل کو watermark لگانا کہا جاتا ہے۔ اگر آپ کے پاس فوٹو شاپ نصب ہے تو اس مقصد کے لئے آپ فوٹو شاپ کو بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ فوٹو شاپ میں یہ کام Actions اور Automate سے کیا جاسکتا ہے۔ سب سے پہلے کوئی تصویر فوٹو شاپ میں کھول لیں اور Actions کے ذریعے نیا ایکشن بنائیں۔ اگر ایکشنز ونڈو آپ کو نظر نہ آرہی ہو تو Window مینیو میں سے Actions پر کلک کریں۔ تصویر پر اپنی من پسند جگہ پر اپنا لوگو لگائیں، تصویر کو محفوظ کریں اور ایکشن کو stop کردیں۔ اب فائل مینیو میں سے Automate اور پھر Batch پر کلک کریں۔ کھلنے والی نئی ونڈو میں سے آپ نیا بنایا گیا Action اور Source میں سے فولڈر کا انتخاب کریں۔ سورس آپشن کے نیچے ظاہر ہونے والے Choose کے بٹن پر کلک کرکے وہ فولڈر منتخب کریں جہاں ساری تصاویر موجود ہیں۔ OK کے بٹن پر کلک کریں اور چند ہی لمحوں میں فوٹو شاپ تمام تصاویر پر آپ کا لوگو لگادے گا۔ ہماری ذاتی رائے میں فوٹو شاپ سے یہ کام کرنا زیادہ بہتر رہتا ہے کیونکہ اس میں آپ کو زیادہ بہتر کنٹرول ملتا ہے۔ تاہم اگر آپ کسی مفت سافٹ ویئر کے استعمال پر ہی بضد ہیں تو پھر آپ درج ذیل چند سافٹ ویئر میں سے کوئی استعمال کرسکتے ہیں۔

وژول واٹرمارک: http://www.visualwatermark.com/   JACo: http://bit.ly/1JY7pZe

فوٹو ہیلپر: http://www.customdworks.com/phHelper.aspx

سوال: میری فیس بک وال پر کچھ اخلاق باختہ اور بے ہودہ قسم کی تصاویر اور ویڈیو پوسٹ ہوگئی ہیں۔ ساتھ ہی میرے کئی دوست بھی خود بخود اس پوسٹ پر ٹیگ ہوگئے ہیں۔ جو بھی میری پروفائل پر آتا ہے، اسے یہ تمام بے ہودہ تصاویر نظر آرہی ہوتی ہے۔ یہ تصاویر میں نے پوسٹ کی ہیں نہ ہی میں نے اپنے دوستوں کو ان تصاویر پر ٹیگ کیا ہے۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اس مسئلے سے کیسے نمٹا جائے؟ (محمد قاسم، فیس بک)

جواب: جو پریشانی آپ نے بیان کی ہے، ہمارے کئی قارئین اس مصیبت کا سامنا کر چکے ہیں۔ پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ آپ کو پریشانی کا سامنا دو صورتوں میں کرنا پڑتا ہے۔ اول جب آپ کے کسی فیس بک دوست کا اکاؤنٹ ہیک ہوجائے یا وائرس کا شکار ہوجائے۔ دوم جب آپ کے اپنے اکاؤنٹ کے ساتھ بھی یہی سب کچھ ہوجائے۔ پہلی صورت میں آپ کو بار بار نوٹی فکیشن ملتی ہیں کہ آپ کے دوست نے کسی تصویر میں آپ کو ٹیگ کردیا ہے۔ اگرچہ اس سے آپ کے اکاؤنٹ کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا لیکن آپ کی فیس بک وال پر وہ بے ہودہ تصویر نظر آنا شروع ہوجاتی ہے جس میں آپ کو ٹیگ کردیا گیا تھا۔ یہ ان لوگوں کے لئے جو کہ آپ کی فیس بک وال پر آتے ہیں، خاصے صدمے کی بات ثابت ہوسکتی ہے۔ اس صورت حال سے بچنے کے لئے آپ کو چاہئے کہ دوستوں کی جانب سے آپ کی فیس بک وال پر پوسٹ کی گئی تحاریر یا تصاویر کو نظر ثانی (review) کے بغیر وال پر شائع نہ ہونے دیں۔ یہی کچھ ٹیگ کی گئی تصاویر کے ساتھ بھی کرنا چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ فیس بک پر لاگ ان ہونے کے بعد facebook.com/settings پر تشریف لے جائیں۔ سیٹنگز تک رسائی کے لئے اُس ڈراپ ڈاؤن لسٹ جس میں لاگ آؤٹ کا ربط موجود ہے، Settings پر بھی کلک کیا جاسکتا ہے۔

سیٹنگز یا ترتیبات میں بائیں جانب موجود Timeline and Tagging کے ربط پر کلک کیجئے۔ دائیں جانب کئی ترتیبات جنھیں آپ تبدیل کرسکتے ہیں، ظاہر ہوجائیں گی۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی فیس بک وال پر کوئی شخص کچھ بھی پوسٹ نہ کرسکے تو Who can post on your timeline کے سامنے Edit پر کلک کریں اور Only Me کا انتخاب کریں۔ لیکن اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے دوست وال پر پوسٹ کرسکیں تو Review posts friends tag you in before they appear on your timeline کے سامنے موجود Edit پر کلک کرکے Enabled کا انتخاب کریں۔ اس طرح دوست آپ کی وال پر پوسٹ تو کرسکیں گے لیکن جب تک آپ اس پوسٹ کو وال پر شائع کرنے کی اجازت خود نہیں دیں گے، وہ وال پر ظاہر نہیں ہوگی۔ یعنی اگر آپ کے دوست کا فیس بک اکاؤنٹ ہیک بھی ہوگیا اور وائرس نے آپ کی وال پر کچھ پوسٹ کرنے کی کوشش بھی کی تو اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔

اس کے علاوہ آپ کو Review tags people add to your own posts before the tags appear on Facebook کے آپشن کو بھی فعال کردینا چاہئے۔ اس طرح وہ پوسٹ یا تصاویر جن میں کسی نے آپ کو ٹیگ کردیا ہے، بھی آپ کی پروفائل میں اس وقت تک ظاہر نہیں ہونگی جب تک آپ اس کی اجازت نہیں دیں گے۔

Timeline and Tagging Settings

Who can add things to my timeline?	Who can post on your timeline?	Friends	Edit
	Review posts friends tag you in before they appear on your timeline?	On	Edit
Who can see things on my timeline?	Review what other people see on your timeline		View As
	Who can see posts you've been tagged in on your timeline?	Only Me	Edit
	Who can see what others post on your timeline?	Friends	Edit
How can I manage tags people add and tagging suggestions?	Review tags people add to your own posts before the tags appear on Facebook?	On	Edit
	When you're tagged in a post, who do you want to add to the audience if they aren't already in it?	Only Me	Edit
	Who sees tag suggestions when photos that look like you are uploaded?	No One	Edit

لیکن اگر آپ کا اپنا ہی اکاؤنٹ ہیک ہوگیا ہو اور وائرس نے آپ کی پروفائل کا ستیا ناس کردیا ہو تو اس کی ذمے داری عموماً فیس بک ایپلی کیشنز کے سر تھوپی جاسکتی ہے۔ فیس بک نے پروگرامر حضرات کو فیس بک کے لئے مختلف ایپلی کیشنز بنانے کی سہولت اور اجازت دے رکھی ہے۔ آپ جو ویڈیو گیم فیس بک پر کھیلتے ہیں وہ دراصل ایپلی کیشنز ہی ہوتی ہیں۔ ان ایپلی کیشنز کو چلنے کے لئے مختلف اجازتوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً یہ ایپلی کیشنز آپ کے دوستوں کی فہرست، آپ کے دوستوں کی تصاویر، ان کی وال پر کچھ پوسٹ کرنے کی سہولت جیسی اجازتیں مانگتی ہیں۔ بدقسمتی سے لوگ بغیر سوچے سمجھے ہر قسم کی اجازتیں انہیں دے دیتے ہیں۔ لوگوں کی اسی
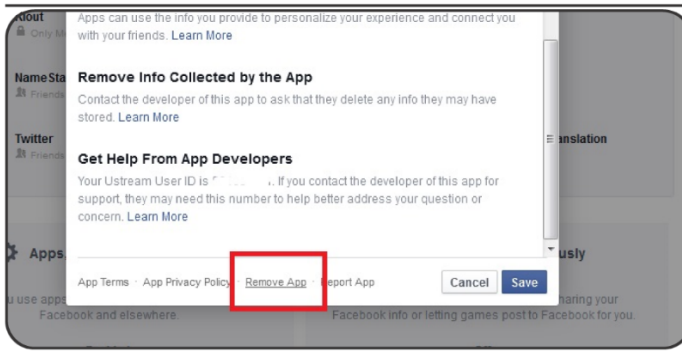
لاپرواہی کا فائدہ اٹھا کر وائرس ایپلی کیشنز بنانے والے اپنی ایپلی کیشنز صارف کے فیس بک اکاؤنٹ میں نصب کروا لیتے ہیں اور ان کے اکاؤنٹ کا ستیاناس کر دیتے ہیں۔ اس لئے اگر آپ کا فیس بک اکاؤنٹ وائرس سے متاثر ہو چکا ہے تو پہلی فرصت میں ترتیبات یعنی سیٹنگز میں جائیں اور وہاں بائیں جانب موجود Apps کے ربط پر کلک کریں۔ آپ کو دائیں جانب ان تمام ایپلی کیشنز کی فہرست نظر آنا شروع ہو جائے گی جو کہ آپ کے اکاؤنٹ میں نصب ہیں۔ آپ ایسی تمام ایپلی کیشنز جنہیں آپ استعمال نہیں کرتے، پر کلک کریں اور کھلنے والی ونڈو میں Remove App کے ربط پر کلک کریں۔ اس طرح ایپلی کیشن حذف ہو جائے گی۔ بعض ایپلی کیشنز کو Remove کرنے پر فیس بک اس ایپلی کیشن کی پوسٹ کی ہوئی تصاویر اور دیگر ڈیٹا کو بھی حذف کرنے کی سہولت دیتا ہے۔ اگر یہ سہولت میسر ہو تو اس کا بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنی فیس بک پروفائل کو غیر ضروری ڈیٹا سے پاک صاف بنائیں۔

سوال: اسلام علیکم۔ بھائی trusted installer نامی ایک شے بہت تنگ کرتی ہے۔ سسٹم انتہائی سلو ہو جاتا ہے اور جب تک اسے ٹاسک مینیجر سے جا کر بند نہ کریں بندہ کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اس کا کوئی مستقل حل بتائیں۔ (کاشف منظور، فیس بک)

جواب: Trusted Installer ایک یوزر اکاؤنٹ بھی ہے اور ایک سروس بھی۔ یہ سروس اور اکاؤنٹ بنیادی طور پر ونڈوز ماڈیولر انسٹالر ہے۔ آسان زبان میں اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سروس اور اکاؤنٹ مائیکروسافٹ ونڈوز کو اپ ڈیٹ کرنے، تبدیل کرنے یا کی گئی تبدیلیوں کو حذف کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ سروس ونڈوز میں اس لئے موجود ہوتی ہے کہ عام حالات میں ایڈمنسٹریٹر کی حقوق رکھنے والے یوزر کو بھی ونڈوز کی اہم اور ضروری فائلیں تبدیل یا حذف (ڈیلیٹ) کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ دوسری جانب مائیکروسافٹ ونڈوز کو آئے دن نت نئی Updates کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے۔ اب کسی یوزر یا سروس کے پاس تو اسے اختیارات ہونے چاہئے جو ونڈوز کی اہم فائلوں میں تبدیلی کر سکے۔ Trusted Installer کے پاس جو اختیارات ہیں وہ ان کا استعمال کرتے ہوئے ونڈوز کی اہم فائلیں اپ ڈیٹ کر لیتا ہے۔ اس عمل کے دوران یہ سروس بہت سی دیگر اہم سروسز کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے۔ یعنی اپ ڈیٹ کے عمل کے دوران بیک وقت دیگر کئی امور انجام پا رہے ہوتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض اوقات یہ سروس CPU کا ایک بڑا حصہ استعمال کرنے لگتی ہے۔ خصوصاً جب ونڈوز حال ہی میں اپ ڈیٹ ہوئی ہو، یہ سروس آپ کا کمپیوٹر استعمال کرنا اذیت ناک بنا سکتی ہے۔ لیکن یہ معمول کا عمل ہے اور اس کے لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ آپ ونڈوز کو اپ ڈیٹ کرنے کا شیڈول تبدیل کر کے اسے کسی ایسے وقت پر متعین کر دیں جب کمپیوٹر آپ کے زیر استعمال نہیں ہوتا۔
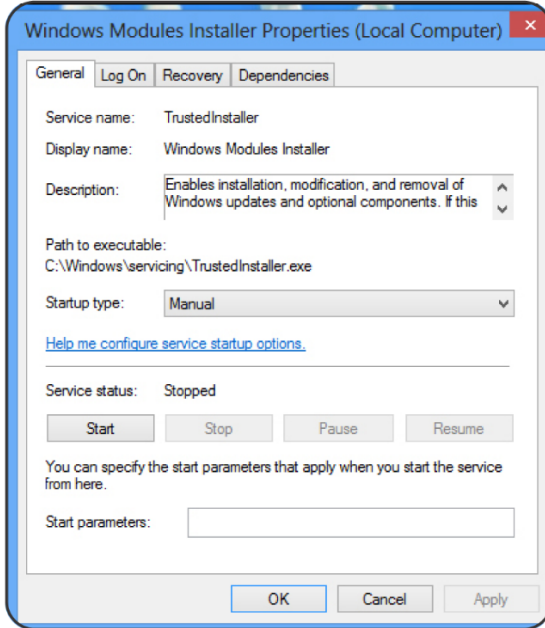
Windows Modules Installer Properties (Local Computer)
General | Log On | Recovery | Dependencies
Service name: TrustedInstaller
Display name: Windows Modules Installer
Description: Enables installation, modification, and removal of Windows updates and optional components. If this
Path to executable:
C:\Windows\servicing\TrustedInstaller.exe
Startup type: Manual
Help me configure service startup options.
Service status: Stopped
Start | Stop | Pause | Resume
You can specify the start parameters that apply when you start the service from here.
Start parameters:
OK | Cancel | Apply

لیکن اگر آپ بضد ہوں کہ اس سروس کو نہیں چلنا چاہئے تو آپ کنٹرول پینل سے Administrative Tools میں تشریف لے جائیں اور وہاں موجود Services پر کلک کریں۔ کھلنے والی ونڈو میں Windows Module installer سروس تلاش کریں اور اس پر ماؤس کے ذریعے دو بار کلک کریں۔ اس سروس کی پراپرٹیز ظاہر ہو جائیں گی۔ آپ اس ونڈو کے ذریعے اس سروس کی Startup Type کو Automatic سے Manual یا پھر Disabled کر دیں۔

سوال: جب بھی میں انکارٹا انسائیکلو پیڈیا ورژن 2009 انسٹال کرنے لگتا ہوں تو یہ انسٹالیشن کے اختتام سے کچھ پہلے ایک ایرر دکھاتا ہے (جس کی تصویر میں آپ کو ارسال کرر ہا ہوں) اور انسٹالیشن اُلٹ (ریورس) جاتی ہے۔ (حسن الرحمان تقوی، فیس بک)
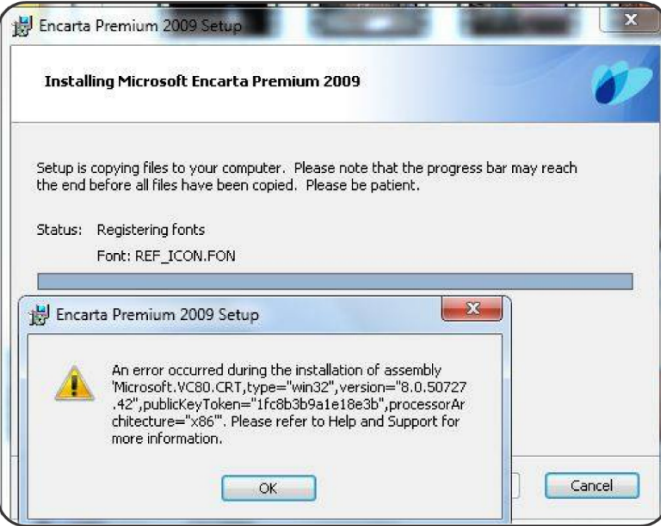
جواب: جو مسئلہ آپ کو درپیش ہے، یہ ونڈوز کے چند عام ترین مسائل میں سے ایک ہے۔ یہ اس قدر عام ہے کہ مائیکروسافٹ نے اس حوالے سے باقاعدہ ایک KB یا نالج بیس بھی شائع کر رکھا ہے۔ اس کے بی مضمون کا نمبر 970652 ہے۔

مائیکروسافٹ کے مطابق یہ مسئلہ ویژول سی پلس پلس کی انسٹالیشن کے دوران آتا ہے۔ ہر وہ سافٹ ویئر جسے ویژول سی پلس پلس میں تیار کیا گیا ہے، کو چلنے کے لئے ویژول سی پلس پلس رن ٹائم لائبریریز کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ لائبریریز عموماً سافٹ ویئر کی انسٹالیشن کے ساتھ ہی فراہم کی جاتی ہیں جیسا کہ انکارٹا انسائیکلو پیڈیا نے کیا ہے۔ چونکہ سافٹ ویئر کا انحصار ان لائبریریز پر ہوتا ہے، اس لئے ان لائبریریز کی انسٹالیشن اگر مکمل نہ ہو پائے تو سافٹ ویئر بھی نہیں چل پاتا اور انسٹالیشن مکمل طور پر بند ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ لائبریریز کیوں انسٹال نہیں ہو پاتیں اور جس ایرر کا آپ کو سامنا ہے وہ کیوں واقع ہوتا ہے؟ مائیکروسافٹ نے اپنے نالج بیس میں لکھا ہے کہ مائیکروسافٹ ونڈوز کی کوئی سابقہ اپ ڈیٹ کی انسٹالیشن اگر ناکام ہو جائے تو رجسٹری میں کچھ خراب keys باقی رہ جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ اسے حل کرنا زیادہ مشکل کام نہیں۔ بس درج ذیل ربط سے مائیکروسافٹ کا فراہم کردہ Fixit ٹول ڈاؤن لوڈ کریں اور چلائیں۔

http://go.microsoft.com/?linkid=9643523

سوال: میرے کمپیوٹر میں 160 گیگا بائٹس کی ہارڈ ڈرائیو لگی ہوئی تھی۔ پھر وہ کرپٹ ہوگئی۔ کیا کوئی ایسا طریقہ ہے کہ اسے ٹھیک کیا جا سکے؟ (راحیل اشرف، فیس بک)

جواب: آپ نے لکھا ہے کہ ہارڈ ڈرائیو کرپٹ ہوگئی۔ اس سے یہ سمجھنا بے حد مشکل ہے کہ مسئلہ کیا ہے۔ کیا میڈیا کرپٹ ہو گیا ہے؟ یا الیکٹرانک بورڈ میں کوئی خرابی ہوگئی ہے؟ یا ہارڈ ڈرائیو detect ہو رہی ہے لیکن ڈیٹا نہیں پڑھا جا رہا؟ یا مسئلہ ہارڈ ویئر کے ساتھ ہے یا ہارڈ ڈرائیو کا فائل سسٹم خراب ہو گیا ہے؟ اگر کچھ دیر کے لئے ہم فرض کرلیں کہ آپ کی ہارڈ ڈرائیو detect ہو رہی ہے لیکن اس میں سے ڈیٹا نہیں پڑھا جا رہا یا پارٹیشن ظاہر نہیں ہو رہے تو اس کی وجہ فائل سسٹم کی خرابی ہو سکتی ہے۔ فائل سسٹم کی بیشتر خرابیاں ہارڈ ڈرائیو کا دوبارہ فارمیٹ کرنے سے دور ہو جاتی ہیں۔ آپ ہارڈ ڈرائیو کو کسی دوسرے کمپیوٹر پر نصب کر کے اپنی ہارڈ ڈرائیو کے تمام پارٹیشن ڈیلیٹ کر دیں یا انہیں فارمیٹ کر دیں۔ اس کے علاوہ فائل سسٹم کی بیشتر خرابیوں کو مائیکروسافٹ ونڈوز میں شامل چیک ڈِسک (Check Disk) یوٹیلیٹی کے ذریعے دور کیا جا سکتا ہے۔ اس یوٹیلیٹی کو استعمال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کمانڈ پرامپٹ پر chkdsk /f /x لکھ کر آگے پارٹیشن جس کا فائل سسٹم خراب ہے، کا ڈرائیو لیٹر لکھ دیں مثلاً \:C۔

لیکن اگر خرابی ہارڈ ویئر کی ہے تو اسے دور کرنا یا ڈیٹا نکالنا ٹیڑھی کھیر ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر خرابی میڈیا (ہارڈ ڈسک میں موجود ڈسک) میں ہے تو پھر اس ہارڈ ڈرائیو کو درست کرنا بیکار اور ایک مہنگا سودا ہے۔ نیز ڈیٹا ریکوری بھی آسان نہیں اور اس کے لئے ڈیٹا ریکوری ماہر کی خدمات درکار ہونگی۔ البتہ اگر میڈیا ٹھیک ہو لیکن الیکٹرانک بورڈ میں خرابی ہو تو پھر خراب بورڈ کو اسی جیسی کسی دوسری ہارڈ ڈرائیو کے الیکٹرانک بورڈ سے بدل کر ڈیٹا واپس حاصل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن یہ کام بھی آسان نہیں جسے ہر کوئی کر سکے۔ اس کے لئے بھی آپ کو کسی ماہر کی خدمات درکار ہونگی۔ ایک بات ہم یہاں واضح کر دیں کہ ہارڈ ویئر خرابی کا شکار ہارڈ ڈسک کو ٹھیک کر کے دوبارہ اس پر اپنا قیمتی ڈیٹا رکھنا ایک حماقت ہے۔

سوال: سوال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہوجائے اور اسکا فیس بک پر اکاؤنٹ بنا ہوں تو اس کو ہم کیسے ختم کر سکتے ہیں؟ وجہ یہ ہے کہ فوت ہونے والے کی فرینڈز لسٹ میں ایسے دوست بھی ہیں جن کے اکاؤنٹ وائرس سے متاثرہ ہیں۔ اب ان کے فیس بک دوستوں کی طرف سے غیر اخلاقی پوسٹ میں ان کا اکاؤنٹ بھی ٹیگ ہوتا ہے جو فوت شدہ شخص کے اکاؤنٹ پر آنے والے لوگ دیکھ سکتے۔ برائے مہربانی اگر کوئی طریقہ ہو جس سے ہم فوت شدہ شخص کی آئی ڈی حاصل کرلیں یا اس کو بلاک کر سکیں یا کم از کم ایسے وائرس زدہ غیر اخلاقی پوسٹیں انکی آئی ڈی سے مٹا سکیں تو ضرور بتائیں۔ (شبیر احمد، فیس بک)

جواب: فیس بک نے اس حوالے سے اپنے FAQs سیکشن میں خاصی تفصیل سے معلومات فراہم کر رکھی ہے۔ فیس بک کے مطابق فوت ہوجانے والے شخص کے فیس بک اکاؤنٹ کو یا تو فیس بک سے مکمل طور پر ڈیلیٹ کیا جاسکتا ہے یا پھر اس اکاؤنٹ کو memorialized کیا جاسکتا ہے۔ کسی فوت شدہ شخص کے فیس بک اکاؤنٹ کو ڈیلیٹ کرنے کی درخواست اس کے قریبی رشتے دار اور دوست احباب کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے درخواست مندرجہ ذیل ربط پر جمع کروائی جاسکتی ہے:

https://www.facebook.com/help/contact/228813257197480

یاد رہے کہ آپ کو فوت شدہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ یا کوئی تصدیق شدہ دستاویز درکار ہوگی جس سے فیس بک انتقال کی تصدیق کر سکے۔ اس حوالے سے خاص احتیاط کی ضرورت ہے کہ دستاویز پر فوت شدہ شخص کی تفصیلات اس کے فیس بک اکاؤنٹ پر دی گئی تفصیلات سے میل کھاتی ہونی چاہئے۔ بعض اوقات نام میں معمولی فرق کی بنیاد پر بھی فیس بک درخواست مسترد کر دیتا ہے۔ اوپر بتائے گئے ربط کے ذریعے آپ اکاؤنٹ کے حوالے سے مخصوص درخواست بھی کر سکتے ہیں مثلاً جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ فوت شدہ شخص کے اکاؤنٹ پر غیر اخلاقی مواد نظر آرہا ہے، آپ مندرجہ بالا درخواست فارم کے ذریعے ایسے مواد کو حذف کرنے کی درخواست کر سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ ایک بار اکاؤنٹ ڈیلیٹ ہوگیا تو اسے واپس بحال نہیں کیا جاسکتا۔

Memorialization Request

After someone has passed away, we'll memorialize their account if a family member or friend submits a request. Learn about what happens when an account is memorialized. If you'd like a loved one's account to be memorialized, please use this form to let us know.

Who passed away?

When did they pass away?

If you don't know the exact date, please approximate.

Optional: Proof of death

If you can, please provide a link to an obituary or other documentation about the death. This is very helpful to the team that reviews memorialization requests.

http://...

Send

بیشتر مواقع پر فوت شدہ کے فیس بک اکاؤنٹ کو مکمل طور پر حذف کردینے سے memorialized کر دینا کہیں بہتر رہتا ہے۔ یہ ایک خاص طرح کا اکاؤنٹ ہوتا ہے جو صرف فوت شدہ لوگوں کے لئے مخصوص ہے اور جب لوگ اس اکاؤنٹ کو ملاحظہ کرتے ہیں تو فوت شدہ شخص کے پروفائل نیم کے ساتھ Remembering لکھا نظر آتا ہے۔ آپ اسے یادگاری اکاؤنٹ کہہ سکتے ہیں جہاں فوت شدہ کے رشتے دار اور دوست احباب اپنی یادیں بانٹ سکتے ہیں۔ اس اکاؤنٹ پر فوت شدہ شخص کی جانب سے شائع کیا گیا تمام مواد اور تصاویر فیس بک پر موجود رہتے ہیں۔ تاہم اس اکاؤنٹ پر کوئی لاگ ان نہیں ہوسکتا اور نہ ہی یہ پروفائل فیس بک پر تلاش کرنے سے ملتی ہے۔ بلکہ اس تک رسائی صرف انہیں حاصل ہوتی ہے جو فوت شدہ کے دوست تھے یا پھر انہیں پروفائل کا مکمل یو آر ایل پتا ہے۔

بعض ممالک میں فیس بک نے legacy contact فراہم کرنے کی سہولت بھی دے رکھی ہے۔ یہ فوت شدہ شخص کے قریبی رشتے دار یا عزیز کا فیس بک اکاؤنٹ ہوتا ہے جو فوت شدہ کے memorialized اکاؤنٹ کا انتظام سنبھالتا ہے۔ بدقسمتی سے یہ سہولت پاکستانی صارفین کو فی الحال میسر نہیں۔

ایسے گروپ جن کے ایڈمن فوت ہوگئے ہوں اور فیس بک کو فوت شدہ ایڈمن کے حوالے سے ضروری دستاویز مہیا کردی گئی ہوں، فیس بک اس گروپ کے ممبران کو اپنا نیا ایڈمنسٹریٹر منتخب کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ البتہ ایسے فیس بک فین پیجز جن کا ایک ہی ایڈمن ہو، فوتگی کی درخواست ملنے پر فیس بک سے ختم کر دیئے جاتے ہیں۔

فوت شدہ کے اکاؤنٹ کو یادگاری اکاؤنٹ میں تبدیل کرنے کی درخواست مندرجہ ذیل ربط کے ذریعے کی جاسکتی ہے:

https://www.facebook.com/help/contact/651319028315841

پاکستان بھر میں کمپیوٹنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

شہر	ڈسٹری بیوٹر
کراچی	گلستان نیوز ایجنسی، فریئر مارکیٹ
لاہور	گلزار نیوز ایجنسی، اخبار مارکیٹ
بھکر	عامر نیوز ایجنسی، ریلوے اسٹیشن چوک
رحیم یار خان	چوہدری امانت علی اینڈ سنز
راولپنڈی	اشرف نیوز ایجنسی، کمیٹی چوک، اقبال روڈ
پشاور	زرباغ خان نیوز ایجنٹ، چوک یادگار
حیدر آباد	مہران نیوز ایجنسی
ٹوبہ ٹیک سنگھ	جنگ نیوز ایجنسی، نزد ریلوے کراسنگ، کمالیہ روڈ

* **آزاد کشمیر:** اعظم نیوز ایجنسی، میاں محمد روڈ، میر پور
* **احمد پور ایسٹ:** اسلامی کتب خانہ، نزد گرلز ہائی اسکول، ڈسٹرکٹ بہاول پور
* **احمد پور شرقیہ:** اسلامی کتب خانہ، ضلع بہاولپور
* **اوکاڑہ:** رحمت بک اسٹال، نزد ریلوے پل
* **بنوں:** امیر جان نیوز ایجنسی، چوک بازار، ضلع بنوں
* **بہاولنگر:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار، بہاولنگر
* **پنڈی گھیپ:** پاکستان نیوز ایجنسی، مین بازار
* **تلہ گنگ:** گلوبل کمپیوٹر سینٹر، اولڈ بس اسٹینڈ، ڈسٹرکٹ چکوال
* **تربت:** پاک نیوز ایجنسی، مین روڈ
* **جام شورو:** کامریڈ بک سٹال، ریلوے کراسنگ
* **جھنگ:** شیخ محمد حسین نیوز ایجنٹ، فوارہ چوک، جھنگ صدر
* **جھنگ:** ہمدرد نیوز ایجنسی، رفیقی چوک، شورکوٹ چھاؤنی
* **چشتیاں:** شاہین لائبریری، اُردو بازار، ضلع بہاولنگر
* **چشتیاں:** دولت خان نیوز ایجنسی، اردو بازار
* **چک درہ:** احسان نیوز ایجنسی، چک درہ، ضلع دیر زیریں
* **حاصل پور:** محمد وقاص وحید نیوز ایجنسی، ضلع بہاولپور
* **خانپور:** چوہدری بشیر امانت علی اینڈ برادرز، ریلوے روڈ
* **خانیوال:** طاہر اسٹیشنری مارٹ اینڈ نیوز ایجنسی، کچہری بازار
* **ڈسکہ:** فاروق رضا خان، ڈلیکی گورایا
* **ڈیرہ اسماعیل خان:** قمر بک اسٹال، اردو بازار
* **ڈیرہ غازی خان:** ناصر نیوز ایجنسی، فریدی بازار، ٹریفک چوک
* **سرگودھا:** پاکستان اسٹینڈرڈ بک ڈپو، بلاک نمبر 10، پھٹہ منڈی روڈ
* **سرگودھا:** پاکستان نیوز ایجنسی، نزد گول چوک، پھٹہ منڈی روڈ
* **سکھر:** الفتح نیوز ایجنسی، مہران مرکز
* **سیالکوٹ:** علمی مرکز، اردو بازار
* **صادق آباد:** چوہدری نیوز ایجنسی، ریلوے روڈ
* **کوٹ ادو:** عابد شاہ پرفروش، بالمقابل بس اسٹینڈ، کوٹ ادو، ضلع مظفر گڑھ
* **گجرات:** پاکستان بک سروس، 30، اُردو بازار
* **گجرات:** خالد بک ڈپو، مسلم بازار
* **گلگت:** نارتھ بکس، مدینہ سپر مارکیٹ
* **مظفر گڑھ:** محمد عبدالطیف بلوچ نیشنل نیوز ایجنسی، قنوان چوک
* **میانوالی:** محمدی نیوز ایجنسی، لاری اڈہ
* **واہ کینٹ:** خوشبو ڈائجسٹ سینٹر اینڈ لائبریری، نواب آباد
* **واہ کینٹ:** حبیب اللہ قمر، میلاد چوک
* **وزیر آباد:** نوید نیوز ایجنسی، ریلوے بکسٹال
* **ہارون آباد:** خالد مسعود بزمی، بزمی انٹر پرائزز، نزد بلدیہ آفس

اگر کمپیوٹنگ آپ کے علاقے میں دستیاب نہیں تو برائے مہربانی ہمیں اس نمبر پر مطلع فرمائیں

0342-2507857

گزشتہ شمارے میں کیا تھا؟

آئی ٹی نیوز

- فریک بگ سے ہوشیار، اپنے سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کر لیں
- فیس بک کا لاگ ان سسٹم استعمال کرنے والی ویب سائٹس کی سیکیورٹی خطرے میں
- گوگل کے محققین کی نئی کھوج، DDR3 میموری میں برقی تداخل ایک بڑا سیکیورٹی خطرہ ہے
- ایک ملین سے زائد ورڈپریس ویب سائٹس کی سیکیورٹی خطرے میں، وجہ؟ ایک پلگ ان
- نوکری چاہیے تو اپنے ای میل ایڈریس پر بھی دھیان دیں
- اپیل آئی فون کے بارے میں نئی افواہیں
- کوالکوم کا رسبری پائی جیسا ننھا کمپیوٹر، لیکن وائی فائی کے ساتھ
- مائیکروسافٹ کا اب تک کا سستا ترین لومیا فون
- اسمارٹ فون کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے فوجستو لیبارٹریز کا انتہائی مہین ہیٹ پائپ
- سستے اسمارٹ فونز میں بھی 128 گیگا بائٹس کی اسٹوریج ممکن ہو سکے گی
- یاہو نے ای میل انکرپشن پلگ ان کا سورس کوڈ جانچ پڑتال کے لیے عام کر دیا
- مائیکروسافٹ ونڈوز کے غیر قانونی ورژن استعمال کرنے والے بھی ونڈوز ٹین پر منتقل ہو سکیں گے
- سام سنگ گلیکسی ایس 6 کے لیے پیشگی آرڈرز کی ریکارڈ تعداد
- خبردار! کسی اور کی یو ایس بی اپنے لیپ ٹاپ کے ساتھ نہ جوڑیں
- مائیکروسافٹ ونڈوز ٹین برائے انٹرنیٹ آف تھنگز ڈیوائسز
- اینڈرائیڈ آٹو ایپ تیار، اب بس گاڑی تیار کرنا باقی ہے
- فیس بک فون، ایک نئی کالر آئی ڈی ایپلی کیشن

خاص مضامین

- فیس بک اسٹور کیسے بنائیں
- یوٹورینٹ سے جان چھڑائیں، اس کے بہترین متبادل آزمائیں
- ریسورس مونیٹر کے ذریعے میموری کے استعمال کو سمجھیں
- ہمیشہ وائرس سے پاک فائلز ڈاؤن لوڈ کریں
- دنیا کے سب سے پرانے ڈاٹ کام ڈومین کی کہانی
- فائرفوکس ہیلو، اب وڈیو کالز کریں فائرفوکس سے
- درجنوں مفت ڈاؤن لوڈز، پی سی ڈاکٹر اور دیگر مستقل سلسلے

اپریل 2015ء کا شمارہ بوجہ ناگزیر وجوہ شائع نہیں کیا گیا